

بھارت کا آئین

(یکم جولائی، 2013 تک ترمیم شدہ)

The Constitution of India
(As amended upto First July, 2013)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، وزارت ترقی انسانی وسائل نے
وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت کے لیے شائع کیا۔

© وزارتِ قانون اور انصاف، حکومت بھارت

پہلی اشاعت	:	1982	شک	1904	تعداد	2000
دوسری اشاعت	:	1985	شک	1906	تعداد	2000
تیسری اشاعت	:	2001	شک	1922	تعداد	2000
چوتھی اشاعت	:	2010	شک	1931	تعداد	1000
پانچویں اشاعت	:	2013	شک	1934	تعداد	3000
قیمت	:	166/-				

The Constitution of India

ناشر: وزارتِ قانون اور انصاف، حکومت بھارت کے لیے ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، ایف۔ سی۔ 33/9 انسٹی ٹیوشنل ایریا جسولہ، نئی دہلی 110025 نے جے۔ کے۔ آفسیٹ پرنٹرس سے چھپوا کر شائع کیا۔

بھارت کے آئین کے اردو ترجمہ کا یہ پانچواں ایڈیشن ہے۔ آئین کے اس ایڈیشن میں اب تک کی تمام ترمیمات، بشمول آئین (آٹھانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2012 شامل کر لی گئی ہے۔

نئی دہلی؛

یکم جولائی، 2013ء

پی۔ کے۔ ملہوترا،
سکرٹری، حکومت بھارت۔

This is the fifth edition of Urdu version of the Constitution of India. In this edition, the text of the Constitution has been brought up-to date by incorporating therein all the amendments up-to and including the Constitution (Ninety eighth Amendment) Act, 2012.

New Delhi;
1st July, 2013.

P.K.Malhotra,
Secretary to the Government of India.

پیش لفظ

آئین کی اہمیت بنیادی ہے کیوں کہ یہ تمام ملکی قوانین کا منبع و مخرج ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ آئین کی رو سے مذہب و ملت، ذات پات، علاقہ اور رنگ و نسل سے قطع نظر ہندوستان میں تمام لوگوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں اور سب کو پھلنے پھولنے کا حق ہے۔ جمہوریت کے قیام کے لیے جمہور میں خود اعتمادی اور قانون پسندی بنیادی اجزا ہیں۔ ہر ہندوستانی کو آئین سے واقفیت ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنے حقوق بھی جانے اور فرائض سے بھی آگاہ ہو۔ ”بھارت کا آئین“ کی اشاعت کا مقصد اردو خواں طبقوں میں خود اعتمادی کو بڑھانا بھی ہے۔ اسی سے امن، قومی یک جہتی اور خوشحالی کے سلسلے استوار ہوتے ہیں۔

ہماری اشاعتی ترجیح میں عام طور پر کام آنے والی قوانین کے منظور شدہ اردو متون اور قانون کی بعض بنیادی کتابوں کی اشاعت بھی شامل ہے۔ ان پر کام جاری ہے اور یہ مستقبل قریب میں منظر عام پر آئیں گی۔

بھارت کا آئین (پانچویں اشاعت) جس میں آئین کی تازہ ترین ترمیمات (پہلی جولائی 2013 تک) بھی اپنے انگریزی اور ہندی متون کے متوازی محکم حیثیت رکھتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پچھلی چار اشاعتوں کی طرح اس کی بھی پذیرائی ہوگی۔

ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین

ڈائریکٹر

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

وزارت ترقی انسانی وسائل

حکومت ہند، نئی دہلی

بھارت کا آئین

فہرست مضامین

تمہید

(آرٹیکل)

دفعات

حصہ 1

یونین اور اس کا علاقہ

- 1- یونین کا نام اور علاقہ۔
- 2- جدید ریاستوں کا داخلہ یا قیام۔
- 2 الف حذف۔
- 3- جدید ریاستوں کا بنانا اور موجودہ ریاستوں کے رقبوں یا سرحدوں یا نام میں ردوبدل۔
- 4- دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لیے توضیح ہوگی۔

حصہ 2-

شہریت

- 5- شہریت، آئین کی تاریخ نفاذ پر۔
- 6- حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جو پاکستان سے ترک وطن کر کے بھارت آگئے ہوں۔

- 7- حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جنہوں نے پاکستان کو ترک وطن کیا ہو۔
- 8- حقوق شہریت بعض بھارتی نژاد اشخاص کے جو بیرون بھارت کے باشندے ہوں۔
- 9- کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے والے اشخاص شہری نہ ہوں گے۔
- 10- حقوق شہریت کا برقرار رہنا۔
- 11- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ حق شہریت منضبط کرے گی۔

حصہ -3

بنیادی حقوق

عام

- 12- تعریف۔
- 13- بنیادی حقوق کے تناقض یا ان کو کم کرنے والے قوانین۔

حق مساوات

- 14- قانون کی نظر میں مساوات۔
- 15- مذہب، نسل، ذات یا جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز کی ممانعت۔
- 16- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع۔
- 17- چھوت چھات کا خاتمہ۔
- 18- خطابات کا خاتمہ۔

حق آزادی

- 19- آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ۔
- 20- اثبات جرائم کے بارے میں تحفظ۔
- 21- جان اور شخصی آزادی کا تحفظ۔

- 21 الف- تعلیم کا حق۔
- 22- بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔
- استحصال کے خلاف حق**
- 23- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت۔
- 24- بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت۔
- مذہب کی آزادی کا حق**
- 25- آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔
- 26- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔
- 27- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی۔
- 28- بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔
- ثقافتی اور تعلیمی حقوق**
- 29- اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ۔
- 30- اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق۔
- 31- حذف۔
- بعض قوانین کا تحفظ**
- 31 الف- ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیح ہو۔
- 31 ب- بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔
- 31 ج- بعض ہدایتی اصولوں کو رو بہ عمل لانے والے قوانین کا تحفظ۔
- 31 د- حذف۔

آئینی چارہ کار کا حق

- 32- اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لیے چارہ کار۔
32 الف- حذف۔
- 33- اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں افواج پر ان کے اطلاق کی نسبت رد و بدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔
- 34- اس حصہ کے ذریعے عطا کئے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لانا نافذ ہو۔
- 35- اس حصہ کی توضیحات کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی۔

حصہ-4

مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

- 36- تعریف۔
- 37- اس حصہ میں مندرجہ اصولوں کا اطلاق۔
- 38- مملکت لوگوں کی بہبودی کے فروغ کے لیے سماجی نظام قائم کرے گی۔
- 39- حکمت عملی کے بعض اصول جن پر مملکت عمل کرے گی۔
- 39 الف- مساویانہ انصاف اور مفت قانونی امداد۔
- 40- گرام پنچایتوں کی تنظیم۔
- 41- بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔
- 42- کام کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توضیحات۔
- 43- کام گروں کے لیے قابل گزارہ اجرت وغیرہ۔
- 43 الف- صنعتوں کی انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔
- 44- شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ۔
- 45- چھ سال سے کم عمر بچوں کے لیے شروعاتی بچپن کی دیکھ رکھ اور تعلیم کی توجیہ۔

- 46- درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔
- 47- غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔
- 48- زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔
- 48الف- ماحول کو سازگار بنانا اور سنوارنا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔
- 49- قومی اہمیت کی یادگاروں اور مقامات اور اشیا کی حفاظت۔
- 50- عدلیہ کی عاملہ سے علاحدگی۔
- 51- بین الاقوامی امن و سلامتی کا فروغ۔

حصہ -4 الف بنیادی فراٹض

51الف- بنیادی فراٹض۔

حصہ -5 یونین باب -1- عاملہ صدر اور نائب صدر

- 52- بھارت کا صدر۔
- 53- یونین کا عاملانہ اختیار۔
- 54- صدر کا انتخاب۔
- 55- صدر کے انتخاب کا طریقہ۔
- 56- صدر کے عہدے کی مدت۔
- 57- دوبارہ منتخب ہونے کی اہلیت۔
- 58- بحیثیت صدر منتخب ہونے کی اہلیتیں۔

- 59 صدر کے عہدے کی شرائط۔
- 60 صدر کا حلف یا اقرار صالح۔
- 61 صدر پر اتہام بد نظمی کا طریقہ۔
- 62 صدر کی خالی جگہ کوپڑ کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور تفاقہ خالی جگہ کوپڑ کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔
- 63 بھارت کا نائب صدر۔
- 64 نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔
- 65 صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔
- 66 نائب صدر کا انتخاب۔
- 67 نائب صدر کے عہدے کی مدت۔
- 68 نائب صدر کی خالی جگہ کوپڑ کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور تفاقہ خالی جگہ پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔
- 69 نائب صدر کا حلف یا اقرار صالح۔
- 70 دیگر اتفاقی حالات میں صدر کے کارہائے منصبی انجام دینا۔
- 71 صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی بابت یا اس سے منسلک امور۔
- 72 صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملٹوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔
- 73 یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔
- وزیروں کی کونسل**
- 74 صدر کی معاونت اور مشورے کے لیے وزیروں کی کونسل۔
- 75 وزیروں سے متعلق دیگر توضیحات۔

بھارت کا اٹارنی جنرل

- 76 بھارت کا اٹارنی جنرل۔
- حکومت کے کام کا طریقہ
- 77 بھارت کی حکومت کے کام کا طریقہ۔
- 78 صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیراعظم کے فرائض۔
- باب -2-
- پارلیمنٹ
- عام
- 79 پارلیمنٹ کی تشکیل۔
- 80 راجیہ سبھا کی بناوٹ۔
- 81 لوک سبھا کی بناوٹ۔
- 82 ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔
- 83 پارلیمنٹ کے ایوانوں کی مدت۔
- 84 پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اہلیت۔
- 85 پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔
- 86 صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔
- 87 صدر کا خاص خطاب۔
- 88 وزیر اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔
- پارلیمنٹ کے عہدہ دار
- 89 راجیہ سبھا کا میرمجلس اور نائب میرمجلس۔
- 90 نائب میرمجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

- 91 نائب میر مجلس یادوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔
- 92 میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔
- 93 لوک سبھا کا اسپیکر اور نائب اسپیکر۔
- 94 اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدہ کا خالی ہونا، اس سے استعفیٰ اور علاحدگی۔
- 95 نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بحیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔
- 96 اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔
- 97 میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔
- 98 پارلیمنٹ کی معتمدی۔

کام کرنے کا طریقہ

- 99 ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔
- 100 ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

ارکان کی نااہلیتیں

- 101 نشستوں کا خالی ہونا۔
- 102 رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔
- 103 ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔
- 104 دفعہ 99 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ

ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔
پارلیمنٹ اور اس کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات
 105- پارلیمنٹ کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات،
 مراعات وغیرہ۔

106- ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

قانون سازی کا طریقہ کار

107- بلوں کو پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیحات۔

108- بعض حالات میں دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست۔

109- رتنی بل کے متعلق خصوصی طریق کار۔

110- رتنی بل کی تعریف۔

111- بلوں کی منظوری۔

مالیاتی امور میں طریق کار

112- سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

113- تخمینوں کے بارے میں پارلیمنٹ میں طریق کار۔

114- تصرف رقوم بل۔

115- تکمیلی، اضافی یا زائد رتنی منظوریوں۔

116- علی الحساب رتنی منظوریوں، اعتمادی رتنی منظوریوں اور غیر معمولی

رتنی منظوریوں۔

117- مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیحات۔

عام طریق کار

118- طریق کار کے قواعد۔

- 119 مالیاتی کاروبار سے متعلق پارلیمنٹ میں طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔
- 120 زبان جو پارلیمنٹ میں استعمال ہوگی۔
- 121 پارلیمنٹ میں بحث پر پابندی۔
- 122 پارلیمنٹ کی کارروائی کی عدالتیں تحقیق نہیں کریں گی۔

باب -3-

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

- 123 پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا صدر کو اختیار۔

باب -4-

یونین کی عدلیہ

- 124 سپریم کورٹ کا قیام اور اس کی تشکیل۔
- 125 ججوں کی یافت وغیرہ۔
- 126 قائم مقام اعلیٰ جج کا تقرر۔
- 127 ایڈ ہاک ججوں کا تقرر۔
- 128 سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں پنشن پانے والے ججوں کی شرکت۔
- 129 سپریم کورٹ کا ایک نظیری عدالت ہونا۔
- 130 سپریم کورٹ کا صدر مقام۔
- 131 سپریم کورٹ کا بہ صیغہ ابتدائی اختیار سماعت۔
- 131 الف- حذف۔
- 132 بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔
- 133 دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ

- کا اپیلی اختیار سماعت۔
- 134- فوجداری امور میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔
- 134 الف- سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔
- 135- موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور
- اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔
- 136- سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔
- 137- سپریم کورٹ سے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔
- 138- سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔
- 139- سپریم کورٹ کو بعض ریٹ اجرا کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔
- 139 الف- بعض مقدمات کی منتقلی۔
- 140- سپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات۔
- 141- سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کا تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونا۔
- 142- سپریم کورٹ کی ڈگریوں اور احکام کا نفاذ اور انکشاف وغیرہ کے بارے میں احکام۔
- 143- صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔
- 144- سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کرنا۔
- 144 الف- حذف۔
- 145- عدالت کے قواعد وغیرہ۔
- 146- سپریم کورٹ کے عہدہ دار اور ملازم اور مصارف۔
- 147- تعبیر۔

باب-5

بھارت کا کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل

- 148- بھارت کا کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل۔
- 149- کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات۔

-150 یونین اور ریاستوں کے حسابات کے نمونے۔

-151 آڈٹ کی رپورٹیں۔

حصہ -6-

ریاستیں

باب-1-عام

-152 تعریف۔

باب-2-عاملہ

گورنر

-153 ریاستوں کے گورنر۔

-154 ریاست کا عاملانہ اختیار۔

-155 گورنر کا تقرر۔

-156 گورنر کے عہدے کی میعاد۔

-157 گورنر کی حیثیت سے تقرر کے لیے اہلیتیں۔

-158 گورنر کے عہدے کی شرائط۔

-159 گورنر کا حلف یا اقرار صالح۔

-160 بعض غیر متوقع حالات میں گورنر کے کار منصبی کی انجام دہی۔

-161 گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا

کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

-162 ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

وزیروں کی کونسل

-163 گورنر کو معاونت اور مشورہ دینے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

- 164- وزراء سے متعلق دیگر توضیحات۔
- ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل
- 165- ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل۔
- حکومت کے کام کا طریقہ
- 166- کسی ریاست کی حکومت کے کام کا طریقہ۔
- 167- گورنر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعلیٰ کے فرائض۔
- باب -3-
- ریاستی مجلس قانون ساز
- عام
- 168- ریاستوں میں مجلس قانون ساز کی تشکیل۔
- 169- ریاستوں میں قانون ساز کونسلوں کی برخواستگی یا قیام۔
- 170- قانون ساز اسمبلیوں کی بناوٹ۔
- 171- قانون ساز کونسلوں کی بناوٹ۔
- 172- ریاستی مجلس قانون ساز کی مدت۔
- 173- ریاستی مجلس قانون ساز کی رکنیت کے لیے اہلیت۔
- 174- ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخواستگی اور ٹوٹنا۔
- 175- گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔
- 176- گورنر کا خاص خطاب۔
- 177- وزیر اور ایڈوکیٹ جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔
- ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدیدار
- 178- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

- 179 اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔
- 180 اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔
- 181 اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔
- 182 قانون ساز کو نسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔
- 183 میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔
- 184 میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کو اختیار۔
- 185 میر مجلس یا نائب میر مجلس صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔
- 186 اسپیکر، نائب اسپیکر، میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الائنس۔
- 187 ریاستی مجلس قانون ساز کی معتمدی۔

کام کا طریقہ

- 188 ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔
- 189 ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

ارکان کی نااہلیتیں

- 190 نشستوں کا خالی ہونا۔
- 191 رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔
- 192 ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

- 193- دفعہ 188 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔
- مجلس ریاستی قانون ساز اور ان کے ارکان کے اختیارات،
مراعات اور تحفظات
- 194- مجلس قانون ساز کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔
- 195- ارکان کی یافت اور الائنس۔
- قانون سازی کا طریق کار
- 196- بلوں کے پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیحات۔
- 197- قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رتنی بل کے سوا دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔
- 198- رتنی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔
- 199- رتنی بلوں کی تعریف۔
- 200- بلوں کی منظوری۔
- 201- بل جو غور کے لیے محفوظ کیے گئے ہوں۔
- مالیاتی امور میں طریق کار
- 202- سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔
- 203- تخمینوں کے بارے میں مجلس قانون ساز میں طریق کار۔
- 204- تصرف رقوم بل۔
- 205- تکمیلی، اضافی یا زائد رتنی منظوریوں۔

- 206 علی الحساب رتنی منظوریوں، اعتمادی رتنی منظوریوں اور غیر معمولی رتنی منظوریوں۔
- 207 مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیحات۔

عام طریق کار

- 208 طریق کار کے قواعد۔
- 209 مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔
- 210 زبان جو مجلس قانون ساز میں استعمال ہوگی۔
- 211 مجلس قانون ساز میں بحث پر پابندی۔
- 212 عدالتیں مجلس قانون ساز کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔

باب -4-

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

- 213 مجلس قانون ساز کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا گورنر کو اختیار۔

باب -5-

ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

- 214 ریاستوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔
- 215 عدالت ہائے عالیہ نظیری عدالتیں ہوں گی۔
- 216 عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل۔
- 217 عدالت عالیہ کے جج کا تقرر اور شرائط عہدہ۔
- 218 سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیحات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔
- 219 عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔

- 220- مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔
- 221- ججوں کی یافت و غیرہ۔
- 222- کسی جج کا ایک عدالت عالیہ سے دوسری عدالت عالیہ میں تبادلہ۔
- 223- کار گزار اعلیٰ ججوں کا تقرر۔
- 224- زائد اور کار گزار ججوں کا تقرر۔
- 224 الف- بینشن یافتہ ججوں کا عدالت ہائے عالیہ کے اجلاسوں کے لیے تقرر۔
- 225- موجودہ عدالت ہائے عالیہ کا اختیار سماعت۔
- 226- عدالت ہائے عالیہ کو بعض رٹ اجرا کرنے کا اختیار۔
- 226 الف- حذف۔
- 227- عدالت عالیہ کا جملہ عدالتوں پر نگرانی کا اختیار۔
- 228- بعض مقدمات کی عدالت عالیہ میں منتقلی۔
- 228 الف- حذف۔
- 229- عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ دار، ملازمین اور مصارف۔
- 230- عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کی یونین علاقہ تک توسیع۔
- 231- دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ عدالت عالیہ کا قیام۔
- باب -2-
- ماتحت عدالتیں
- 233- ضلع ججوں کا تقرر۔
- 233 الف- بعض ضلع ججوں کے تقررات اور ان کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔
- 234- عدلیہ کی ملازمت میں ضلع جج کے سوا دیگر اشخاص کی بھرتی۔
- 235- ماتحت عدالتوں پر نگرانی۔
- 236- تعبیر۔
- 237- بعض درجہ یادر ججوں کے مجسٹریٹوں پر اس باب کی توضیحات کا اطلاق۔

حصہ -7-

پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرج ریاستیں۔

238- حذف۔

حصہ -8-

یونین علاقے

239- یونین علاقوں کا نظم و نسق۔

239 الف- بعض یونین علاقوں کے لیے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی

کو نسل یادوں کا بنایا جانا۔

239 الف الف- دہلی کے متعلق خصوصی توضیحات۔

239 الف ب- آئینی مشینری کے ناکام ہو جانے کی صورت میں توضیحات۔

239 ب- مجلس قانون ساز کے وقفے کے دوران آرڈی نینس

جاری کرنے کا ناظم کا اختیار۔

240- بعض یونین علاقوں کے لیے صدر کا دستاویز العمل بنانے کا اختیار۔

241- یونین علاقوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔

242- حذف۔

حصہ -9-

پنچایت

243- تعریفات۔

243 الف- گرام سبھا۔

243 ب- پنچایتوں کی تشکیل۔

243 ج- پنچایتوں کی بناوٹ۔

- 243د- نشستوں کا تحفظ۔
 243ہ- پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔
 243و- رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔
 243ز- پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔
 243ح- پنچایتوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔
 243ط- مالی صورت حال کے جائزے کے لیے مالیاتی کمیشن کی تشکیل۔
 243ی- پنچایتوں کے حسابات کا آڈٹ۔
 243ک- پنچایتوں کے انتخابات۔
 243ل- یونین علاقوں پر اطلاق۔
 243م- اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔
 243ن- موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا بنا رہنا۔
 243س- انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

حصہ -9 الف-

میونسپلٹیاں

- 243ع- تعریفات۔
 243ف- میونسپلٹیوں کی تشکیل۔
 243ص- میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔
 243ق- وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔
 243ر- نشستوں کا تحفظ۔
 243ش- میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔
 243ت- رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔
 243ث- میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔
 243خ- میونسپلٹیوں وغیرہ کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

- 243 ذ- مالیاتی کمیشن۔
 243 ض- میونسپلٹیوں کے حسابات کا آڈٹ۔
 243 ض الف- میونسپلٹیوں کے لیے انتخابات۔
 243 ض ب- یونین علاقوں پر اطلاق۔
 243 ض ج- اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔
 243 ض د- ضلع منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔
 243 ض ہ- میٹروپولیٹن منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔
 243 ض و- موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا بنا رہنا۔
 243 ض ز- انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

حصہ -9 ب-

- 243 ض ح- تعریفات
 243 ض ط- انجمن امداد باہمی کا سند یافتہ جماعت ہونا۔
 243 ض ی- بورڈ کے اراکین اور اس کے عہدہ داروں کی تعداد اور میعاد۔
 243 ض ک- بورڈ کے اراکان کا انتخاب۔
 243 ض ل- بورڈ کی منسوخی اور معطلی اور عبوری انتظام۔
 243 ض م- امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ۔
 243 ض ن- مجلس عامہ کا اجلاس بلا یا جانا۔
 243 ض س- رکن کا اطلاع حاصل کرنے کا حق۔
 243 ض ع- گوشوارے۔
 243 ض ف- جرائم اور تاوان۔
 243 ض ص- کثیر ریاستی باہمی انجمنوں کو اطلاق۔
 243 ض ق- یونین علاقوں کو اطلاق۔
 243 ض ر- موجودہ قوانین کا جاری رہنا۔

حصہ -10-

درج فہرست اور قبائلی رقبے

- 244- درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم و نسق۔
244الف- آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خود اختیاری ریاست کا قیام اور اس کے واسطے مقامی مجلس قانون سازی اویزیروں کی کونسل یادوں کا بنانا۔

حصہ -11-

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب -1- قانون سازی کے تعلقات

- قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم
245- پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کی وسعت۔
246- پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کا موضوع۔
247- بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیح کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔
248- قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔
249- پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار۔
250- ریاستی فہرست میں درج کسی امر کی بابت پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار اگر ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو۔
251- دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔
252- پارلیمنٹ کا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے رضامندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کو اختیار کر لینا۔
253- بین الاقوامی اقرار ناموں کو رو بہ عمل لانے کے لیے قانون سازی۔

- 254 پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔
- 255 سفارشات اور ماقبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔

باب -2- تعلقات نظم و نسق

عام

- 256 ریاستوں اور یونین کا وجود۔
- 257 بعض صورتوں میں ریاستوں پر یونین کا اختیار۔
- 257 الف- حذف۔
- 258 بعض حالات میں ریاستوں کو اختیارات وغیرہ عطا کرنے کا یونین کا اختیار۔
- 258 الف- یونین کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا ریاستوں کا اختیار۔
- 259 حذف۔
- 260 بھارت کے باہر کے علاقوں کے تعلق سے یونین کا اختیار سماعت۔
- 261 سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیاں۔

پانی کے متعلق تنازعات

- 262 بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے پانی سے متعلق تنازعات کا تصفیہ۔
- ریاستوں کے مابین رابطہ
- 263 بین ریاستی کونسل کے بارے میں توضیحات۔

حصہ -12-

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب -1- مالیات

عام

- 264 تعبیر۔
- 265 قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس نہ لگائے جائیں گے۔
- 266 بھارت اور ریاستوں کے مجتمہ فنڈ اور سرکاری کھاتے۔
- 267 اتفاقی مصارف فنڈ۔
- یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم
- 268 محصولات جن کو یونین نے عائد، لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔
- 268 الف- خدمت ٹیکس جو یونین کے ذریعہ عائد کیا جائے گا اور یونین اور ریاستوں کے ذریعہ وصول اور صرف کیا جائے گا۔
- 269 وہ ٹیکس جن کو یونین عائد اور وصول کرے گی لیکن ان کو ریاستوں کو تفویض کیا جائے گا۔
- 270 عائد کیا گیا اور یونین و ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ٹیکس۔
- 271 یونین کی اغراض کے لیے بعض محصولات اور ٹیکسوں پر سرجارج۔
- 272 حذف۔
- 273 سن اور سن کی اشیا پر محصول برآمد کے عوض رقمی امداد۔
- 274 ان بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔
- 275 بعض ریاستوں کو یونین سے رقمی امدادیں۔
- 276 پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس۔
- 277 مستثنیات۔
- 278 حذف۔
- 279 ”خالص آمدنی“ وغیرہ کا حساب لگانا۔
- 280 مالیاتی کمیشن۔
- 281 مالیاتی کمیشن کی سفارشات۔

متفرق مالیاتی توضیحات

- 282- یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائیگی خرچ۔
- 283- مجتمہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔
- 284- فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔
- 285- یونین کی جائیداد کارپوریٹ ٹیکسوں سے استثنیٰ۔
- 286- مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔
- 287- بجلی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔
- 288- پانی یا بجلی کی بابت ریاستوں کے ٹیکسوں سے بعض صورتوں میں استثنیٰ۔
- 289- یونین کے ٹیکس سے ریاست کی جائیداد اور آمدنی کا استثنیٰ۔
- 290- بعض مصارف اور پنشن کے بارے میں مطابقت پیدا کرنا۔
- 290 الف- بعض دیوسوم فنڈوں کو سالانہ ادائیگی۔
- 291- حذف۔

باب-2-

قرضہ لینا

- 292- بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔
- 293- ریاستوں کا قرضہ لینا۔

باب-3-

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

- 294- بعض صورتوں میں جائیداد، اثاثے، حقوق، ذمہ داریوں

- اور وجوب کی وراثت۔
- 295- دیگر صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔
- 296- عود بحق سرکار یا سقوط حق سے یا جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہونے والی جائیداد۔
- 297- ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آب کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیاء کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔
- 298- تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔
- 299- معاہدات۔
- 300- مقدمات اور کارروائیاں۔

باب-4-

جائیداد کا حق

300 الف۔ بہ استثنیٰ قانونی اختیار کے اشخاص کو جائیداد سے محروم نہ کیا جائے گا۔

حصہ-13-

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

- 301- تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔
- 302- تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔
- 303- تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔
- 304- ریاستوں کے درمیان تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں۔
- 305- موجودہ قوانین اور ان قوانین کا تحفظ جن میں سرکاری اجارہ داریوں کی توضیح ہو۔
- 306- حذف۔

307- دفعات 301 تا 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے حاکم کا تقرر۔

حصہ -14-

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب -1-

ملازمتیں

- 308- تعبیر۔
- 309- یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی بھرتی اور شرائط ملازمت۔
- 310- یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کے عہدوں کی مدت۔
- 311- یونین یا ریاست کے تحت سول حیثیت میں مامور اشخاص کی برطرفی، علاحدگی یا درجہ میں تنزلی۔
- 312- کل بھارت ملازمتیں۔
- 312 الف- بعض ملازمتوں کے عہدہ داروں کی شرائط ملازمت میں تبدیلی یا ان کو منسوخ کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔
- 313- عبوری توضیحات۔
- 314- حذف۔

باب -2-

پبلک سروس کمیشن

- 315- یونین اور ریاستوں کے لیے پبلک سروس کمیشن۔
- 316- ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی میعاد۔
- 317- پبلک سروس کمیشن کے رکن کی علاحدگی اور معطلی۔

- 318- کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔
- 319- کمیشن کی رکنیت سے ہٹ جانے کے بعد عہدوں پر اس کے ارکان کے فائز رہنے کی ممانعت۔
- 320- پبلک سروس کمیشن کے کارہائے منصبی۔
- 321- پبلک سروس کمیشنوں کے کارہائے منصبی کو وسیع کرنے کا اختیار۔
- 322- پبلک سروس کمیشنوں کے مصارف۔
- 323- پبلک سروس کمیشنوں کی رپورٹیں۔

حصہ-14 الف

ٹریبونل

- 323 الف- انتظامی ٹریبونل۔
- 323 ب- دیگر امور کے لیے ٹریبونل۔
- حصہ-15

انتخابات

- 324- انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔
- 325- کوئی شخص مذہب، نسل، ذات یا جنس کی بنا پر خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لیے نااہل نہ ہوگا، اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے۔
- 326- لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے۔
- 327- پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق توضیح کرنے کا اختیار۔

- 328- ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیح کرنے کا اختیار۔
- 329- انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔
- 329 الف- حذف۔

حصہ-16

بعض طبقتوں سے متعلق خصوصی توضیحات

- 330- درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔
- 331- لوک سبھا میں اینگلو انڈین فرقہ کی نمائندگی۔
- 332- ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ۔
- 333- ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی۔
- 334- نشستوں کے تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا ستر سال بعد ختم ہو جانا۔
- 335- ملازمتوں اور عہدوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ادعا۔
- 336- بعض ملازمتوں میں اینگلو انڈین فرقے کے لیے خصوصی توضیح۔
- 337- اینگلو انڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیمی رتنی منظور یوں کی بابت خصوصی توضیح۔
- 338- درج فہرست ذاتوں کے لئے قومی کمیشن۔
- 338 الف- درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن۔
- 339- درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پروین کی نگرانی۔
- 340- پسماندہ طبقتوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر۔

341- درج فہرست ذاتیں۔

342- درج فہرست قبیلے۔

حصہ-17-

سرکاری زبان

باب-1- یونین کی زبان

343- یونین کی سرکاری زبان۔

344- سرکاری زبان کے لیے کمیشن اور پارلیمنٹ کی کمیٹی۔

باب-2-

علاقائی زبانیں

345- ریاست کی سرکاری زبان یا زبانیں۔

346- ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست یا کسی ریاست اور یونین کے

مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان۔

347- اس زبان کے متعلق خصوصی توجیح جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔

باب-3-

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ وغیرہ کی زبان

348- زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں

اور بلوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوگی۔

349- زبان سے متعلق بعض قوانین وضع کرنے کا خاص طریق کار۔

باب-4-

خاص ہدایتیں

350- شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان۔

350 الف- ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں۔

- 350 ب- لسانی اقلیتوں کے لیے خاص عہدیدار۔
351- ہندی زبان کو فروغ دینے کے لیے ہدایت۔

حصہ-18-

ہنگامی حالت سے متعلق توضیحات

- 352- ہنگامی حالت کا اعلان نامہ۔
353- ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کا اثر۔
354- آمدنی کی تقسیم کی نسبت توضیحات کا اطلاق اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو۔
355- ریاستوں کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھنے کا یونین کا فرض۔
356- ریاستوں میں آئینی طریقوں کے ناکام ہو جانے کی حالت میں توضیحات۔
357- دفعہ 356 کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال۔
358- ہنگامی حالات میں دفعہ 19 کی توضیحات کی معطلی۔
359- ہنگامی حالت کے دوران حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کی معطلی۔
359 الف- حذف۔
360- مالیاتی ہنگامی حالت کے متعلق توضیحات۔

حصہ-19-

متفرق

- 361- صدر اور گورنر اور راج پر مکھوں کا تحفظ۔
361 الف- پارلیمنٹ اور ریاستی مجالس قانون ساز کی کارروائی کی اشاعت کا تحفظ۔

- 361ب- نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے نااہلیت۔
 362- حذف۔
 363- بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والے نزاعات
 میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔
 363الف- بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو جنہیں تسلیم کر لیا گیا تھا، تسلیم نہ
 کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔
 364- بڑی بندر گاہوں اور ہوائی اڈوں کے متعلق خاص توضیحات۔
 365- یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے
 قاصر رہنے کا اثر۔
 366- تعریفات۔
 367- تعبیر۔

حصہ -20-

آئین کی ترمیم

- 368- پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کے لیے طریق کار۔

حصہ -21-

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیحات

- 369- ریاستی فہرست کے امور کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی
 اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔
 370- ریاست جموں و کشمیر کے متعلق عارضی توضیحات۔
 371- مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں کے متعلق خصوصی توضیح۔
 371الف- ریاست ناگالینڈ سے متعلق خصوصی توضیح۔
 371ب- ریاست آسام سے متعلق خصوصی توضیح۔
 371ج- ریاست منی پور سے متعلق خصوصی توضیح۔

- 371د- ریاست آندھرا پردیش سے متعلق خصوصی توضع۔
- 371ھ- آندھرا پردیش میں مرکزی جامعہ کا قیام۔
- 371و- ریاست سکم سے متعلق خصوصی توضعیات۔
- 371ز- میزورم ریاست کے متعلق خصوصی توضع۔
- 371ح- اروناچل پردیش ریاست کے متعلق خصوصی توضع۔
- 371ط- گوار ریاست کے متعلق خصوصی توضع۔
- 371ی- ریاست کرناٹک سے متعلق خصوصی توضعیات
- 372- موجودہ قوانین کا نافذ رہنا اور ان میں تطبیقات۔
- 372الف- قوانین کی تطبیق کا صدر کو اختیار۔
- 373- بعض صورتوں میں صدر کو ان اشخاص کے بارے میں حکم دینے کا اختیار جو انسدادی نظر بندی میں ہوں۔
- 374- فیڈرل کورٹ کے ججوں اور فیڈرل کورٹ میں یا ہنز میجسٹری بیہ اجلاس کو نسل کے روبرو زیر غور کارروائیوں کے متعلق توضعیات۔
- 375- عدالتیں، حکام اور عہدہ دار اس آئین کی توضعیات کے تابع کار منصبی انجام دیتے رہیں گے۔
- 376- عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توضعیات۔
- 377- بھارت کے کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضعیات۔
- 378- پبلک سروس کمیشن کے متعلق توضعیات۔
- 378الف- آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کی مدت کے بارے میں خصوصی توضعیات۔
- 379 تا 391 حذف۔
- 392- دشواریوں کو رفع کرنے کا صدر کا اختیار۔

حصہ -22-

مختصر نام، تاریخ نفاذ، مستند ہندی متن اور تنسیجات

- 393- مختصر نام۔
 394- تاریخ نفاذ۔
 394 الف- ہندی زبان میں مستند ہندی متن۔
 395- تنسیجات۔

فہرست بند

- پہلا فہرست بند۔
 1- ریاستیں۔
 2- یونین علاقے۔
 دوسرا فہرست بند۔
 حصہ الف- صدر اور ریاستوں کے گورنروں کے متعلق توضیحات۔
 حصہ ب- حذف۔
 حصہ ج- لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کے متعلق توضیحات۔
 حصہ د- سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیحات۔
 حصہ ہ- بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیحات۔
 تیسرا فہرست بند۔
 حلف یا اقرار صالح کے نمونے۔
 چوتھا فہرست بند۔
 راجیہ سبھا میں نشستوں کی تقسیم۔
 پانچواں فہرست بند۔

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم و نسق اور ان کی نگرانی کے متعلق توضیحات۔

حصہ الف۔ عام۔

حصہ ب۔ درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کا نظم و نسق اور ان پر نگرانی۔

حصہ ج۔ درج فہرست رقبے۔

حصہ د۔ فہرست بند کی ترمیم۔

چھٹا فہرست بند۔

آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے قبائلی رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں توضیحات۔

ساتواں فہرست بند۔

فہرست 1۔ یونین فہرست۔

فہرست 2۔ ریاستی فہرست۔

فہرست 3۔ متوازی فہرست۔

آٹھواں فہرست بند۔

زبانیں۔

نواں فہرست بند۔ بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔

دسواں فہرست بند۔ دل بدل کی بنیاد

پر نااہلیت کی نسبت توضیحات۔

گیارہواں فہرست بند۔ پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی

اور ذمہ داریاں۔

بارہواں فہرست بند۔ میونسپلٹیوں کے اختیارات، اتھارٹی

اور ذمہ داریاں۔

اصطلاحات

.....

تمہید

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ
 بھارت کو ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی
 جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:
 انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛
 آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛
 مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،
 اور ان سب میں
 اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
 سالمیت کا یقین ہو؛
 اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر، ۱۹۴۹ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا
 اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

حصہ 1

یونین اور اس کا علاقہ

یونین کا نام اور علاقہ۔

1- (1) انڈیا، یعنی بھارت، ریاستوں کی ایک یونین ہو گا۔
(2) ریاستیں اور ان کے علاقے وہ ہوں گے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(3) بھارت کے علاقہ میں شامل ہوں گے —

(الف) ریاستوں کے علاقے؛

(ب) یونین کے علاقے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے؛ اور

(ج) ایسے دوسرے علاقے جو حاصل کیے جائیں۔

جدید ریاستوں کا داخلہ
یا قیام۔

2- پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، جدید ریاستوں کو ایسی قیود و شرائط پر، جو وہ مناسب خیال کرے، یونین میں داخل یا قائم کر سکے گی۔

2 الف۔ حذف۔

جدید ریاستوں کا بنانا
اور موجودہ ریاستوں
کے رقبوں یا سرحدوں
یا نام میں ردوبدل۔

3- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ —

(الف) کسی ریاست کے علاقہ کو علیحدہ کر کے یا دو یا دو سے زیادہ ریاستوں یا ریاستوں کے حصوں کو ملا کر یا کسی علاقہ کو کسی ریاست کے حصہ سے ملا کر ایک جدید ریاست بنا سکے گی؛

(ب) کسی ریاست کے رقبہ کو بڑھا سکے گی؛

- (ج) کسی ریاست کے رقبہ کو گھٹا سکے گی؛
 (د) کسی ریاست کی سرحدوں کو بدل سکے گی؛
 (ه) کسی ریاست کے نام کو بدل سکے گی؛

بشرطیکہ اس غرض سے کوئی بل پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر اور جب اس بل میں مندرجہ کوئی تجویز ریاستوں میں سے کسی ریاست کے رقبہ، سرحدوں یا نام کو متاثر کرے تو بجز اس کے کہ صدر نے اس بل کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز سے اپنا خیال، اس مدت کے اندر جس کا استصواب میں تعین کیا جائے یا ایسی مزید مدت کے اندر جو صدر منظور کرے، ظاہر کرنے کے لیے رجوع کیا ہو اور ایسی مصرحہ یا منظور شدہ مدت منقضى ہو چکی ہو، پیش نہ ہو گا۔

تشریح 1- اس دفعہ کے فقرات (الف) تا (ه) میں ”ریاست“ میں یونین علاقہ شامل ہے لیکن شرطیہ فقرہ میں ”ریاست“ میں یونین علاقہ شامل نہیں ہے۔

تشریح 2- اس اختیار میں جو پارلیمنٹ کو فقرہ (الف) سے عطا کیا گیا ہے کسی ریاست یا یونین علاقہ کے کسی حصہ کو کسی دوسری ریاست یا یونین علاقہ سے ملا کر ایک جدید ریاست یا جدید یونین علاقہ بنانے کا اختیار شامل ہے۔

4-(1) دفعہ 2 یا دفعہ 3 میں محولہ کسی قانون میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم کے لیے ایسی توضیحات ہوں گی جو اس قانون کی توضیحات کو رو بہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیحات بھی ہو سکیں گی (جن میں پارلیمنٹ یا ایسے قانون سے متاثرہ ریاست یا ریاستوں کی مجلس قانون ساز یا مجالس قانون ساز میں نمائندگی کے بارے میں توضیحات شامل ہیں) جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لیے توضیح ہو گی۔

(2) کسی ایسے قانون کا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دفعہ 368 کی
اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا۔

حصہ 2

شہریت

5- اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہر وہ شخص بھارت کا شہری ہو گا جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو، اور—

شہریت ، آئین کی
تاریخ نفاذ پر۔

(الف) جو بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛ یا

(ب) جس کے والدین میں سے کوئی ایک بھارت کے علاقہ میں

پیدا ہوا تھا؛ یا

(ج) جو ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل کم سے کم پانچ سال تک

بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو۔

6- دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود کسی شخص کا، جس نے اس علاقہ

سے جو اس وقت پاکستان میں شامل ہے بھارت کے علاقہ میں ترک

وطن کیا ہے، اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارت کا شہری ہونا متصور

ہو گا اگر—

حقوق شہریت بعض
ایسے اشخاص کے جو
پاکستان سے ترک
وطن کر کے بھارت
آگئے ہوں۔

(الف) وہ یا اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا اس کے

والدین کے والدین میں سے کوئی بھارت میں، جس کی تعریف

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں کی گئی ہے (جیسا کہ وہ

ابتداءً وضع کیا گیا تھا)، پیدا ہوا تھا؛ اور

(ب) (i) اس صورت میں جب ایسے شخص نے 19 جولائی،

1948 سے پہلے اس طرح ترک وطن کیا ہو کہ وہ اس کے ترک

وطن کرنے کی تاریخ سے بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو، یا
(ii) ایسی صورت میں جب ایسے شخص نے 19 جولائی، 1948
کو یا اس کے بعد بھارت میں اس طرح ترک وطن کیا ہے کہ اس
کا نام بھارت کی ڈومینین کی حکومت کے اس بارے میں تقرر کیے
ہوئے کسی عہدہ دار نے اس کی درخواست پر بھارت کے شہری کی
حیثیت سے درج رجسٹر کیا ہو جو اس نے اس عہدہ دار کو اس
حکومت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس آئین
کی تاریخ نفاذ کے قبل اس غرض سے دے دی ہو:

بشرطیکہ کسی شخص کا نام اس طرح سے درج رجسٹر نہ ہو گا جو
اس کے کہ وہ بھارت کے علاقہ کا اس کی درخواست کی تاریخ سے
عین قبل کم سے کم چھ ماہ تک باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض
ایسے اشخاص کے
جنہوں نے پاکستان کو
ترک وطن کیا ہو۔

7- دفعات 5 اور 6 میں کسی امر کے باوجود کسی ایسے شخص کا بھارت کا
شہری ہونا متصور نہ ہو گا جس نے یکم مارچ، 1947 کے بعد بھارت کے علاقہ
سے اس علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، ترک وطن کیا ہو:
بشرطیکہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس شخص پر نہ ہو گا جو اس
علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، اس طرح ترک وطن کرنے
کے بعد بھارت کے علاقہ میں پھر سے بس جانے یا مستقل واپسی کے لیے
کسی قانون کے اختیار سے یا اس کے تحت اجراء کیے ہوئے پرمٹ کے
تحت واپس آ گیا ہو اور ہر ایسے شخص کا دفعہ 6 کے فقرہ (ب) کی اغراض
کے لیے 19 جولائی، 1948 کے بعد بھارت کے علاقہ میں ترک
وطن کرنا متصور ہو گا۔

حقوق شہریت بعض
بھارتی نژاد اشخاص کے
جو بیرون بھارت کے
باشندے ہوں۔

8- دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود، کسی شخص کا جو یا جس کے والدین
میں سے کوئی ایک یا جس کے والدین کے ماں باپ میں سے کوئی ایک
بھارت میں پیدا ہوا تھا جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا
ایکٹ، 1935 میں (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا) کی گئی ہے اور جو

بھارت سے باہر کسی ملک کا، جس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے، معمولاً باشندہ ہو بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس کا نام اس ملک میں جہاں کا وہ فی الوقت باشندہ ہو بھارت کے سفارتی یا قنصلی نمائندہ نے، اس کی درخواست پر جو اس نے خواہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے یا بعد ایسے سفارتی یا قنصلی نمائندہ کو بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا حکومت بھارت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس غرض سے دی ہو، بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کر لیا ہو۔

9- کوئی شخص دفعہ 5 کی رو سے بھارت کا شہری نہ ہو گا اور نہ اس کا دفعہ 6 یا 8 کی رو سے بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کر لی ہو۔

10- ہر وہ شخص، جو اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیحات میں سے کسی توضیح کے تحت بھارت کا شہری ہو یا جس کا شہری ہونا متصور ہو، کسی قانون کی توضیحات کے تابع، جو پارلیمنٹ بنائے، ایسا شہری برقرار رہے گا۔

11- اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیحات میں سے کسی امر سے شہریت حاصل کرنے اور اس کو ختم کرنے اور شہریت سے متعلق تمام دیگر امور کے بارے میں کوئی توضیح کرنے کی بابت پارلیمنٹ کا اختیار کم نہ ہو گا۔

کسی مملکت غیر کی
شہریت رضا کارانہ
طور پر حاصل کرنے
والے اشخاص شہری
نہ ہوں گے۔
حقوق شہریت کا
برقرار رہنا۔

پارلیمنٹ قانون کے
ذریعہ حق شہریت
منضبط کرے گی۔

حصہ 3

بنیادی حقوق

عام

12- اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ”مملکت“ میں حکومت بھارت اور پارلیمنٹ اور ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی حکومت اور مجلس قانون ساز اور بھارت کے علاقہ کے اندر یا حکومت بھارت کے زیر اختیار جملہ مقامی یا دیگر حکام شامل ہیں۔

13-(1) وہ سب قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ ہوں، جہاں تک وہ اس حصہ کے متناقض ہوں، ایسے تناقض کی حد تک باطل ہوں گے۔

بنیادی حقوق کے
متناقض یا ان کو کم
کرنے والے قوانین۔

(2) مملکت کوئی ایسا قانون نہ بنائے گی جو اس حصہ سے عطا کیے ہوئے حقوق کو چھین لے یا ان میں کمی کرے اور کوئی قانون جو اس فقرہ کی خلاف ورزی میں بنایا جائے، خلاف ورزی کی حد تک باطل ہو گا۔

(3) اس دفعہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، (الف) ”قانون“ میں ہر آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ، دستور العمل، اطلاع نامہ، رواج یا رسم جس کا بھارت کے علاقہ میں قانون کا اثر ہو، شامل ہے؛

(ب) ”نافذ قوانین“ میں آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا کسی دیگر حاکم مجاز کے منظور کیے یا

بنائے ہوئے ایسے قوانین شامل ہیں جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوئے ہوں باوجود اس کے کہ کوئی ایسا قانون یا اس کا کوئی جز اس وقت بالکل یا خاص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس آئین کی کسی ایسی ترمیم پر نہ ہو گا جو دفعہ 368 کے تحت کی گئی ہو۔

حق مساوات

14- مملکت کسی شخص کو بھارت کے علاقہ میں قانون کی نظر میں مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے محروم نہیں کرے گی۔

15-(1) مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی شہری کے خلاف امتیاز نہیں برتے گی۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر، —

(الف) دکانوں، عام ریستوران، ہوٹلوں یا عام تفریح گاہوں میں داخلہ کے لیے؛ یا

(ب) کئی یا جزوی طور سے مملکتی فنڈ سے قائم یا خلائق عامہ کے استعمال کے لیے وقف کنوؤں، تالابوں، اشنان گھاٹوں، سڑکوں اور عام آمدورفت کے مقامات کے استعمال کے،

نا قابل نہ ہو گا یا اس پر کوئی ذمہ داری یا پابندی یا شرط نہ ہو گی۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر اس میں مانع نہ ہو گا کہ مملکت عورتوں اور بچوں کے لیے کوئی خاص توجیہ کرے۔

(4) اس دفعہ یا دفعہ 29 کے فقرہ (2) کا کوئی امر شہریوں کے سماجی اور تعلیمی حیثیت سے پس ماندہ طبقات یا درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کی ترقی کے لیے خصوصی توجیہ

قانون کی نظر میں مساوات۔

مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز کی ممانعت۔

کرنے میں مملکت کا مانع نہ ہو گا۔

(5) اس دفعہ یا دفعہ 19 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر مملکت کو سماجی اور تعلیمی طور سے پسماندہ شہریوں کے طبقات کی ترقی کے لیے یا درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے لئے قانون کے ذریعہ کوئی خصوصی توضیح کئے جانے میں مانع نہیں ہو گا، جہاں تک ایسی خصوصی توضیحات دفعہ 30 کے فقرہ (1) میں مصرحہ اقلیتی تعلیمی اداروں سے مختلف تعلیمی اداروں میں جن میں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی ہیں، چاہے انہیں مملکت سے امداد ملتی ہو یا نہیں، داخلہ سے متعلق ہیں۔

سرکاری ملازمت کے
لیے مساوی موقع۔

16-(1) تمام شہریوں کے لیے مملکت کے تحت کسی عہدہ پر ملازمت یا تقرر سے متعلق مساوی موقع حاصل رہے گا۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، نسب، مقام پیدائش، بودوباش یا ان میں سے کسی کی بنا پر مملکت کے تحت کسی ملازمت یا عہدے کے لیے نہ تو ناقابل ہو گا اور نہ اس کے خلاف امتیاز برتا جائے گا۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا جس میں ریاست یا یونین علاقہ کی حکومت یا ان کے اندر کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی قسم یا قسم کی ملازمت یا کسی عہدے پر تقرر کی بابت ایسی ملازمت یا تقرر کے قبل اس ریاست میں یا یونین علاقہ کے اندر بودوباش کی ضروری شرط مقرر کی جائے۔

(4) اس دفعہ کا کوئی امر تفرقات یا عہدوں کو شہریوں کے کسی ایسے پسماندہ طبقہ کے حق میں جس کی مملکت کے تحت ملازمتوں میں، مملکت کی رائے میں، کافی نمائندگی نہ ہو، محفوظ کرنے کے لیے کوئی توضیح کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(4 الف) اس دفعہ کا کوئی امر ریاست کو ایسی درج فہرست ذاتوں

اور قبیلوں کے حق میں، جن کی نمائندگی مملکت کے خیال میں مملکت کے تحت ملازمتوں میں ناکافی ہے، مملکت کے تحت ملازمتوں میں کسی قسم یا قسموں کے عہدوں پر بیچی سیناریٹی کے ساتھ ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لیے توجیہ کرنے میں مانع نہیں ہو گا۔

(4ب) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کو کسی سال میں بھری نہ گئی کنھیں ایسی خالی جگہوں کو جو فقرہ (4) یا فقرہ (4الف) کے تحت کئے گئے تحفظ کے لئے کسی توجیہ کے مطابق اس سال میں بھری جانے کے لئے محفوظ کی گئی ہیں، آنے والے کسی سال یا سالوں میں بھری جانے کے لئے علیحدہ قسم کی خالی جگہوں کی مانند غور کرنے میں مانع نہیں ہو گا اور ایسی قسم کی خالی جگہوں پر اس سال کی خالی جگہوں کے ساتھ، جس میں وہ بھری جا رہی ہیں، اس سال کی خالی جگہوں کی کل تعداد کی بابت پچاس فیصد کی حد کا تعین کرنے کے لیے غور نہیں کیا جائے گا۔

(5) اس دفعہ کے کسی امر کا کوئی اثر ایسے قانون کے نفاذ پر نہ ہو گا جس میں یہ توجیہ درج ہو کہ کسی مذہبی یا فرقہ جاتی ادارے کے امور سے متعلق کوئی عہدہ دار یا ایسے ادارے کی مجلس انتظامی کا کوئی رکن کسی خاص مذہب کا پیرو یا کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

17- چھوت چھات کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور کسی بھی شکل میں اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ چھوت چھات کی بنا پر کوئی ناقابلیت عائد کرنا، بموجب قانون، قابل سزا جرم ہو گا۔

چھوت چھات کا خاتمہ۔

18-(1) مملکت کوئی خطاب، جو فوجی یا علمی امتیاز نہ ہو، عطا نہیں کرے گی۔

خطابات کا خاتمہ۔

(2) بھارت کا کوئی شہری کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(3) کوئی شخص جو بھارت کا شہری نہ ہو اس وقت، جب وہ مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز ہو، بغیر صدر کی

منظوری کے کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔
(4) مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز کوئی شخص کسی مملکت غیر سے یا اس کے تحت کوئی تحفہ، مشاہرہ یا کسی قسم کا عہدہ بغیر صدر کی منظوری کے قبول نہیں کرے گا۔

حق آزادی

آزادی تقریر وغیرہ
سے متعلق بعض حقوق
کا تحفظ۔

19-(1) تمام شہریوں کو حق حاصل ہو گا —

- (الف) تقریر اور اظہار کی آزادی کا؛
(ب) امن پسندانہ طریقہ سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کا؛
(ج) انجمنیں یا یونین قائم کرنے کا؛
(د) بھارت کے سارے علاقہ میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے کا؛
(ه) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں بود و باش کرنے اور بس جانے کا؛
(و) × × × × ×
(ز) کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون کے بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک ایسا قانون مذکورہ ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سلطنت، مملکت کی سلامتی، غیر مملکتوں سے دوستانہ تعلقات، امن عامہ، شائستگی یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا تو توہین عدالت، ازالہ حیثیت عرفی یا کسی جرم کے لیے اکسانے کے تعلق سے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(3) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ب) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ ذیلی فقرہ مذکور کے عطا کیے ہوئے حق

کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سلطنت یا امن عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(4) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا یا وہ مملکت کے لیے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سلطنت یا امن عامہ یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(5) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرات (د) اور (ہ) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک وہ ان ذیلی فقروں سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا کسی درج فہرست قبیلہ کے مفادات کی حفاظت کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(6) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے اور خاص طور پر اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہوگا، جس حد تک کہ وہ —

(i) ان پیشہ ورانہ یا تکنیکی قابلیتوں سے متعلق ہو جو کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کے لیے ضروری ہوں؛ یا

(ii) مملکت یا ایسی کارپوریشن کی جو مملکت کی ملکیت ہو یا اس کے زیر اختیار ہو کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا سروس کے، خواہ شہریوں کی

کلی یا جزوی شرکت کے بغیر یا دیگر طور پر چلانے سے متعلق ہو۔

اثبات جرایم کے بارے
میں تحفظ۔

20-(1) کسی شخص کو بجز اس کے کہ اس قانون کی خلاف ورزی میں ہو، جو اس فعل کے ارتکاب کے وقت نافذ ہو، کسی جرم کا مجرم قرار نہیں دیا جائے گا جس کا اس پر بطور جرم الزام لگایا گیا ہو اور نہ اس کو اس سے زیادہ سزا دی جائے گی جو ارتکاب جرم کے وقت نافذ قانون کے تحت دی جاسکتی تھی۔

(2) کسی شخص کے خلاف ایک ہی جرم کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ اس کو سزا دی جائے گی۔

(3) کسی شخص کو، جس پر کسی جرم کا الزام ہو، خود اپنے ہی خلاف گواہ بننے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

جان اور شخصی آزادی
کا تحفظ۔

21- کسی شخص کو اس کی جان یا شخصی آزادی سے قانون کے ذریعہ قائم کیے ہوئے ضابطہ کے سوا کسی اور طریقے سے محروم نہ کیا جائے گا۔

تعلیم کا حق۔

21 الف۔ مملکت، چھ سال سے چودہ سال تک کی عمر والے سبھی بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم دینے کا ایسے طریقہ میں، جو مملکت قانون کے ذریعہ معین کرے، توضع کرے گی۔

بعض صورتوں میں
گرفتاری اور نظر بندی
سے تحفظ۔

22-(1) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اس کو ایسی گرفتاری کی وجہ سے، جس قدر جلد ہو سکے، آگاہ کیے بغیر حوالات میں نہ رکھا جائے گا اور نہ اس کو اپنی پسند کے قانونی پیشہ ور سے صلاح لینے اور پیروی کروانے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(2) ہر اس شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اور حوالات میں بند رکھا جائے ایسی گرفتاری سے چوبیس گھنٹے کی مدت کے اندر، اس مدت کو چھوڑ کر جو مقام گرفتاری سے مجسٹریٹ کی عدالت تک سفر کرنے کے لیے ضروری ہو، قریب ترین مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا

اور کسی ایسے شخص کو کسی مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ حوالات میں نہ رکھا جائے گا۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے کسی امر کا اطلاق نہ ہو گا۔

(الف) کسی ایسے شخص پر جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو، یا
(ب) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے قانون کے تحت، جس میں
انسدادی نظر بندی کا حکم ہو، گرفتار یا نظر بند کیا جائے۔

(4) کوئی قانون جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیح ہو کسی
شخص کو تین ماہ سے زیادہ مدت تک نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا
بجز اس کے کہ —

(الف) ان اشخاص پر مشتمل مشاورتی بورڈ نے، جو کسی عدالت
العالیہ کے جج ہوں یا رہ چکے ہوں یا اس کے ججوں کی حیثیت سے تقرر
کے اہل ہوں، تین ماہ کی مذکورہ مدت کے منقضي ہونے سے پہلے
رپورٹ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظر بندی کی کافی وجہ ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی شخص کو اس انتہائی مدت سے
جو فقرہ (7) کے ذیلی فقرہ (ب) کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے
کسی قانون سے مقرر کی گئی ہو زیادہ نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا؛ یا
(ب) ایسے شخص کو کسی ایسے قانون کی توضیحات کے مطابق نظر
بند کیا جائے جس کو پارلیمنٹ نے فقرہ (7) کے ذیلی فقرات (الف)
اور (ب) کے تحت بنایا ہو۔

(5) جب کسی شخص کو انسدادی نظر بندی کی توضیح کرنے
والے کسی قانون کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم کی متابعت میں
نظر بند کیا جائے تو وہ حاکم، جس نے وہ حکم صادر کیا ہو، جس قدر
جلد ہو سکے ایسے شخص کو ان وجوہ کی اطلاع دے گا جن کی بنا پر وہ حکم
صادر کیا گیا ہو اور اس کو اس حکم کے خلاف عذرات پیش کرنے کا
جلد سے جلد موقع دے گا۔

(6) فقرہ (5) کے کسی امر سے ایسا حکم دینے والے حاکم کے لیے، جس کا اس فقرہ میں حوالہ ہے، ان واقعات کا ظاہر کرنا لازم نہ ہو گا جن کا ظاہر کرنا ایسا حاکم مفاد عامہ کے خلاف سمجھے۔

(7) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کر سکے گی —

(الف) وہ حالات جن کے تحت اور وہ صورت یا اقسام صورت جن میں کوئی شخص تین ماہ سے زیادہ مدت تک کسی ایسے قانون کے تحت نظر بند رکھا جاسکے گا جس میں فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے مطابق مشاورتی بورڈ کی رائے حاصل کیے بغیر انسداد نظر بندی کا حکم ہو؛

(ب) وہ انتہائی مدت جس کے لیے کوئی شخص کسی قسم کی صورت یا اقسام کی صورتوں میں ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیح ہو، نظر بند رکھا جاسکے گا؛ اور

(ج) وہ ضابطہ جس پر مشاورتی بورڈ فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت کسی تحقیقات میں عمل کرے گا۔

استحصال کے خلاف حق

انسانوں کی تجارت
اور جبری خدمت کی
ممانعت۔

23-(1) انسانوں کی تجارت اور بیگار اور دوسرے ایسے ہی اقسام کی جبری خدمت کی ممانعت کی جاتی ہے اور اس حکم کی کوئی خلاف وزری جرم ہو گی جس کی قانون کے مطابق سزا دی جاسکتی ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کی اغراض عامہ کے لیے جبری خدمت لینے میں مانع نہ ہو گا اور ایسی خدمت لینے میں مملکت محض مذہب، نسل، ذات یا طبقہ یا ان میں سے کسی کی بنا پر امتیاز نہ برتے گی۔

بچوں کو کارخانوں
وغیرہ میں مامور کرنے
کی ممانعت۔

24- چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ کسی کارخانہ یا کان میں کام کرنے کے لیے مامور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی دوسرے خطرناک کام پر لگایا جائے گا۔

مذہب کی آزادی کا حق

25-(1) امن عامہ، اخلاق عامہ، صحت عامہ اور اس حصہ کی دیگر توضیحات کے تابع تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنے، اس کی پیروی اور اس کی تبلیغ کرنے کا مساوی حق ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر کسی ایسے موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا اور نہ وہ ایسے قانون کے بنانے میں مملکت کا مانع ہو گا جو—
(الف) کسی معاشی، مالیاتی، سیاسی یا دیگر غیر مذہبی سرگرمی کو، جس کا تعلق مذہبی عمل سے ہو سکتا ہو، منضبط کرے یا اس پر پابندی لگائے؛
(ب) سماجی بہبودی اور سدھار کے لیے یا ہندوؤں کے عوامی نوعیت کے مذہبی اداروں کو ہندوؤں کے تمام طبقوں اور فرقوں کے لیے کھول دینے کے بارے میں توضیح کرے۔

تشریح 1- کرپان باندھنا اور اس کو ساتھ رکھنا سکھ مذہب کے عقیدہ میں شامل ہونا متصور ہو گا۔

تشریح 2- فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) میں ہندوؤں کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں سکھ، جین یا بدھ مذہب کے پیروؤں کا حوالہ شامل ہے اور ہندو مذہبی اداروں کے حوالے کی حسب تعبیر کی جائے گی۔

26- امن عامہ، اخلاق عامہ اور صحت عامہ کے تابع ہر ایک مذہبی فرقے یا اس کے کسی طبقے کو حق ہو گا —

(الف) مذہبی اور خیراتی اغراض کے لیے ادارے قائم کرنے اور چلانے کا؛

(ب) اپنے مذہبی امور کا انتظام خود کرنے کا؛

(ج) منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے مالک ہونے اور اس کو حاصل کرنے کا؛ اور

(د) ایسی جائیداد کا قانون کے بموجب انتظام کرنے کا۔

آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔

مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔

کسی خاص مذہب کے
فروغ کے لیے ٹیکس
ادا کرنے کے بارے
میں آزادی۔
بعض تعلیمی اداروں
میں مذہبی تعلیم پانے یا
مذہبی عبادت کے
بارے میں آزادی۔

27- کسی شخص کو ایسے ٹیکسوں کے ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کی آمدنی کسی خاص مذہب یا مذہبی فرقہ کی ترقی یا اس کو قائم رکھنے کے مصارف ادا کرنے کے لیے صراحتاً تصرف کی جائے۔

28-(1) کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں جو بالکل مملکتی فنڈ سے چلایا جاتا ہو کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) کے کسی امر کا اطلاق ایسے تعلیمی ادارہ پر نہیں ہو گا جس کا انتظام مملکت کرتی ہو لیکن جو کسی ایسے وقف یا ٹرسٹ کے تحت قائم کیا گیا ہو جو ایسے ادارہ میں مذہبی تعلیم دینا لازم قرار دے۔

(3) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں شریک ہو، جو مملکت کا مسلمہ ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، لازم نہ ہو گا کہ کسی ایسی مذہبی تعلیم میں حصہ لے جو ایسے ادارے میں دی جائے یا ایسی مذہبی عبادت میں شریک ہو جو ایسے ادارہ میں اس سے ملحقہ عمارت و اراضی میں کی جائے بجز اس کے کہ ایسے شخص نے یا اگر وہ نابالغ ہو تو اس کے ولی نے اس کے لیے اپنی رضامندی دی ہو۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

اقلیتوں کے مفادات
کا تحفظ۔

29-(1) بھارت کے علاقہ میں یا اس کے کسی حصہ میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی اپنی الگ جداگانہ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اس کو محفوظ رکھنے کا حق ہو گا۔

(2) کسی شہری کو ایسے تعلیمی ادارہ میں جس کو مملکت چلاتی ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، داخلہ دینے سے محض مذہب، نسل، ذات، زبان یا ان میں سے کسی کی بنا پر انکار نہیں کیا جائے گا۔

30-(1) تمام اقلیتوں کو، خواہ وہ مذہب کی بنا پر ہوں یا زبان کی، اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہو گا۔

اقلیتوں کو تعلیمی ادارے
قائم کرنے اور ان کا
انتظام کرنے کا حق۔

(1 الف) فقرہ (1) میں محولہ کسی اقلیت کے قائم کردہ اور زیر انتظام کسی تعلیمی ادارے کی کسی جائیداد کے لازمی حصول کی نسبت کوئی قانون بناتے وقت مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ایسی جائیداد کے حصول کے لیے ایسے قانون کی رو سے مقررہ یا اس کے تحت تعین شدہ رقم ایسی ہو جس سے اس ضمن کے تحت ایسا حق، جس کی ضمانت دی گئی ہے، محدود یا ساقط نہ ہو جائے۔

(2) مملکت تعلیمی اداروں کو امداد عطا کرنے میں کسی تعلیمی ادارے کے خلاف اس بنا پر امتیاز نہ برتے گی کہ وہ کسی اقلیت کے زیر انتظام ہے خواہ وہ اقلیت مذہب کی بنا پر ہو یا زبان کی۔

31- (حذف) آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (20.6.1979) سے۔

بعض قوانین کا تحفظ

31 الف- (1) دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود کسی قانون کا جس میں۔

(الف) مملکت کی املاک یا اس میں کوئی حقوق حاصل کرنے یا ایسے حقوق کو زائل یا ان میں رد و بدل کرنے، یا

(ب) مفاد عامہ میں یا جائیداد کا معقول انتظام کرنے کے لیے ایک محدود مدت کے لیے کسی جائیداد کے انتظام کو مملکت کے اپنے ہاتھ میں لینے، یا

(ج) دو یا زیادہ کارپوریشنوں کا مفاد عامہ میں یا ان کارپوریشنوں میں سے کسی کا معقول انتظام کرنے کی غرض سے انضمام کرنے، یا

(د) کارپوریشنوں کے انتظامی کارندوں، معتمدین اور خزانچیوں، انتظامی نظم یا منتظمین کے حقوق کو یا ان کے حصہ داروں کے حقوق

ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیح ہو۔

رائے وہی زائل کرنے یا ان میں ردوبدل کرنے، یا
(ہ) کسی ایسے اقرار نامہ، پٹہ یا لائسنس کی رو سے ان حقوق کو
زائل یا ان میں ردوبدل کرنے، جو کوئی معدنی شے یا معدنی تیل تلاش
کرنے یا حاصل کرنے کی غرض سے کسی اقرار نامہ، پٹہ یا لائسنس
کی رو سے پیدا ہوئے ہوں، یا کسی اقرار نامہ یا لائسنس کو قبل از وقت
ختم کرنے یا رد کرنے کی توضیح ہو،

اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا
کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے تناقض ہے یا اس کو چھین لیتا
ہے یا کم کرتا ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا
قانون ہو تو اس دفعہ کی توضیحات کا اس پر اطلاق نہ ہو گا۔ بجز اس کے
کہ اس قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی
منظوری مل گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کسی قانون میں کسی مملکت کی جانب سے
املاک کے جبر یہ حاصل کرنے کی بابت توضیح ہو اور جہاں اس میں
شامل کوئی اراضی کسی شخص کی ذاتی کاشت میں زیر قبضہ ہو تو مملکت
کے لیے یہ جائز نہ ہو گا کہ اس شخص سے کسی نافذ الوقت قانون کے
تحت اطلاق شدنی انتہائی حد کے اندر ایسی اراضی کے کسی جز یا اس پر استادہ
یا اس سے ملحقہ کسی عمارت یا تعمیر کو حاصل کرے۔ بجز اس کے کہ ایسی
ارضی، عمارت یا تعمیر کے حاصل کرنے کے متعلق قانون میں اس شرح
سے معاوضہ دینے کی توضیح ہو جو اس کی بازاری مالیت سے کم نہ ہو۔

(2) اس دفعہ میں —

(الف) اصطلاح ”املاک“ سے کسی مقامی رقبہ کے تعلق سے
وہی معنی ہیں جو اس اصطلاح کے یا اس کے مساوی مقامی اصطلاح کے
اس رقبہ میں نافذ شرائط لگانداری اراضی سے متعلق موجودہ قانون میں

ہیں اور اس میں حسب ذیل بھی شامل ہوں گے—

(i) کوئی جاگیر، انعام یا معافی یا اس قسم کا دیگر عطیہ اور تامل ناڈو اور کیرالا کی ریاستوں میں کوئی حق جنم،

(ii) رعیت داری بندوبست کے تحت زیر قبضہ کوئی اراضی،

(iii) زراعت یا اس کی، ضمنی اغراض کے لیے زیر قبضہ یا لگان پردی ہوئی کوئی اراضی جس میں اراضی کے کاشتکاروں، زرعی مزدوروں اور دیہی اہل حرفہ کے زبردخل افتادہ اراضی، صحرا، چراہ گاہ یا عمارتوں کی تعمیر کے لیے کھلی زمین اور دیگر تعمیرات داخل ہیں؛

(ب) املاک کے تعلق سے اصطلاح ”حقوق“ سے وہ حقوق مراد ہیں جو مالک، ششکمی دار مالک، ذیلی مالک، لگاندار، رعیت یا ذیلی رعیت یا دیگر درمیانی اشخاص میں مرکوز ہوں اور مال گزاری اراضی سے متعلق حقوق یا مراعات ان میں شامل ہوں گی۔

بعض ایکٹ اور دساتیر
العمل کا جواز۔

31 ب- دفعہ 31 الف میں مندرجہ توضیحات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، نویں فہرست بند میں مندرجہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے کسی ایکٹ اور دستور العمل کا اور ان کی توضیحات میں سے کسی توضیح کا اس بنا پر کہ ایسا ایکٹ، دستور العمل یا توضیح اس حصہ کی توضیحات سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یا اس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے، باطل ہونا یا کبھی بھی باطل ہونا متصور نہ ہو گا اور اس کے مغائر کسی عدالت یا ٹریبونل کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے باوجود مذکورہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے ہر ایک ایکٹ اور دستور العمل کسی باختیار مجلس قانون ساز کے ان کو منسوخ کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کے اختیار کے تابع نافذ رہے گا۔

31 ج- دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، کسی قانون کا جو حصہ 4 میں قلم بند جملہ یا کسی اصول کو حاصل کرنے سے متعلق ریاست کی حکمت عملی کو رو بہ عمل لائے، اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ

بعض ہدایتی اصولوں
کو رو بہ عمل لانے
والے قوانین کا تحفظ۔

ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے متناقض ہے یا ان کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے اور کسی ایسے قانون پر جس میں یہ قرار دیا جائے کہ وہ ایسی حکمت عملی کو رو بہ عمل لانے کے لیے ہے، اس بنا پر، کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا کہ وہ ایسی حکمت عملی کو رو بہ عمل نہیں لاتا:

بشرطیکہ جب ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز بنائے تو اس دفعہ کی توضیحات کا اس پر اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ ایسے قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل ہوئی ہو۔

31-د- (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

آئینی چارہ کار کا حق

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لیے چارہ کار۔

32-(1) اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کو نافذ کرنے کے لیے مناسب کارروائی کے ذریعہ سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کے حق کی ضمانت دی جاتی ہے۔

(2) سپریم کورٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے ہدایات یا احکام یارٹ، جن میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تا کیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور رٹ مسل طلبی کی نوعیت کے رٹ داخل ہیں، ان میں جو بھی مناسب ہو، اجرا کرے۔

(3) سپریم کورٹ کے فقرات (1) و (2) کے ذریعہ عطا کیے ہوئے اختیارات کو مضرت پہنچائے بغیر، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی دوسری عدالت کو اپنے اختیار سماعت کے مقامی حدود کے اندر ان جملہ

اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو، جو سپریم کورٹ فقرہ (2) کے تحت استعمال کر سکتی ہے، استعمال کرنے کا اختیار دے سکے گی۔

(4) بجز اس کے کہ آئین میں دیگر طور پر توضیح ہو، اس حق کو، جس کی اس دفعہ میں ضمانت دی گئی ہے، معطل نہیں کیا جائے گا۔

32 الف۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

33- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کر سکے گی کہ اس حصہ کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کس حق کی بابت —

(الف) مسلح افواج کے اراکین؛ یا

(ب) ان افواج کے اراکین جن پر امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے؛ یا

(ج) سراغ رسانی یا جوابی سراغ رسانی کے مقاصد کے لیے مملکت کے قائم کردہ کسی بیورو یا دیگر تنظیم میں ملازم اشخاص؛ یا

(د) فقرہ جات (الف) تا (ج) میں محولہ کسی فوج، بیورو یا تنظیم کے مقاصد کے لیے قائم کیے ہوئے مواصلاتی نظام میں یا اس سے متعلق ملازم اشخاص،

پر اطلاق کرنے میں کس حد تک پابندی لگائی جائے یا اس کو ساقط کیا جائے تاکہ ان کے فرائض کی مناسب انجام دہی اور ان میں نظم و ضبط کے قائم رہنے کا یقین ہو جائے۔

34- اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیحات میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی شخص کو جو یونین یا کسی ریاست کی ملازمت میں ہو یا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسے فعل کے متعلق جو اس نے بھارت کے علاقہ کے کسی رقبہ میں، جہاں مارشل لانا نافذ تھا، امن قائم رکھنے یا بحال کرنے کے سلسلہ میں کیا ہو، ذمہ داری سے بری کر سکے گی یا ایسے رقبہ میں مارشل لا کے تحت صادر کیے ہوئے کسی

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں افواج پر ان کے اطلاق کی نسبت رد و بدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لانا نافذ ہو۔

حکم، سزا، عائد کی ہوئی سزا، ضبطی کے لیے دیے ہوئے حکم یا کیے ہوئے دیگر فعل کو جائز قرار دے سکے گی۔

35- اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —
(الف) پارلیمنٹ کو —

اس حصہ کی توضیحات
کو نافذ کرنے کے
لیے قانون سازی۔

(i) ان امور میں سے کسی کے متعلق جن کی دفعہ 16 کے فقرہ (3)، دفعہ 32 کے فقرہ (3)، دفعہ 33 اور دفعہ 34 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ توضیح کی جاسکے؛

(ii) ان افعال کی سزا مقرر کرنے کے لیے جو اس حصہ کے تحت جرائم قرار دیے جائیں،

قانون بنانے کا اختیار ہو گا اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار نہ ہو گا اور پارلیمنٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، ذیلی فقرہ (2) میں متذکرہ افعال کی بابت سزا مقرر کرنے کے لیے قوانین بنائے گی۔

(ب) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ کوئی قانون جو فقرہ (الف) کے ذیلی فقرہ (i) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ہو یا جس میں اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ii) کے متذکرہ کسی فعل کی بابت سزا کی توضیح ہو ایسی قیود اور ایسی تطبیق اور رد و بدل کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کیے جائیں، پارلیمنٹ کے اس کو تبدیل یا منسوخ یا اس میں ترمیم کرنے تک نافذ رہے گا۔

تشریح۔ اس دفعہ میں اصطلاح ”نافذ قانون“ کے وہی معنی ہیں جو اس کے دفعہ 372 میں ہیں۔

حصہ 4

مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

36- اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف

تعریف۔

ہو، ”مملکت“ کے وہی معنی ہیں جو حصہ 3 میں ہیں۔

37- اس حصہ میں مندرجہ توضیحات کو کوئی عدالت نافذ نہ کر سکے گی لیکن اس کے باوجود وہ اصول جو اس میں قلمبند کیے گئے ہیں، ملک کی حکمرانی کے لیے بنیادی ہیں اور مملکت کا فرض ہو گا کہ قوانین بنانے میں ان اصولوں کا اطلاق کرے۔

اس حصہ میں مندرجہ
اصولوں کا اطلاق۔

38- (1) مملکت، ایسے سماجی نظام کو، جس میں قومی زندگی کے سب ادارے سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف سے بہرہ ور ہوں، جہاں تک اس سے ہو سکے، مکمل طور پر قائم اور محفوظ کر کے لوگوں کی بہبودی کو فروغ دینے میں کوشاں رہے گی۔

مملکت لوگوں کی
بہبودی کے فروغ کے
لیے سماجی نظام قائم
کرے گی۔

(2) مملکت، خصوصی طور پر نہ صرف افراد کے مابین بلکہ مختلف علاقوں کے رہنے والے یا مختلف پیشوں میں کام کرنے والے اشخاص کے مابین آمدنی میں عدم توازن کم کرنے کی کوشش کرے گی نیز حیثیت، سہولتوں اور مواقع میں عدم توازن ختم کرنے کا اقدام کرے گی۔

39- مملکت، اپنی حکمت عملی کو خاص طور سے اس امر کے اطمینان کے لیے عمل میں لائے گی کہ —

حکمت عملی کے بعض
اصول جن پر مملکت
عمل کرے گی۔

(الف) مرد اور عورت سب شہریوں کو مساوی طور پر معقول

ذرائع معاش کا حق حاصل ہو؛

(ب) قوم کے ماڈی وسائل کی ملکیت اور ان پر نگرانی کی اس طرح تقسیم ہو جس سے حتی المقدور عام بھلائی مقصود ہو؛

(ج) معاشی نظام اس طرح نہ چلایا جائے جس سے دولت اور پیداوار کے ذرائع ایک جگہ جمع ہو کر عوام کے لیے مضرت رساں ہوں؛

(د) عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے مساوی کام کے لیے مساوی یافت ہو؛

(ه) کام گر مردوں اور عورتوں کی صحت، طاقت اور بچوں کی کم سنی سے بے جا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور شہری، معاشی ضرورت سے ایسے حرفے میں جانے پر مجبور نہ ہوں جو ان کی عمر یا طاقت کے لیے نامناسب ہوں؛

(و) بچوں کو صحت مند طریقے سے اور آزاد و پر وقار ماحول میں پڑھنے کے مواقع اور سہولتیں فراہم کی جائیں اور بچپن اور جوانی میں استحصال اور اخلاقی و ماڈی بے اعتنائی سے انہیں محفوظ رکھا جائے۔

مساویانہ انصاف اور
مفت قانونی امداد۔

39 الف۔ مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ قانونی نظام پر ایسا عملدرآمد ہو جس سے مساوی مواقع فراہم کرتے ہوئے انصاف کو فروغ ہو اور بالخصوص مناسب قانون سازی سے یا اسکیمیں مرتب کر کے یا کسی دیگر طریقے سے مفت قانونی امداد اس طرح فراہم کی جائے جس سے اس امر کا تین ہو کہ معاشی یا دیگر نااہلیوں کی بنا پر کسی شہری کو انصاف حاصل کرنے کے حق سے محروم نہیں رکھا گیا ہے۔

گرام پنچایتوں کی
تنظیم۔

40۔ مملکت، گرام پنچایتوں کو منظم کرنے کے لیے تدابیر اختیار کرے گی اور ان کو ایسے اختیارات و اقتدار دے گی جو حکومت خود اختیاری کی اکائیوں کی حیثیت سے کار منصبی انجام دینے کے لیے ضروری ہوں۔

41- مملکت اپنی معاشی گنجائش و ترقی کی حدود میں، کام پانے، تعلیم حاصل کرنے نیز بے روزگاری، پیرانہ سالی، بیماری اور معذوری اور ناروا حاجت کی دوسری صورتوں میں سرکاری امداد پانے کا حق حاصل کرنے کی ضمانت دینے کے لیے موثر توجیح کرے گی۔

42- مملکت، کام کرنے کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات نیز امداد زچہ کی نسبت ضمانت دینے کے لیے توجیح کرے گی۔

43- مملکت مناسب قانون سازی یا معاشی تنظیم کے ذریعے یا کسی دوسرے طریقہ سے، زرعی، صنعتی یا کوئی دوسرا کام کرنے والے سب کام گروں کے لیے کام اور قابل گزارہ اجرت دلانے اور کام کے ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرے گی جن سے بہتر معیار زندگی اور فرصت اور سماجی اور ثقافتی ترقی کے لیے سازگار حالات سے پورا پورا استفادہ کرنے کی ضمانت ہو اور خاص طور سے مملکت گھریلو صنعتوں کو دیہی رقبوں میں انفرادی یا امداد باہمی کی بنا پر ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔

43 الف- مملکت مناسب قانون سازی کے ذریعے یا کسی دیگر طریقے سے، ایسے اقدامات کرے گی جن سے کسی صنعت سے وابستہ کاروباری اداروں، کارخانوں، یاد گیر تنظیموں کے انتظامیہ میں کام کرنے والے اشخاص کے اشتراک کی ضمانت ہو۔

44- مملکت یہ کوشش کرے گی کی بھارت کے پورے علاقہ میں شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ کی ضمانت ہو۔

بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔

کام کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توجیحات۔

کام گروں کے لیے قابل گزارہ اجرت وغیرہ۔

صنعتوں کے انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔

شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ۔

چھ سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم کی توضیح۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔

غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔

زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔

ماحول کو سازگار بنانا اور سنوارنا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔

قومی اہمیت کی یادگاروں اور مقامات اور اشیاء کی حفاظت۔

45- مملکت، سبھی بچوں کے لیے چھ سال کی عمر پوری کرنے تک شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم دینے کے لئے توضیح کرنے کی کوشش کرے گی۔

46- مملکت خاص توجہ کے ساتھ عوام کے زیادہ کمزور طبقوں اور خاص طور سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دے گی اور ان کو سماجی ناانصافی اور ہر قسم کے استحصال سے بچائے گی۔

47- مملکت، اپنے لوگوں کی غذائیت کی سطح اور معیار زندگی کو بلند کرنا اور صحت عامہ کو ترقی دینا اپنے اولین فرائض میں شمار کرے گی اور خاص طور سے مملکت اس امر کی کوشش کرے گی کہ طبی اغراض کے سوانشہ آور مشروبات اور مضر صحت مفرد ادویہ کے استعمال کی ممانعت کرے۔

48- مملکت، زراعت اور افزائش حیوانات کی جدید اور سائنسی طریقوں پر تنظیم کرنیکی کوشش کرے گی اور خاص طور سے گائیوں اور پھٹروں اور دیگر دودھ دینے والے اور بار بردار مویشیوں کی نسل کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے اور ان کو ذبح کرنے کی ممانعت کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔

48الف- مملکت کی یہ کوشش ہوگی کہ ماحول کو سازگار بنائے رکھے اور اس میں سدھار لائے نیز ملک کے جنگلات اور اس کے جنگلی جانوروں کا تحفظ کرے۔

49- مملکت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ فن کارانہ تاریخی دلچسپی کی ہر ایسی یادگار یا مقام یا شے کو جسے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت قومی اہمیت کی ہونا قرار دے، خراب ہونے، شکل بگڑنے، تلف ہونے، ہٹائے جانے، منتقل کیے جانے یا برآمد ہونے سے، جیسی

کہ صورت ہو، بجائے۔

50- مملکت اپنی سرکاری ملازمتوں میں عدلیہ کو عاملہ سے علاحدہ کرنے لیے اقدامات کرے گی۔

51- مملکت کی کوشش ہوگی کہ وہ —

(الف) بین الاقوامی امن اور سلامتی کو فروغ دے؛

(ب) قوموں کے درمیان منصفانہ اور باعزت تعلقات قائم رکھے؛

(ج) منظم اقوام کے باہمی معاملات میں بین الاقوامی قانون اور عہد نامہ کے وجوب کے احترام کو بڑھائے اور قائم رکھے؛ اور

(د) بین الاقوامی تنازعات کو ثالثی کے ذریعے طے کرنے کی حوصلہ افزائی کرے۔

عدلیہ کی عاملہ سے
علاحدگی۔

بین الاقوامی امن
وسلامتی کا فروغ۔

حصہ 4 الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض۔

- 51 الف۔ بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ —
- (الف) آئین پر کار بند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛
- (ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛
- (ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سلیمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛
- (د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛
- (ه) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛
- (و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛
- (ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے؛
- (ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) سرکاری جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛
 (ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے
 کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے
 میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) اگر والدین یا ولی ہے، چھ سے چودہ سال تک کی عمر
 والے اپنے بچوں یا وارڈ، جیسی کہ صورت ہو، کے لیے تعلیم کے
 مواقع فراہم کرے۔

حصہ 5

یونین

باب 1-عاملہ

صدر اور نائب صدر

- 52- بھارت کا ایک صدر ہو گا۔
بھارت کا صدر۔
- 53-(1) یونین کا عاملانہ اختیار صدر میں مرکوز ہو گا اور وہ اس کو
یونین کا عاملانہ اختیار۔
اس آئین کے مطابق بلا واسطہ یا اپنے ماتحت عہدہ داروں کی وساطت
سے استعمال کرے گا۔
- (2) متذکرہ بالا توضیح کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، یونین
کی دفاعی افواج کی اعلیٰ کمان صدر میں مرکوز ہو گی اور اس کا استعمال
قانون کے ذریعہ منضبط ہو گا۔
- (3) اس دفعہ میں —
- (الف) کسی امر کا ایسے کارہائے منصبی کو، جو کسی موجودہ قانون
سے کسی ریاست کی حکومت یا دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہیں، صدر
کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا
- (ب) کوئی امر مانع نہ ہو گا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے صدر
کے سوا دوسرے حکام کو کار منصبی عطا کرے۔
- 54- صدر کا انتخاب ایسی انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے جو
صدر کا انتخاب۔
مشتمل ہو گی —
- (الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان پر؛

(ب) ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے منتخب ارکان پر۔
تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 55 میں ”ریاست“ میں دہلی قومی
راجدھانی علاقہ اور پڈوچیری یونین علاقہ شامل ہے۔

55-(1) جہاں تک عملاً ممکن ہو، صدر کے انتخاب میں مختلف
ریاستوں کی نمائندگی کی شرح کے تناسب میں یکسانیت ہوگی۔

صدر کے انتخاب کا
طریقہ۔

(2) ریاستوں کے مابین ایسی یکسانیت نیز بہ حیثیت مجموعی
ریاستوں اور یونین میں برابری قائم رکھنے کے لیے اتنے ووٹوں کی
تعداد کا تعین، جو پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا ہر
منتخب رکن ایسے انتخاب میں ووٹ دینے کا مستحق ہے، حسب ذیل
طریقہ سے کیا جائے گا۔

(الف) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر ایک منتخب رکن
کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جتنے ایک ہزار کے حاصل ضرب اس
خارج قسمت میں ہوں جو اس ریاست کی آبادی کو قانون ساز اسمبلی
کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں؛

(ب) اگر ایک ہزار کے مذکورہ حاصلات ضرب منہا کرنے کے
بعد بقایا پانچ سو سے کم نہ ہو تو ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ ہر شخص
کے ووٹ میں ایک ووٹ کا مزید اضافہ کیا جائے گا؛

(ج) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس
اتنے ووٹ ہوں گے جو ذیلی فقرات (الف) و (ب) کے تحت ریاستوں
کی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو دیے ہوئے کل ووٹوں کو
پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم
کرنے سے حاصل ہوں جن سے ایسے کسرات جو نصف سے زائد
ہوں ایک شمار ہوں گے اور باقی کسرات نظر انداز کیے جائیں گے۔

(3) صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ
کے اصول کے مطابق ہو گا اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہوگی۔

تشریح۔ اس دفعہ میں اصطلاح ”آبادی“ سے ایسی آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری کے وقت کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں، 1971 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

صدر کے عہدے کی
مدت۔

56-(1) صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر برقرار رہے گا۔
بشرطیکہ —

(الف) صدر، نائب صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر دفعہ 61 میں وضع کیے گئے طریقہ سے اتہام بد نظمی کے ذریعے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا؛
(ج) صدر، اپنی مدت منقضی ہو جانے کے باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر برقرار رہے گا۔

دوبارہ منتخب ہونے
کی اہلیت۔

(2) فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے فقرہ (الف) کے تحت نائب صدر کو موسومہ کوئی استعفیٰ نائب صدر، فوراً لوک سبھا کے اسپیکر کو بھیجے گا۔
57- کوئی شخص جو بحیثیت صدر عہدے پر ہو یا رہا ہو، اس آئین کی دیگر توضیحات کے تابع اس عہدے پر دوبارہ منتخب ہونے کا اہل ہو گا۔

بہ حیثیت صدر منتخب
ہونے کی اہلیتیں۔

58-(1) کوئی شخص بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز اس کے کہ —

(الف) بھارت کا شہری ہو،

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو، اور

(ج) لوک سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت

رکھتا ہو۔

(2) کوئی شخص بحیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہو۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے، کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہونا محض اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین کا صدر، نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔
59-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کارکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کارکن صدر منتخب ہو جائے تو اس کا بحیثیت صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہو گا۔

صدر کے عہدے کی
شرائط۔

(2) صدر کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہو گا۔
(3) صدر، بغیر کرایہ دیے ہوئے اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہو گا اور ایسے مشاہرہ، الاؤنسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ان کی بابت اس طور سے توضیح ہونے تک وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔
(4) صدر کے مشاہرہ اور الاؤنس اس کے عہدے کی مدت کے دوران کم نہ کیے جائیں گے۔

60- ہر صدر اور ہر وہ شخص جو صدر کی حیثیت سے کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے بھارت کے اعلیٰ جج یا اس کی غیر حاضری میں سپریم کورٹ کے ایسے سب سے سینئر جج کے روبرو، جو حاضر ہو، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا

صدر کا حلف یا اقرار
صالح۔

یا اقرار صالح کرے گا اور دستخط کرے گا، یعنی -

”میں الف..... ب..... خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے صدر کے عہدے کے فرائض (یا صدر کے کارہائے منصبی) کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور بھارت کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا۔“

صدر پر اتہام بد نظمی
کا طریقہ۔

61-(1) جب آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر صدر پر اتہام بد نظمی لگانا ہو تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کوئی ایوان اتہام لگائے گا۔

(2) کوئی ایسا اتہام نہیں لگایا جائے گا بجز اس کے کہ —

(الف) ایسا اتہام لگانے کی تجویز ایک ایسی قرارداد میں درج ہو جس کو اس ایوان کے کل ارکان کی تعداد کے کم سے کم ایک چوتھائی ارکان کے دستخط سے اس قرارداد کو پیش کرنے کے اپنے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دینے کے بعد پیش کیا گیا ہو؛ اور
(ب) ایسی قرارداد اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہوئی ہو۔

(3) جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان نے ایسا اتہام لگایا ہو تو دوسرا ایوان اس اتہام کی تفتیش کرے گا یا کروائے گا اور صدر کو ایسی تفتیش میں حاضر رہنے اور اپنی نمائندگی کرانے کا حق ہو گا۔

(4) اگر اس تفتیش کے نتیجے میں اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے، جس نے اتہام کی تفتیش کی تھی یا کروائی تھی، قرارداد منظور ہو جس میں یہ قرار دیا جائے کہ صدر

کے خلاف لگایا ہوا اتہام ثابت ہو چکا ہے تو ایسی قرارداد، اس کے اس طرح منظور ہونے کی تاریخ سے صدر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرانے کا اثر رکھے گی۔

62-(1) صدر کے عہدہ کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے جو انتخاب اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے ہو گا اس کی تکمیل اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کر لی جائے گی۔

(2) جب صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یاد دیگر طور پر خالی ہو جائے تو اس کو پر کرنے کے لیے انتخاب جگہ خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو، اور ہر حالت میں جگہ خالی ہونے سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے سے پہلے ہو گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے منتخب ہو گا وہ دفعہ 56 کی توضیحات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔

63- بھارت کا ایک نائب صدر ہو گا۔

64- نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا اور کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس عرصہ کے دوران جب نائب صدر دفعہ 65 کے تحت بہ حیثیت صدر کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، وہ راجیہ سبھا کے میر مجلس کے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے گا اور نہ دفعہ 97 کے تحت راجیہ سبھا کے میر مجلس کو واجب الادا کسی یافت یا الاؤنس کا مستحق ہو گا۔

65-(1) صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ، علاحدگی کی وجہ سے یاد دیگر طور پر خالی ہو جانے کی صورت میں نائب صدر، اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے اس باب کی توضیحات کے بموجب منتخب کیے ہوئے نئے صدر کے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ تک، بہ حیثیت

صدر کی خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقہ خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

بھارت کا نائب صدر۔
نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔

صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا

یا اس کے کارہائے
منصبی انجام دے گا۔

صدر کام کرے گا۔

(2) جب صدر غیر حاضری، بیماری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس کے عہدہ پر رجوع ہونے کی تاریخ تک اس کے کارہائے منصبی نائب صدر انجام دے گا۔
(3) نائب صدر کو اس دوران میں اور اس مدت کی بابت جب تک وہ اس طرح صدر کی حیثیت سے کام کرے یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے، صدر کے تمام اختیارات اور تحفظات حاصل رہیں گے اور وہ ان مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں ایسی توضیح ہونے تک ایسے مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

نائب صدر کا انتخاب۔

66-(1) نائب صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بہ ذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان پر مشتمل ایک انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہو گی۔

(2) نائب صدر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کارکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا کوئی رکن نائب صدر منتخب ہو تو اس کا اس ایوان میں اپنی نشست، نائب صدر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(3) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز

اس کے کہ وہ —

(الف) بھارت کا شہری ہو؛

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو؛ اور

(ج) راجیہ سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(4) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہو۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر محض اس وجہ سے فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین کا صدر یا نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

67- نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:
بشرطیکہ —

نائب صدر کے
عہدے کے مدت۔

(الف) نائب صدر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) نائب صدر اس کے عہدے سے راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ علاحدہ کیا جاسکے گا جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل اراکین کی اکثریت سے منظور ہو اور جس سے لوک سبھا نے اتفاق کیا ہو لیکن اس فقرہ کی اغراض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ ہو گی بجز اس کے کہ اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دی گئی ہو؛

(ج) نائب صدر اپنی مدت منقضی ہو جانے کی باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

68-(1) اس انتخاب کو، جو نائب صدر کے عہدے کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے خالی جگہ پر کرنے کے لیے ہو، اس مدت

نائب صدر کی خالی جگہ
کو پُر کرنے کے لیے

انتخاب منعقد کرنے کا
وقت اور تفاقہ خالی جگہ
کو پُر کرنے کے لیے
منتخب کیے ہوئے شخص
کے عہدے کی مدت۔

نائب صدر کا حلف یا
اقرار صالح۔

کے منقضي ہو جانے سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔
(2) نائب صدر کے ایسے عہدے کو جو اس کی وفات، استعفیٰ یا
علاحدگی کی وجہ سے یاد گیر طور پر خالی ہو جائے، پُر کرنے کے لیے
انتخاب، جگہ کے خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو منعقد کیا
جائے گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو وہ
دفعہ 67 کی توضیحات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال
کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔
69- ہر نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے
شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، حسب ذیل
نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط
کرے گا، یعنی —

”میں الف۔ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر، جو قانون کے بموجب طے پایا ہے،
اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور وفاداری سے وہ
فرائض انجام دوں گا جن سے میں عہدہ برآہونے جا رہا ہوں۔“

دیگر اتفاقی حالات میں،
صدر کے کارہائے
منصبی انجام دینا۔

70- کسی ایسی اتفاقی حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی
توضیح نہیں ہے، پارلیمنٹ صدر کے کارہائے منصبی انجام دینے کے
لیے ایسی توضیح کر سکتی ہے جو وہ مناسب خیال کرے۔

صدر یا نائب صدر کے
انتخاب کی بابت یا اس
سے منسلک امور۔

71-(1) صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس کے سلسلے
میں پیدا ہونے والے تمام شکوک اور نزاعات کی چھان بین سپریم
کورٹ کرے گی اور ان پر فیصلہ صادر کرے گی جو کہ حتمی ہو گا۔
(2) اگر سپریم کورٹ بحیثیت صدر یا نائب صدر کسی شخص کے
انتخاب کو باطل قرار دے تو صدر یا نائب صدر کے، جیسی بھی صورت
ہو، عہدے کے اختیارات یا فرائض کے استعمال یا انجام دہی میں، سپریم

کورٹ کے فیصلہ کی تاریخ پر یا اس سے پہلے، اس کے کیے گئے افعال اس فیصلہ کی رو سے کالعدم نہیں ہو جائیں گے۔
(3) اس آئین کی توضیحات کے تابع پارلیمنٹ بذریعہ قانون صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس سے منسلک کسی امر کو منضبط کر سکے گی۔

(4) کسی شخص کی بحیثیت صدر یا نائب صدر انتخاب پر اس وجہ سے اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اسے منتخب کرنے والی انتخابی جماعت کے ارکان کے مابین کوئی جگہ خالی ہے، چاہے وہ کسی بھی وجہ سے ہو۔
72-(1) صدر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کی سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو۔

صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

(الف) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا فوجی عدالت دے؛

(ب) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا ایسے جرم کے لیے ہو جو کسی ایسے امر کی بابت قانون کے خلاف ہو جو یونین کے عاملانہ دائرہ اختیار سے متعلق ہو؛

(ج) ان سب مقدمات میں جہاں حکم سزا حکم سزائے موت ہو۔
(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر یونین کی مسلح افواج کے کسی عہدہ دار کے اس اختیار کو متاثر نہ کرے گا جو اسے قانون نے فوجی عدالت کے دیے ہوئے حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے عطا کیا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی ریاست کے گورنر کے ایسے اختیار کو متاثر نہ کرے گا جسے وہ نافذ الوقت قانون کے تحت حکم سزائے موت کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

یونین کے عاملانہ
اختیار کی وسعت۔

73-(1) اس آئین کی توضیحات کے تابع، یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت مندرجہ ذیل تک ہوگی -
(الف) ان امور پر جن کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار ہے؛ اور

(ب) ایسے حقوق، اختیار اور اختیار سماعت کے استعمال پر جن کو بھارت کی حکومت کسی عہد نامہ یا اقرار نامہ کی رو سے استعمال کر سکتی ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ عاملانہ اختیار، سوائے اس کے جس کی اس آئین میں یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون میں صراحت سے توضیح ہو، کسی ریاست میں ان امور سے متعلق نہ ہو گا جن کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی قوانین بنانے کا اختیار ہے۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیح نہ کرے، کوئی ریاست اور کسی ریاست کا کوئی عہدہ دار یا حاکم اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، ان امور میں جن کے متعلق پارلیمنٹ کو اس ریاست کے لیے قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایسے عاملانہ اختیار یا کارہائے منصبی کا استعمال کرتا رہے گا جو ایسی ریاست یا اس کا عہدہ دار یا حاکم اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال کر سکتا تھا۔

وزیروں کی کونسل

صدر کی معاونت اور
مشورے کے لیے
وزیروں کی کونسل۔

74-(1) وزراء کی ایک کونسل، جس کا سربراہ وزیراعظم ہوگا، صدر جمہوریہ کی معاون و مشیر ہوگی جب کہ صدر جمہوریہ اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے وقت اس کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے:

بشرطیکہ صدر وزیروں کی کونسل کو اپنے مشورے پر، خواہ عام طور پر یا دیگر طور پر، دوبارہ غور کرنے کو کہہ سکے گا اور صدر اس

طرح دوبارہ غور کے بعد پیش کیے گئے مشورے کے مطابق کارروائی کرے گا۔

(2) اس سوال کی کہ آیا کوئی مشورہ وزیروں نے صدر کو دیا اگر دیا تو کیا مشورہ دیا، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہو گی۔

75-(1) وزیراعظم کا تقرر صدر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر صدر وزیراعظم کے مشورہ سے کرے گا۔

(1 الف) وزیروں کی کونسل میں وزیراعظم سمیت وزیروں کی کل تعداد لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کے 15 فیصد سے زائد نہیں ہو گی۔

(ب) کسی سیاسی جماعت کا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا 2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی میعاد عہدہ ختم ہو گی یا جہاں وہ ایسی میعاد کے ختم ہونے کے قبل پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے لیے انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہو گا۔

(2) وزیراعظم کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(3) وزیروں کی کونسل لوک سبھا کے روبرو اجتماعی طور پر جو ابدہ ہو گی۔

(4) کسی وزیر کو اس کا کام شروع کرنے سے قبل، صدر عہدے اور رازداری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس مقصد سے تیسرے فہرست بند میں دیے گئے ہیں۔

(5) کوئی وزیر جو متواتر چھ ماہ کی کسی مدت تک پارلیمنٹ کے

وزیروں سے متعلق
دیگر توضیحات۔

دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا رکن نہ ہو، اس مدت کے منقضي ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(6) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعے تعین کرے اور پارلیمنٹ کے ایسا تعین کرنے تک ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

بھارت کا اٹارنی جنرل

بھارت کا اٹارنی جنرل۔

76-(1) صدر کسی ایسے شخص کا، جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہو، بھارت کے اٹارنی جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2) اٹارنی جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ حکومت بھارت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جن کے لئے وقتاً فوقتاً صدر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کا رہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گئے ہوں۔

(3) اپنے فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں اٹارنی جنرل کو بھارت کے علاقہ کی سب عدالتوں میں پیروی کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

(4) اٹارنی جنرل اپنے عہدہ پر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا مختار پائے گا جتنا صدر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

بھارت کی حکومت
کے کام کا طریقہ۔

77-(1) حکومت بھارت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا صدر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2) ایسے احکام اور دیگر نوشتے جو صدر کے اختیار سے صادر اور

تکمیل کیے جائیں ایسے طریقے سے مستند کیے جائیں گے جن کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو صدر بنائے گا اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ ہو گا کہ وہ صدر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) صدر حکومت بھارت کے کاروبار کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور مذکورہ کاروبار وزیروں کے سپرد کرنے کے لیے قواعد بنائے گا۔

x x x

78- وزیراعظم کا فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) صدر کو یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات مہیا کرے جو صدر طلب کرے؛ اور
(ج) اگر صدر ایسا ضروری خیال کرے تو وزیرا کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر جس پر کونسل نے غور نہ کیا ہو۔

صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیراعظم کے فرائض۔

باب 2- پارلیمنٹ

عام

79- یونین کے لیے ایک پارلیمنٹ ہو گی جو صدر اور دو ایوانوں پر مشتمل ہو گی جن کو علی الترتیب راجیہ سبھا اور لوک سبھا کہا جائے گا۔

80- راجیہ سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی —
(الف) بارہ ارکان جن کو صدر فقرہ (3) کی توضیحات کے مطابق

پارلیمنٹ کی تشکیل۔

راجیہ سبھا کی بناوٹ۔

نامزد کرے گا؛ اور

(ب) ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندے جو دو سواڑتیس سے زیادہ نہ ہوں گے۔

(2) راجیہ سبھا میں ان نشستوں کی تخصیص، جو ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندوں سے پُر کی جائیں گی، ان توضیحات کے مطابق ہوگی جو اس بارے میں چوتھے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3) وہ ارکان جن کو صدر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت نامزد کرے گا ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علم یا عملی تجربہ حاصل ہو، یعنی:۔

ادب، سائنس، فن اور سماجی خدمت۔

(4) راجیہ سبھا میں ہر ریاست کے نمائندوں کا انتخاب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخب کیے ہوئے ارکان تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق کریں گے۔

(5) راجیہ سبھا میں یونین علاقوں کے نمائندے اس طریقہ سے چنے جائیں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کرے۔

لوک سبھا کی بناوٹ۔

81-(1) دفعہ 331 کی توضیحات کے تابع لوک سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی —

(الف) ریاستوں میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلاواسطہ منتخب کیے ہوئے ارکان جو پانچ سو تیس سے زیادہ نہ ہوں گے، اور

(ب) یونین علاقوں کی نمائندگی کے لیے زیادہ سے زیادہ بیس ارکان جو ایسے طریقہ سے منتخب کیے جائیں گے جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیح کرے۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے، —

(الف) لوک سبھا میں ہر ریاست کو نشستیں اس طریقہ سے دی جائیں گی کہ اس تعداد اور ریاست کی آبادی میں تناسب، جہاں تک ہو سکے، سب ریاستوں میں یکساں ہو؛ اور

(ب) ہر ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم ہوگی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو دی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، پوری ریاست میں یکساں ہو:

بشرطیکہ اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (الف) کی توضیحات کا اطلاق لوک سبھا کی نشستوں کی تقسیم کی غرض سے کسی ریاست پر نہ ہو گا جب تک اس ریاست کی آبادی ساٹھ لاکھ سے متجاوز نہ ہو جائے۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ”آبادی“ سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں یہ متصور ہو گا کہ، —

(i) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) اور اس فقرہ کے شرطیہ فقرہ کی اغراض کے لئے 1971 کی مردم شماری کا حوالہ ہے؛ اور
(ii) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) کی اغراض کے لئے 2001 کی مردم شماری کا حوالہ ہے۔

82- ہر مردم شماری کی تکمیل پر لوک سبھا میں ریاستوں کو دی جانے والی نشستوں کی اور ہر ریاست کی علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعہ قانون معین کرے:

ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے لوک سبھا میں نمائندگی اس وقت کے موجودہ ایوان کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہو گی:

نیز شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب ایسی تاریخ سے موثر ہو گی جس کی صدر جمہوریہ بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسے مکرر ترتیب کے موثر ہونے تک ایوان کا کوئی انتخاب ایسی ترتیب نو سے پہلے موجود علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس دفعہ کے تحت، —

(i) ریاستوں کو لوک سبھا میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ نشستوں کو مختص کرنے کی؛ اور

(ii) ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے، مکرر ترتیب ضروری نہ ہو گی۔

پارلیمنٹ کے ایوانوں
کی مدت۔

83-(1) راجیہ سبھا توڑی نہ جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو اس کے ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے ان توضیحات کے مطابق سبکدوش ہو جائیں گے جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے۔

(2) لوک سبھا بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کی معینہ تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور اس پانچ سال کی مدت کو مدت کے اختتام سے اس ایوان کے ٹوٹ جانے کا اثر ہو گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ نافذ نہ رہنے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔

84- کوئی شخص پارلیمنٹ میں نشست کوپڑ کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ -

پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اہلیت۔

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) راجیہ سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا اور لوک سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

85-(1) صدر وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا اجلاس، ایسے وقت اور ایسی جگہ پر جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کرے گا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔
(2) صدر وقتاً فوقتاً -

پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔

(الف) دونوں ایوانوں کو یا ان میں سے کسی ایک ایوان کو برخاست کر سکے گا،
(ب) لوک سبھا کو توڑ سکے گا۔

86-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

(2) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایوان کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق ہو، جو پارلیمنٹ میں اس وقت زیر غور ہو، خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو ایسا پیغام بھیجا جائے وہ پوری

مناسب عجلت سے اس امر پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

صدر کا خاص خطاب۔

87-(1) لوک سبھا کے ہر عام انتخاب کے بعد کے پہلے اجلاس پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر صدر، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور پارلیمنٹ کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے ہر دو ایوان کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضع کی جائے گی۔

وزرا اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

88- بھارت کے ہر وزیر اور اٹارنی جنرل کو ہر دو ایوان میں، ان ایوانوں کی مشترکہ نشست میں اور پارلیمنٹ کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا، مگر اس دفعہ کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہ ہوگا۔

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

راجیہ سبھا کا میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

89-(1) بھارت کا نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہوگا۔

(2) راجیہ سبھا، جس قدر جلد ہو سکے، راجیہ سبھا کے کسی رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، راجیہ سبھا کسی دوسرے رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی۔

نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

90- کوئی رکن جو راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو—

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ راجیہ سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت میر مجلس کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا: اور

(ج) راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد سے، جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرارداد پیش نہ ہوگی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

91-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو یا اس مدت کے دوران جب نائب صدر، صدر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو، اس عہدہ کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو راجیہ سبھا کا ایسا کن انجام دے گا جس کا صدر، اس غرض سے تقرر کرے۔

نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔

(2) راجیہ سبھا کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا راجیہ سبھا کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص جس کا تعین راجیہ سبھا کرے، بہ حیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

92-(1) راجیہ سبھا کی کسی نشست کی اس وقت جب نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 91 کے فقرہ (2) کی توضیحات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر

میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب راجیہ سبھا میں نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس کو راجیہ سبھا میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا لیکن دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اسے ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر ووٹ دینے کا بالکل حق نہ ہو گا۔

لوک سبھا کا اسپیکر اور
نائب اسپیکر۔

93- لوک سبھا جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے دو ارکان کو ترتیب وار اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے، کسی دیگر رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر
کے عہدہ کا خالی ہونا،
اس سے استعفیٰ اور
علاحدگی۔

94- کوئی رکن جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو۔

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ لوک سبھا کا رکن نہ رہے؛
(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن اسپیکر ہے تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہے تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) لوک سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ، جو اس ایوان کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہیں کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب بھی لوک سبھا توڑ دی جائے تو اسپیکر اپنا عہدہ لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کے پہلے اجلاس کے عین قبل تک خالی نہ کرے گا۔

95-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو اس عہدہ کے فرائض نائب اسپیکر، یا اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو لوک سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔
(2) لوک سبھا کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیری حاضری میں نائب اسپیکر، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اس ایوان کے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ تعین ہو، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص، جس کا تعین وہ ایوان کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

96- لوک سبھا کی کسی نشست کی، اس وقت جب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، اسپیکر یا جب نائب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، نائب اسپیکر، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 95 کے فقرہ (2) کی توضیحات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب لوک سبھا میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر کو اس ایوان میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہیں ہو گا۔

97- راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا پارلیمنٹ، علی الترتیب قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس بارے میں اس طرح توضیح ہونے تک ان کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بہ حیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔

پارلیمنٹ کی معتمدی۔

98-(1) پارلیمنٹ کے ہر ایوان کا ایک علیحدہ عملہ معتمدی ہو گا: بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ہر دو ایوان کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔
(3) تا وقتیکہ فقرہ (2) کے تحت پارلیمنٹ تو ضیح نہ کرے صدر، لوک سبھا کے اسپیکر یا راجیہ سبھا کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد لوک سبھا یا راجیہ سبھا کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار
صلاح۔

99- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے
دہی، نشستوں کے
خالی ہونے کے باوجود
ایوانوں کو کام
کرنے کا اختیار اور
کورم۔

100-(1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیح ہو، ہر دو ایوانوں کی کسی نشست میں یا ایوانوں کی مشترکہ نشست میں تمام تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا اس شخص کے، جو میر مجلس یا اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان دیگر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

میر مجلس یا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کو ان کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہوگا، اور پارلیمنٹ میں کوئی کارروائی جائز ہوگی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تا وقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح کرے، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے کسی اجلاس کی تشکیل پانے کا کورم اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا سوال حصہ ہوگا۔

(4) اگر کسی ایوان کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو میر مجلس یا اسپیکر یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہوگا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کر دے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

101-(1) کوئی شخص پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہو گا اور پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے یہ توضیح کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے،

نشستوں کا خالی ہونا۔

پارلیمنٹ میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ریاست کی مجلس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے کسی رکن کی نشست فوراً خالی ہو جائے گی اگر وہ —

(الف) دفعہ 102 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) میر مجلس یا اسپیکر کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور میر مجلس یا اسپیکر نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو؛ بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یاد یگ طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضا مندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کرے گا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ہر دو ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخواست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے نا
اہلیتیں۔

102- (1) کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا —

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدہ کے سوا فائز ہو، جس کی بابت

پارلیمنٹ، نے قانون کے ذریعے قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص
نااہل نہ ہوگا؛

(ب) اگر وہ فاتر العقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا
استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، یا اس نے کسی مملکت غیر کی
شہریت رضا کارانہ حاصل کر لی ہو، یا کسی مملکت غیر سے اقرار
وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ه) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا
اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح۔ اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ
سے بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش
عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ کے کسی ایوان کارکن ہونے کے لیے
نااہل ہوگا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

103-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا
پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 102 کے فقرہ (1) میں
مندرجہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے، تو یہ معاملہ
فیصلہ کے لیے صدر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے صدر انتخابی کمیشن
کی رائے لے گا اور ایسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

104- اگر کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے
رکن کی حیثیت سے، قبل اس کے کہ وہ دفعہ 99 کے احکام کے
مطابق عمل کرے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل
نہیں ہے، یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے

ارکان کی نااہلیتوں
سے متعلق تصفیہ
طلب امور کا فیصلہ۔

دفعہ 99 کے تحت
حلف لینے یا اقرار
صالح کرنے سے پہلے
پا جب اہل نہ ہو یا نااہل
قرار دیا جائے نشست

سنجھانے اور ووٹ
دینے پر تاوان۔

کسی قانون کی توضیحات کی رو سے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے،
نشست سنبھالے یا ووٹ دے تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ
اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپیہ تاوان کا
مستوجب ہو گا جو یونین کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا
جائے گا۔

پارلیمنٹ اور اس کے ارکان کے اختیارات،

مرامات اور تحفظات

پارلیمنٹ کے ایوانوں
اور ان کے ارکان اور
کمیٹیوں کے اختیارات،
مرامات وغیرہ۔

105-(1) اس آئین کی توضیحات اور پارلیمنٹ کا طریق کار
منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، پارلیمنٹ میں
تقریر کی آزادی ہو گی۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی رکن پارلیمنٹ یا اس کی کسی کمیٹی میں کہی
ہوئی کسی بات یاد دہانی سے متعلق کسی عدالت میں
کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہو گا، اور کوئی شخص پارلیمنٹ کے ہر دو
ایوان کے اختیار سے اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا
کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہو گا۔

(3) دیگر اعتبار سے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے، اور ہر ایوان
کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مرامات اور تحفظات ایسے
ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور
اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے
ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی
دفعہ 15 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیحات کا اطلاق ان اشخاص
سے متعلق، جن کو اس آئین کی رو سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان یا اس

کی کسی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق پارلیمنٹ کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

106- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیح ہونے تک ان شروحوں سے اور ایسی شرائط پر پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

ارکان کی یافت اور
الائونس۔

قانون سازی کا طریق کار

107- (1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 109 اور 117 کی توضیحات کے تابع، کوئی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتداً پیش ہو سکے گا۔

بلوں کو پیش کرنے
اور ان کو منظور
کرنے کے بارے
میں توضیحات۔

(2) دفعات 108 اور 109 کی توضیحات کے تابع، کسی بل کا پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو پارلیمنٹ میں زیر غور ہو ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہو گا۔

(4) کوئی بل جو راجیہ سبھا میں زیر غور ہو اور لوک سبھا سے منظور نہ ہو، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہو گا۔

(5) کوئی بل جو لوک سبھا میں زیر غور ہو یا لوک سبھا سے منظور ہو کر راجیہ سبھا میں زیر غور ہو، دفعہ 108 کی توضیحات کے تابع، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

بعض حالات میں
دونوں ایوانوں کی
مشترکہ نشست۔

108-(1) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے اور دوسرے ایوان میں منتقل ہو جانے کے بعد—

(الف) دوسرے ایوان سے نامنظور ہو جائے؛ یا
(ب) دونوں ایوانوں میں اس بل میں کی جانے والی ترمیمات کے بارے میں بالآخر اختلاف رائے ہو؛ یا

(ج) دوسرے ایوان میں اس بل کے وصول ہونے کی تاریخ سے اس بل کو بلا منظوری کے چھ ماہ سے زیادہ گزر جائیں، تو بجز اس کے کہ وہ بل لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہو، صدر ایوانوں کو، اگر وہ نشست میں ہوں، پیام کے ذریعہ، اور اگر وہ نشست میں نہ ہوں تو عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، اس بل پر غور و خوض کرنے اور ووٹ دینے کی غرض سے مشترکہ نشست کرنے کے لیے انہیں طلب کرنے کے اپنے ارادہ سے مطلع کر سکے گا:
بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق رتنی بل پر نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) میں مذکورہ چھ ماہ کی کسی مدت کا شمار کرنے میں، کسی ایسی مدت کا لحاظ کیا جائے گا جس میں وہ ایوان، جس کا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) میں ذکر ہے، برخاست کیا جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

(3) جب صدر نے فقرہ (1) کے تحت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کے ارادے کی اطلاع دی ہو تو ان میں سے کوئی ایوان اس بل پر مزید کارروائی نہ کرے گا، لیکن صدر اپنے اطلاع نامے کی تاریخ کے بعد کسی وقت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس اطلاع نامہ میں صراحت کی ہوئی غرض کے لیے طلب کر سکے گا اور اگر وہ ایسا کرے تو حسبہ دونوں ایوان اجلاس کریں گے۔

(4) اگر دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست میں وہ بل ایسی ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جن پر مشترکہ نشست میں اتفاق

رائے ہو، دونوں ایوانوں کے ان کل ارکان کی اکثریت سے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں منظور ہو جائے تو اس آئین کی اغراض کے لیے اس کا دونوں ایوانوں سے منظور ہو جانا متصور ہو گا:

بشرطیکہ کسی مشترکہ نشست میں —

(الف) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے کے بعد دوسرے ایوان سے ترمیمات کے ساتھ منظور نہ ہو اور اس ایوان کو، جہاں سے اس کی ابتدا ہوئی تھی، واپس کر دیا گیا ہو تو اس بل میں سوائے ایسی ترمیمات کے (اگر کوئی ہوں) جو اس بل کے منظور ہونے میں تاخیر کی وجہ سے ضروری ہو جائیں، کسی دوسری ترمیم کی تجویز نہ کی جائے گی؛

(ب) اگر وہ بل اس طرح سے منظور ہوا ہو اور واپس کر دیا گیا ہو، تو اس بل میں صرف ان ترمیمات کی، جن کا اوپر ذکر ہے اور ایسی دیگر ترمیمات کی تجویز کی جائے گی جو ان امور سے متعلق ہوں، جن کی نسبت ایوانوں میں اتفاق رائے نہ ہو،

اور ان ترمیمات کی بابت جو اس فقرہ کے تحت پیش ہونے کے قابل ہوں، صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(5) باوجود اس کے کہ صدر کے ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کی اطلاع دینے اور اس کے انعقاد کے درمیانی عرصہ میں لوک سبھا توڑ دی گئی ہو، اس دفعہ کے تحت ایک مشترکہ نشست منعقد ہو سکے گی اور اس میں کوئی بل منظور کیا جاسکے گا۔

109-(1) رقتی بل راجیہ سبھا میں پیش نہیں ہو گا۔

(2) رقتی بل لوک سبھا سے منظور ہونے کے بعد راجیہ سبھا میں اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا اور راجیہ سبھا اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ لوک سبھا کو واپس کر دے گی اور لوک سبھا اس کے بعد

رقتی بل کے متعلق
خصوصی طریق کار۔

راجیہ سبھا کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نا منظور کر سکے گی۔

(3) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ، جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی ہو اور جن کو لوک سبھا نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(4) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے، ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی بل کو جو لوک سبھا سے منظور ہوا ہو اور راجیہ سبھا کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر لوک سبھا کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضي ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے، اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے منظور ہوا تھا۔

رقمی بل کی تعریف۔

110-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا منظور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیحات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی — (الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) بھارت کی حکومت کے رقم ادھار لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو بھارت کی حکومت نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛ (ج) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، کسی ایسے

فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛
(د) بھارت کے مجتمعه فنڈ سے رقوم کا تصرف؛
(ه) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو بھارت کے مجتمعه فنڈ پر عائد ہو گا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛
(و) بھارت کے مجتمعه فنڈ یا بھارت کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کا اجراء یا یونین یا کسی ریاست کے حسابات کی جانچ؛ یا
(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیح درج ہے اس وجہ سے رقمی بل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس میں رد و بدل کرنے یا منضبط کرنے کی توضیح درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر لوک سبھا کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 109 کے تحت راجیہ سبھا کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 111 کے تحت صدر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو لوک سبھا کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی پشت پر تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

111- جب کوئی بل پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ صدر کو پیش کیا جائے گا اور صدر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی منظوری دی ہے یا یہ کہ اس کی منظوری روک لی ہے:

بلوں کی منظوری۔

بشرطیکہ صدر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رقتی بل نہ ہو تو ایوانوں کو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہو گی کہ وہ اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیحات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو دونوں ایوان حسبہ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ، یا بلا ترمیم، مکرر منظور ہو جائے اور صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو، تو صدر اس کی منظوری نہیں روکے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

112-(1) صدر، ہر مالیاتی سال کی بابت، بھارت کی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ”سالانہ مالیاتی گوشوارہ“ کہا گیا ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کرائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی —
(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جو بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو بھارت کے مجتمہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

- (3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار بھارت کے مجتمعه فنڈ پر عائد ہوتا ہے —
- (الف) صدر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛
- (ب) راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس؛
- (ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے بھارت کی حکومت ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛
- (د) (i) یافت، الاؤنس اور پنشن جو سپریم کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،
- (ii) پنشن جو فیڈرل کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،
- (iii) پنشن جو کسی ایسی عدالت عالیہ کے ججوں کو یا ان سے متعلق واجب الادا ہوں جو بھارت کے علاقہ میں شامل کسی رقبہ کی بابت اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا جو کسی وقت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینین کے گورنر کے کسی صوبہ میں شامل کسی رقبہ پر اختیار سماعت استعمال کرتی تھی؛
- (ه) یافت، الاؤنس اور پنشن جو بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو یا اس سے متعلق واجب الادا ہوں؛
- (و) کوئی رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛
- (ز) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت آئین ہدایا پارلیمنٹ قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عائد کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے
میں پارلیمنٹ میں
طریق کار۔

113-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، پارلیمنٹ کی منظوری کے لیے پیش نہ ہو گا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہو گی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رمتی مطالبات کی شکل میں لوک سبھا میں پیش کیا جائے گا اور لوک سبھا کو اختیار حاصل ہو گا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رمتی مطالبہ صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا۔

تصرف رقم بل۔

114-(1) لوک سبھا کی جانب سے دفعہ 113 کے تحت رمتی بل منظوریوں دیے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں بھارت کے مجتمہ فنڈ سے ان تمام رقموں کے تصرف کے لیے توضیح ہو گی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لیے درکار ہوں۔
(الف) وہ رمتی منظوریوں جو لوک سبھا کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛ اور

(ب) وہ خرچ جس کا بار بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو پارلیمنٹ میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس سے اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی پیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی پیشی ہو جس کا بار بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ، کہ

آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت ناقابل قبول ہے، حتمی ہو گا۔
(3) دفعات 115 اور 116 کی توضیحات کے تابع کوئی رقم
بھارت کے مجتمہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ اس
دفعہ کی توضیحات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف
کے مطابق ہو۔

115-(1) صدر—

(الف) اگر کوئی رقم جسے کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی
سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 114 کی توضیحات کے
بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال
کی اغراض کے لیے ناکافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں
کسی جدید سروس پر تکمیلی یا زائد خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ
مالیاتی گوشوارہ میں مد نظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو؛ یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس
اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو،
تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ
کی تخمینہ رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا لوک سبھا میں، جیسی کہ
صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارے اور خرچ یا مطالبے نیز ایسے قانون سے
متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری کو ادا کرنے
کے لیے بھارت کے مجتمہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے
بنایا جانا ہو، دفعات 112، 113 اور 114 کی توضیحات کا وہی اثر ہو گا
جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ یا اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی
منظوری ادا کرنے کے لیے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو
بھارت کے مجتمہ فنڈ سے ایسے مطالبہ یا رقمی منظوری کو ادا کرنے کے
لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد
رقمی منظوریاں۔

علی الحساب رتنی
منظوریاں، اعتمادی رتنی
منظوریاں اور غیر معمولی
رتنی منظوریاں۔

116-(1) اس باب کی متذکرہ بالا توضیحات میں کسی امر کے باوجود لوک سبھا کو اختیار ہو گا کہ -

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینہ خرچ کی بابت کوئی پیشگی رتنی منظوری ایسی رتنی منظوری دینے کے لیے دفعہ 113 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 114 کی توضیحات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) بھارت کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رتنی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جاسکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رتنی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال کی جاریہ سروس کا کوئی جز نہ ہو،

اور پارلیمنٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رتنی منظوریاں دی جائیں، بھارت کے مجتمہ فنڈ سے رقوم کا نکالاجانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 113 اور 114 کی توضیحات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رتنی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رتنی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمہ فنڈ میں سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت
خصوصی توضیحات۔

117-(1) صدر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 110 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیح کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی کوئی توضیح ہو، راجیہ سبھا

میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخواستگی کی توضیح ہو، کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کی بابت توضیح محض اس وجہ سے ہونا منظور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیح ہے یا اس وجہ سے منظور نہ ہو گا کہ کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے مقامی اغراض کے لیے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس میں رد و بدل کرنے یا اس کو منضبط کرنے کی توضیح ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے بھارت کے مجتمہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا۔ بجز اس کے کہ صدر نے اس ایوان سے اس بل پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

118-(1) پارلیمنٹ کا ہر ایک ایوان اس آئین کی توضیحات کے تابع اپنے طریق کار اور اپنے کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔
(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد کے بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو، اس آئین کے نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور ایسی تطبیق کے تابع جو ان میں راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، کرے، پارلیمنٹ سے متعلق نافذ رہیں گے۔
(3) صدر، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر سے

طریق کار کے قواعد۔

صلاح کرنے کے بعد دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشستوں اور ان کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنائے گئے۔

(4) دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست کی صدارت لوک سبھا کا اسپیکر یا اس کی غیر حاضری میں ایسا شخص کرے گا جس کا تعین فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ کیا جائے۔

مالیاتی کاروبار سے
متعلق پارلیمنٹ میں
طریق کار کا قانون
کے ذریعہ انضباط۔

119- پارلیمنٹ، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا بھارت کے مجتہدہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیح پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے دفعہ 118 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قاعدہ یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو پارلیمنٹ کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیح حاوی رہے گی۔

زبان جو پارلیمنٹ میں
استعمال ہو گی۔

120-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیحات کے تابع پارلیمنٹ میں کاروبار ہندی یا انگریزی میں ہو گا: بشرطیکہ راجیہ سبھا کا میجر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر ہندی یا انگریزی میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد یہ دفعہ اس طرح نافذ ہو گی گویا کہ الفاظ ”یا انگریزی میں“ اس سے حذف کیے گئے ہوں۔

121- پارلیمنٹ میں کوئی بحث، سپریم کورٹ یا عدالت عالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویہ کے بارے میں نہ ہوگی سوائے اس کے کہ وہ صدر کو ایسی عرضداشت پیش کرنے کے بارے میں کسی تحریک پر ہو جس میں کسی جج کو یہاں بعد میں مندرجہ توضیح کے بموجب علیحدہ کرنے کی استدعا ہو۔

پارلیمنٹ میں بحث پر
پابندی۔

122-(1) پارلیمنٹ میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مہینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جاسکے گا۔

پارلیمنٹ کی کارروائی
کی عدالتیں تحقیق
نہیں کریں گی۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس میں آئین کی رو سے یا اس کے تحت پارلیمنٹ میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم و ضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہوگا۔

باب 3

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

123-(1) اگر صدر اس وقت کے سوا، جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں، جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں۔

پارلیمنٹ کے وقفہ کے
دوران آرڈی نینس
جاری کرنے کا صدر
کو اختیار۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے آرڈی نینس کو وہی نفوذ اور اثر حاصل ہوگا جو پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے لیکن ہر ایسا آرڈی نینس—

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش ہوگا اور پارلیمنٹ

کے مکرر اجلاس کرنے سے چھ ہفتوں کے منقضي ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضي ہونے سے قبل دونوں ایوان اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرار دادیں منظور کریں تو ان قرار دادوں میں سے دوسری قرار داد کے منظور ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛ اور (ب) صدر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح۔ جب پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہو گا۔

(3) جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈی نینس میں ایسی توضع ہو جس کے وضع کرنے کی پارلیمنٹ اس آئین کے تحت مجاز نہ ہو تو وہ اس حد تک باطل ہو گا۔
(4) حذف۔

باب 4

یونین کی عدلیہ

سپریم کورٹ کا قیام
اور اس کی تشکیل۔

124-(1) بھارت کی ایک سپریم کورٹ ہو گی جو بھارت کے اعلیٰ جج اور جب تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس سے زیادہ تعداد مقرر نہ کرے ساتھ دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی۔

(2) سپریم کورٹ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ سپریم کورٹ یا ریاستوں کی عدالت ہائے عالیہ کے ایسے ججوں سے صلاح کے بعد کرے گا جنہیں صدر اس غرض سے ضروری تصور کرے، اور وہ پینٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

۱۔ اب تیس ہیں۔ دیکھئے ایکٹ 11 بابت 2009 دفعہ 2: 5 فروری 2009ء سے۔

بشرطیکہ اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرر کی صورت میں
بھارت کے اعلیٰ جج سے ہمیشہ صلاح کی جائے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ -

(الف) کوئی جج، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے
اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) کوئی جج اس طریقہ سے جس کی فقرہ (4) میں توضیح ہے،
اس کے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا۔

(2) (الف) سپریم کورٹ کے کسی جج کی عمر کا تعین ایسا کم ایسے
طریقہ سے کرے گا جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیح کرے۔

(3) کوئی شخص سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ
ہو گا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور -

(الف) کسی عدالت عالیہ کا یادو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم
سے کم متواتر پانچ سال تک جج نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت عالیہ کا یادو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم
سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں ایک ممتاز قانون داں نہ ہو۔

تشریح 1- اس فقرہ میں ”عدالت عالیہ“ سے ایسی عدالت عالیہ
مراد ہے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں اختیار سماعت
استعمال کرتی ہو یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت
استعمال کرتی تھی۔

تشریح 2- اس فقرہ کی اغراض کے لیے اس مدت کا شمار کرتے
وقت جس میں کوئی شخص ایڈوکیٹ رہا ہو، ہر ایسی مدت شامل کر لی
جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی ایسے عدالتی
عہدہ پر فائز رہا ہو جو ضلع جج کے عہدہ سے کم نہ ہو۔

(4) سپریم کورٹ کے جج کو اپنے عہدے سے اس وقت تک

علاحدہ نہ کیا جائے گا جب تک کہ ثابت شدہ بد اطواری یا ناقابلیت کی بنا پر ایسی علاحدگی کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کی تائید سے، جو موجود ہوں اور رائے دیں، صدر کو ایسے اجلاس میں عرض داشت پیش ہونے پر صدر حکم صادر نہ کرے۔ (5) پارلیمنٹ فقرہ (4) کے تحت عرض داشت پیش کرنے اور کسی جج کی بد اطواری یا ناقابلیت کی تفتیش اور ثبوت کا طریق کار قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی۔

(6) ہر شخص جس کا تقرر سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(7) کوئی شخص جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

بجوں کی یافتہ وغیرہ۔

125-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو اتنی یافتہ دی جائیں گی جن کا تعین پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس میں اس طرح کی توضیح نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتہ دی جائیں گی جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسی مراعات اور الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور وظیفہ پیشین کی بابت ایسے حقوق کا جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی مراعات، الاؤنس اور حقوق کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کی نہ تو مراعات میں اور نہ الاؤنسوں اور رخصت غیر حاضری یا پینشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسا ردوبدل کیا جائے گا جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

126- جب بھارت کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب اعلیٰ جج، غیر حاضری کے سبب سے دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے ناقابل ہو تو اس عہدے کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

127-(1) اگر کسی وقت سپریم کورٹ کے ججوں کا کورم عدالت کے کسی اجلاس کو منعقد کرنے یا جاری رکھنے کے لیے پورا نہ ہو تو بھارت کا اعلیٰ جج صدر کی ماقبل منظوری سے اور متعلقہ عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کسی عدالت العالیہ کے کسی ایسے جج کی جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو اور جسے اعلیٰ جج نامزد کرے، ایڈہاک جج کی حیثیت سے اتنی مدت کے لیے، جو ضروری ہو، عدالت کے اجلاسوں میں شرکت کی تحریری استدعا کر سکے گا۔

(2) اس طرح نامزد کیے ہوئے جج کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے عہدہ کے دیگر فرائض پر ترجیح دے کر سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں اس وقت اور اس مدت کے لیے، جس میں اس کی شرکت درکار ہو، شریک ہو اور جب وہ اس طرح شریک رہے تو اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیارات سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی اور وہ اس کے فرائض انجام دے گا۔

128- اس باب میں کسی امر کے باوجود، بھارت کا اعلیٰ جج کسی وقت، صدر کی ماقبل منظوری سے، کسی شخص سے جو سپریم کورٹ یا فیڈرل کورٹ کے جج کے عہدہ پر مامور رہا ہو یا جو کسی عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو اور جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت

قائم مقام اعلیٰ جج کا
تقرر۔

ایڈہاک ججوں کا تقرر۔

سپریم کورٹ کے
اجلاسوں میں پینشن
پانے والے ججوں کی
شرکت۔

سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو، سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص، جس سے ایسی استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہو گا، جن کا صدر حکم کے ذریعے تعین کرے اور اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیارات سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی لیکن اس کا دیگر طور سے اس عدالت کا جج ہونا متصور نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے اس عدالت میں جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے کی رضامندی دے۔

سپریم کورٹ کا ایک
نظیری عدالت ہونا۔

129- سپریم کورٹ ایک نظیری عدالت ہو گی جس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

سپریم کورٹ کا صدر
مقام۔

130- سپریم کورٹ دہلی میں یا کسی ایسے دوسرے مقام یا مقامات پر اجلاس کرے گی جن کا تعین بھارت کا اعلیٰ جج، صدر کی منظوری سے وقتاً فوقتاً کرے۔

سپریم کورٹ کا بہ صیغہ
ابتدائی اختیار سماعت۔

131- اس آئین کی توضیحات کے تابع، سپریم کورٹ کو بہ اخراج کسی دیگر عدالت کے کسی ایسے تنازعہ میں اختیار سماعت بہ صیغہ ابتدائی حاصل ہو گا —

(الف) جو بھارت کی حکومت اور ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

(ب) جو ایک طرف بھارت کی حکومت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زیادہ دیگر ریاستوں کے درمیان ہو، یا

(ج) جو دو یا زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

اگر اور جس حد تک کہ تنازعہ میں کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو (خواہ وہ

قانونی ہو یا واقعاتی) جس پر کسی حق قانونی کا وجود یا اس کی وسعت منحصر ہو:

بشرطیکہ مذکورہ اختیار سماعت کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول و قرار، قول، سند یا اس قسم کے دیگر نوشتے سے پیدا ہونے والے تنازعہ سے متعلق نہ ہو گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کیا گیا ہو یا جس کی تکمیل کی گئی ہو اور جس کا نفاذ ایسی تاریخ نفاذ کے بعد جاری رہا ہو یا جس میں توضیح ہو کہ مذکورہ اختیار سماعت کسی تنازعہ سے متعلق نہ ہو گا۔

131 الف۔ (حذف) آئین (نینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977

کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

132- (1) بھارت کے علاقہ میں عدالت عالیہ کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم سے، چاہے وہ دیوانی یا فوجداری کارروائی میں ہو یا دوسری کارروائی میں، سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہوگی اگر عدالت عالیہ دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق کرے کہ اس مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

x x x x x

(3) جب ایسا صداقت نامہ دیا جائے تو مقدمہ کا کوئی فریق اس بنا پر کہ کوئی ایسا مسئلہ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے، غلط طور پر فیصلہ پایا ہے، سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکے گا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے اصطلاح ”حتمی حکم“ میں وہ حکم شامل ہے جس سے ایک ایسے امر تنقیح طلب کا فیصلہ ہو جائے جس کا فیصلہ اگر اپیل کنندہ کے حق میں ہو تو وہ اس مقدمہ کے حتمی تصفیہ کے لیے کافی ہو گا۔

133- (1) بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت عالیہ کی کسی دیوانی کارروائی میں کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہوگی اگر عدالت عالیہ دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق

بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

کرے کہ —

(الف) مقدمہ میں عام اہمیت کا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے؛ اور
(ب) عدالت عالیہ کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ
اس مسئلہ کا سپریم کورٹ فیصلہ کرے۔

(2) دفعہ 132 میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ میں فقرہ
(1) کے تحت اپیل کرنے والا کوئی فریق ایسے موجبات اپیل میں سے
ایک عذر کے طور پر یہ اصرار کر سکے گا کہ آئین کی تعبیر سے متعلق
کسی اہم قانونی مسئلہ کا غلط فیصلہ ہوا ہے۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود کوئی اپیل، بجز اس کے کہ پارلیمنٹ
قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح کرے، عدالت عالیہ کے منفر دجج کے
فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر نہیں ہوگی۔

فوجداری امور میں
سپریم کورٹ کا اپیلی
اختیار سماعت۔

134-(1) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت عالیہ کی فوجداری
کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف سپریم کورٹ
میں اپیل دائر ہوگی اگر عدالت عالیہ نے —

(الف) کسی ملزم کے حکم برأت کو اپیل میں منسوخ کر کے اس
کو سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ب) اپنے زیر اختیار کسی عدالت سے کسی مقدمہ کو خود اپنے
روبرو تجویز کرنے کے لیے واپس لے لیا ہو اور ایسی تجویز میں ملزم
کو مجرم قرار دے کر سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ج) دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق کی ہو کہ مقدمہ سپریم
کورٹ میں قابل اپیل ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کوئی اپیل ایسی توضیحات کے، جو
دفعہ 145 کے فقرہ (1) کے تحت اس بارے میں کی جائیں اور ایسی
شرائط کے تابع جن کو عدالت عالیہ قائم یا لازم کرے، پیش ہوگی۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو بھارت کی عدالت عالیہ

کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف اپیل کو قبول اور سماعت کرنے کے مزید اختیارات ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع عطا کر سکے گی، جن کی صراحت ایسے قانون میں کی جائے۔

134 الف۔ ہر عدالت عالیہ، جو دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) میں محولہ فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کرتے یا دیتے وقت، —

(الف) اگر وہ ایسا کرنا ٹھیک سمجھے، اپنی ایما پر کر سکتی ہے؛ اور

(ب) اگر اسے ایسے فریق ناراض کی یا اس کی جانب سے ایسا فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کیے جانے یا دیے جانے کے بعد زبانی درخواست کی جائے،

تو عدالت عالیہ اس طرح صادر کرنے یا دینے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، اس امر کا تعین کرے گی کہ آیا اس مقدمہ میں دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) میں، جیسی کہ صورت ہو، محولہ نوعیت کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں۔

135- تا وقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح نہ کرے، سپریم کورٹ کو بھی کسی ایسے امر کے متعلق جس پر دفعہ 133 یا دفعہ 134 کی توضیحات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے اگر اس امر کے متعلق اختیار سماعت اور اختیارات فیڈرل کورٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی موجودہ قانون کے تحت استعمال کر سکتی تھی۔

136-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں بھارت کے کسی علاقہ میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ، ڈگری، تصفیہ، حکم سزا یا حکم کے خلاف اپیل کرنے کے اپنے اختیار تمیزی سے خاص اجازت دے سکے گی۔

سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔

موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔

سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، تصفیہ، حکم سزایا حکم پر نہ ہو گا جسے مسلح افواج کے متعلق کسی قانون سے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کوئی عدالت یا ٹریبونل صادر کرے یا دے۔

سپریم کورٹ کے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔

137- پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات یا دفعہ 145 کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے تابع سپریم کورٹ کو اپنے صادر کیے ہوئے کسی فیصلہ یا دیے ہوئے حکم کی تجویز ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہو گا۔

سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔

138- (1) سپریم کورٹ کو یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ عطا کرے۔

(2) سپریم کورٹ کو کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو بھارت کی حکومت اور کوئی ریاست کی حکومت خاص اقرار نامہ کے ذریعہ عطا کرے، اگر پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کے ایسے اختیار سماعت اور اختیارات استعمال کرنے کے بارے میں توضیح کرے۔

سپریم کورٹ کو بعض رٹ اجرا کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔

139- پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے، سپریم کورٹ کو دفعہ 32 کے فقرہ (2) کی متذکرہ اغراض کے سوا دوسری اغراض کے لیے ہدایات، احکام یا رٹ جس میں حاضری ملزم، تائیدی، امتناعی، اظہار اختیار اور مسل جلی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کسی کے اجرا کرنے کا اختیار عطا کر سکے گی۔

بعض مقدمات کی منتقلی۔

139 الف- (1) جب سپریم کورٹ اور ایک یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ یا دو عدالت ہائے عالیہ یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ میں ایسے مقدمات زیر غور ہوں جن کے قانونی سوالات ٹھوس طور پر ایک ہی نوعیت کے ہوں اور سپریم کورٹ خواہ اپنی ایما پر یا بھارت کے اٹارنی جنرل یا ایسے کسی مقدمہ کے کسی فریق کی درخواست پر

مطمئن ہو جائے کہ ایسے سوالات عام اہمیت کے ٹھوس سوالات ہیں تو سپریم کورٹ عدالت عالیہ یا عدالت ہائے عالیہ سے ایسا مقدمہ یا ایسے مقدمات واپس لے کر خود اس پر یا ان پر فیصلہ دے گی:

بشرطیکہ سپریم کورٹ مذکورہ قانونی سوالات کے فیصلے کے بعد اس طرح واپس لیے گئے کسی مقدمہ کو، جس کے ساتھ اس کے فیصلے کی ایک نقل ہوگی، اس عدالت عالیہ کو واپس بھیجے گی جس سے یہ لیا گیا تھا اور عدالت عالیہ اس کی وصولی کے بعد ایسے فیصلے کے مطابق مقدمہ کو نپٹانے کی کارروائی کرے گی۔

(2) اگر سپریم کورٹ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنا قرین مصلحت سمجھے تو وہ کسی ایسے مقدمے، اپیل یا دیگر کارروائی کو جو کسی عدالت عالیہ کے زیر غور ہو، کسی دوسری عدالت عالیہ کو منتقل کر سکے گی۔

140- پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو ایسے زائد اختیارات، جو اس آئین کی توضیحات میں سے کسی توضیح کے متناقض نہ ہوں اور جو اس آئین سے یا اس کے تحت عطا کیے ہوئے اختیار سماعت کو زیادہ موثر طریقہ سے استعمال کرنے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، عطا کرنے کے لیے توضیح کر سکے گی۔

141- بھارت کے علاقہ میں تمام عدالتیں سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کی پابند ہوں گی۔

سپریم کورٹ کے ضمنی
اختیارات۔

سپریم کورٹ کے قرار
دیے ہوئے قانون کا
تمام عدالتوں پر قابل
پابندی ہونا۔

142- (1) سپریم کورٹ، اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں ایسی ڈگری صادر کر سکے گی یا ایسا حکم دے سکے گی جو اس کے روبرو زیر غور کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں پورا انصاف کرنے کے لیے ضروری ہو اور ایسی صادر کی ہوئی کوئی ڈگری یا ایسا حکم بھارت کے پورے علاقہ

سپریم کورٹ کی
ڈگریوں اور احکام کا
نفاذ اور انکشاف وغیرہ
کے بارے میں احکام۔

میں ایسے طریقہ سے، جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیا جائے اور اس بارے میں اس طرح حکم وضع ہونے تک ایسے طریقہ سے جو صدر حکم کے ذریعہ مقرر کرے، قابل نفاذ ہو گا۔

(2) اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع، سپریم کورٹ کو بھارت کے پورے علاقہ سے متعلق کسی شخص کو حاضر کرانے یا دستاویزات کے انکشاف کرنے یا پیش کرنے یا خود اس کی اپنی کسی توہین کی تفتیش یا سزا دینے کی غرض سے کسی حکم کی توضیح کرنے کے تمام اور ہر قسم کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔

143-(1) اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایسی نوعیت اور ایسی عام اہمیت کا کوئی قانونی یا واقعاتی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے یا اس کے پیدا ہونے کا امکان ہے جس پر سپریم کورٹ کی رائے حاصل کرنا قرین مصلحت ہے تو وہ اس مسئلہ کو اس عدالت سے غور کرنے کے لیے رجوع کر سکے گا اور عدالت ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی صلاح صدر کو بھیج سکے گی۔

(2) صدر دفعہ 131 کے شرطیہ فقرہ میں کسی امر کے باوجود، اس شرطیہ فقرہ میں متذکرہ قسم کے تنازعہ کو سپریم کورٹ کو صلاح کے لیے رجوع کر سکے گا اور سپریم کورٹ ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی رائے صدر کو بھیجے گی۔

سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کرنا۔

144- بھارت کے علاقہ میں سارے سول اور عدالتی حکام سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کریں گے۔

144 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی

دفعہ 5 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت کے قواعد وغیرہ۔

145-(1) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع، سپریم کورٹ وقتاً فوقتاً صدر کی منظوری سے، عدالت کا طریق کار اور ضابطہ عام طور سے منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے

گی جن میں شامل ہوں گے -

(الف) قواعد ان اشخاص کے بارے میں جو عدالت کے روبرو وکالت کرتے ہوں؛

(ب) قواعد اپیلوں کی سماعت کے ضابطہ اور اپیلوں سے متعلق دوسرے امور کے بارے میں، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں اپیلیں داخل کی جانی ہیں؛

(ج) قواعد حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے عدالت میں کارروائی سے متعلق؛

(ج ج) قواعد دفعہ 139 الف کے تحت عدالتی کارروائی سے متعلق؛

(د) قواعد دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت اپیلیں قبول کرنے سے متعلق؛

(ه) قواعد ان شرائط سے متعلق، جن کے تابع عدالت کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ یا حکم کی تجویز ثانی ہو سکے گی اور ایسی تجویز ثانی کے ضابطہ سے متعلق، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں ایسی تجویز ثانی کی درخواستیں داخل ہونی ہوں؛

(و) قواعد عدالت میں کسی کارروائی کے اور اس کے ضمن میں خرچہ سے متعلق اور ان فیسوں سے متعلق، جو اس میں کارروائی کی نسبت عائد کی جائیں گی؛

(ز) قواعد ضمانت منظور کرنے سے متعلق؛

(ح) قواعد التوا کارروائی سے متعلق؛

(ط) قواعد، جن میں کسی ایسی اپیل کے سرسری تصفیہ کے لیے حکم درج ہو جو عدالت کو بے بنیاد یا ایذا رساں یا تاخیر کرنے کی غرض سے داخل کی ہوئی معلوم ہو؛

(ی) قواعد ان تحقیقات کے ضابطہ سے متعلق، جن کا دفعہ 317 کے

فقرہ (1) میں حوالہ ہے۔

(2) فقرہ (3) کی توضیحات کے تابع، اس دفعہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد میں ججوں کی کم سے کم ایسی تعداد کا تعین ہو سکے گا جو کسی غرض کے لیے اجلاس کریں گے اور منفرد ججوں اور ڈویژن عدالتوں کے اختیارات کی بابت توضیح ہو سکے گی۔

(3) ان ججوں کی کم سے کم تعداد پانچ ہوگی جو کسی ایسے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے جس میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ شامل ہو یا دفعہ 143 کے تحت کسی استصواب کی سماعت کی غرض سے اجلاس کریں گے:

بشرطیکہ جب دفعہ 132 کے سوا اس باب کی دوسری توضیحات میں سے کسی توضیح کے تحت اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت پانچ ججوں سے کم پر مشتمل ہو اور اپیل کی سماعت کے دوران عدالت مطمئن ہو جائے کہ اپیل میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی ایسا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا فیصلہ اپیل کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو ایسی عدالت اس مسئلہ پر رائے لینے کے لیے اس عدالت سے استصواب کرے گی جو کسی ایسے مقدمہ کا، جس میں ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو، فیصلہ کرنے کے لیے اس فقرہ کے بموجب قائم کی گئی ہو اور رائے کے ملنے پر ایسی رائے کے مطابق اپیل کا تصفیہ کرے گی۔

(4) سپریم کورٹ کا ہر فیصلہ صرف کھلی عدالت میں صادر ہو گا اور دفعہ 143 کے تحت کوئی رپورٹ نہ بھیجی جائے گی سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی رائے کے مطابق ہو جس کا اظہار بھی کھلی عدالت میں کیا گیا ہو۔

(5) سپریم کورٹ کوئی بھی فیصلہ اور کوئی ایسی رائے نہ دے گی سوائے اس کے کہ ان ججوں کی اکثریت کو اس سے اتفاق ہو جو مقدمہ کی سماعت کے وقت موجود ہوں لیکن اس فقرہ میں کسی امر کا، اس جج کو جو اس سے متفق نہ ہو، اختلافی فیصلہ یا رائے دینے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا۔

سپریم کورٹ کے
عہدہ دار، ملازم اور
مصارف۔

146-(1) سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے
تقررات، بھارت کے اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار
کرے گا جس کو وہ ہدایت دے:

بشرطیکہ صدر، قاعدہ کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں
جن کی صراحت قاعدہ میں کی جائے، کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی عدالت
سے متعلق نہ ہو عدالت سے متعلقہ کسی عہدہ پر، سوائے اس تقرر کے جو
یونین پبلک سروس کمیشن سے صلاح کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع، سپریم
کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو
بھارت کا اعلیٰ جج یا عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار جس کو بھارت کا اعلیٰ جج
اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک وہ
یافت، الاؤنسوں، رخصت یا پینشن سے متعلق ہوں، صدر کی منظوری
لازمی ہو گی۔

(3) سپریم کورٹ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت
کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت،
الائونس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمہ فنڈ پر ہو گا اور عدالت
کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقمیں اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

147- اس باب اور حصہ 6 کے باب 5 میں اس آئین کی تعبیر سے
متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے
گی کہ اس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 (بشمول کسی ایسے
قانون کے جو اس ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتا ہو) یا اس کے تحت
صادر شدہ کسی حکم بہ اجلاس کونسل یا کسی حکم یا بھارت کی آزادی
ایکٹ، 1947 یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم کی تعبیر سے متعلق
کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالے شامل ہیں۔

تعبیر۔

باب 5

بھارت کا کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل

بھارت کا کمپیٹر و لراور
آڈیٹر جنرل۔

148-(1) بھارت کا ایک کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل ہوگا جس کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ کرے گا اور اس کو صرف ایسے ہی طریقہ اور ویسے ہی وجوہ کی بنا پر عہدہ سے علاحدہ کیا جائے گا جیسے کہ سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کیا جاسکتا ہے۔

(2) ہر وہ شخص جس کا بھارت کے کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے تقرر ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے کے قبل صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض کے لیے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(3) کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل کی یافت اور دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی ہوں گی جو دوسرے فہرست بند میں تعین کی گئی ہیں:

بشرطیکہ کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل کی نہ تو یافت میں اور نہ رخصت غیر حاضری، پینشن یا سبکدوشی کی عمر سے متعلق اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد کوئی ایسی تبدیلی کی جائے گی جو اس کے ناموافق ہو۔

(4) کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل اپنے عہدہ سے ہٹ جانے کے بعد بھارت کی حکومت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید عہدہ کے لیے اہل نہ ہوگا۔

(5) اس آئین اور پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع، بھارتی آڈٹ اور اکاؤنٹ محکمہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کی شرائط ملازمت اور کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل کے

انتظامی اختیارات ایسے ہوں گے جو کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل سے صلاح کے بعد صدر کے بنائے ہوئے قواعد کے ذریعہ مقرر کیے جائیں۔
(6) کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے دفتر کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس دفتر میں ملازمت کرنے والے اشخاص کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

149- کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل یونین اور ریاستوں اور کسی دیگر حاکم یا جماعت کے حسابات کے متعلق ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور اس بارے میں اس طرح توضیح ہونے تک یونین اور ریاستوں کے حسابات کے متعلق وہ ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کو ترتیب وار بھارت کی ڈومینین اور صوبوں کے حسابات کے متعلق عطا کیے گئے تھے یا جن کو وہ استعمال کر سکتا تھا۔

کمپٹر ولر اور آڈیٹر
جنرل کے فرائض اور
اختیارات۔

150- یونین اور ریاستوں کے حسابات ایسے نمونہ کے مطابق رکھے جائیں گے جو بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی صلاح سے صدر مقرر کرے۔

یونین اور ریاستوں کے
حسابات کے نمونے۔

151- (1) یونین کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

آڈٹ کی رپورٹیں۔

(2) کسی ریاست کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں اس ریاست کے گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 6

ریاستیں

باب 1-عام

152- اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ”ریاست“ میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔
تعریف۔

باب 2-عاملہ

گورنر

153- ہر ایک ریاست کے لیے ایک گورنر ہو گا:
بشرطیکہ اس دفعہ میں کوئی امر ایک ہی شخص کے دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر میں مانع نہ ہو گا۔
ریاستوں کے گورنر

154- (1) ریاست کا عاملانہ اختیار گورنر میں مرکوز ہو گا اور وہ اس کو آئین کے مطابق یا تو براہ راست یا اپنے ماتحت عہدے داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔
(2) اس دفعہ میں کس امر سے -
(الف) ایسے کارہائے منصبی کا، جو کسی موجودہ قانون سے کسی دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہوں، گورنر کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا
(ب) پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کو قانون کے ذریعہ گورنر

ریاست کا عاملانہ اختیار۔

کے ماتحت کسی حاکم کو کارہائے منصبی عطا کرنے کی ممانعت نہ ہوگی۔
155 - کسی ریاست کے گورنر کا تقرر صدر اپنے دستخط
اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے کرے گا۔

گورنر کا تقرر۔

156 - (1) گورنر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک
اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔
(2) گورنر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ
اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

گورنر کے عہدے
کی میعاد۔

(3) اس دفعہ کی مندرجہ بالا توضیحات کے تابع، گورنر اپنا
عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر فائز
رہے گا:

بشرطیکہ گورنر اپنی مدت ختم ہو جانے کے باوجود اس کے
جانشین کے اپنا عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر فائز رہے گا۔

157 - کوئی شخص گورنر کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہوگا
اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور پینتیس سال کی عمر پوری نہ کر چکا ہو۔

گورنر کی حیثیت سے
تقرر کے لیے اہلیتیں۔

158 - (1) گورنر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی
ایوان یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز
کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا، رکن نہ ہوگا اور اگر
پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ایسی ریاست
کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کا گورنر کی
حیثیت سے تقرر ہو تو اس کا گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے
کی تاریخ پر اس ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہوگا۔

گورنر کے عہدے
کی شرائط۔

(2) گورنر کسی دوسرے نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہوگا۔
(3) گورنر کرایہ ادا کیے بغیر اپنی سرکاری قیام گاہوں کو
استعمال کرنے کا مستحق ہوگا اور ایسے مشاہرے، الاؤنسوں
اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے

اور تا وقتیکہ اس بارے میں اس طرح حکم وضع نہ ہو وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا، جو دوسرے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3 الف) جب ایک ہی شخص کا دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر کیا جائے تو گورنر کو واجب الادا مشاہروں اور الاؤنسوں کی تقسیم ریاستوں کے درمیان ایسے تناسب سے کی جائے گی، جس کا صدر بذریعہ حکم تعین کرے۔

(4) گورنر کے مشاہرہ اور الاؤنسوں میں اس کے عہدے کی مدت کے دوران کمی نہ ہو گی۔

گورنر کا حلف یا اقرار
صالح۔

159- ہر گورنر اور ہر وہ شخص جو گورنر کے کارہائے منصبی انجام دے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کی موجودگی میں جو اس ریاست کے متعلق اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس کی غیر موجودگی میں اس عدالت کے سب سے سینئر جج کی موجودگی میں جو موجودہ ہو حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی۔

”میں الف۔ ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں وفاداری سے (ریاست کا نام) کے گورنر کے کام انجام دوں گا یا گورنر کا کار منصبی انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور میں (ریاست کا نام) کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا۔

بعض غیر متوقع حالات
میں گورنر کے کار
منصبی کی انجام دہی۔

160- صدر کسی غیر متوقع حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضع درج نہیں ہے کسی ریاست کے گورنر کے کار منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضع کر سکے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

161- کسی ریاست کے گورنر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کو سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی ایسے امر کی نسبت قانون کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا گیا ہو جس کی نسبت ریاست کو عاملانہ اختیار ہو۔

گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

162- اس آئین کی توضیحات کے تابع، ریاست کا عاملانہ اختیار ان امور کی نسبت ہو گا، جن کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار ہے:

ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

بشرطیکہ ایسے کسی امر میں، جس کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اور پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، اس ریاست کا عاملانہ اختیار اس عاملانہ اختیار کے تابع اور اس تک محدود ہو گا جو اس آئین یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یونین یا اس کے حکام کو صراحت سے عطا کیا گیا ہے۔

وزیروں کی کونسل

163- (1) گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لیے، سوائے اس کے کہ جہاں تک ان کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کو اسے اس آئین یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ایک وزیروں کی کونسل ہو گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہو گا۔

گورنر کو معاونت اور مشورہ دینے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

(2) اگر کوئی ایسا سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا ہے یا نہیں جس کے بارے میں اس آئین سے یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی

سے عمل کرنا لازم ہے تو گورنر کا اپنے اختیار تیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہو گا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز کے خلاف کسی عدالت میں اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اس کو اپنے اختیار تیزی سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہیے تھا۔

(3) اس سوال کی کہ آیا کوئی صلاح و زرا نے گورنر کو دی یادی تو کیا صلاح دی، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہو گی۔

وزرا سے متعلق دیگر
توضیحات۔

164- (1) وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح سے کرے گا اور وزیر گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدوں پر فائز رہیں گے:

بشرطیکہ چھتیس گڑھ، جھار کھنڈ، مدھیہ پردیش، اوڈیشہ کی ریاستوں میں قبائل کی بہبود کا نگران کار ایک وزیر ہو گا جو اس کے علاوہ درج فہرست ذاتوں اور پسماندہ طبقوں کی بہبودی یا کسی دوسرے کام کا نگران کار ہو سکے گا۔

(1 الف) کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد کے پندرہ فیصد سے زائد نہ ہو گی: بشرطیکہ کسی ریاست میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی تعداد بارہ سے کم نہیں ہو گی:

مزید شرطیکہ جہاں آئین (اکیانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2003 کے نفاذ پر کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ پندرہ فیصد یا پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ تعداد سے زائد ہے، وہاں اس ریاست میں وزیروں کی کل تعداد، ایسی تاریخ سے، جو صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ مقرر کرے، ایک ماہ کے اندر اس فقرہ کی

توضیحات کی مطابقت میں لائی جائے گی۔

(1) کسی سیاسی جماعت کا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا جس میں قانون ساز کونسل ہے، کوئی رکن جو دسویں فہرست بند کے پیرا 2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی معیاد عہدہ ختم ہوگی یا جہاں وہ، ایسی معیاد کے منقضی ہونے کے قبل، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے یا قانون ساز کونسل والی کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے لیے کوئی انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی معیاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہوگا۔

(2) وزیروں کی کونسل ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے آگے اجتماعی طور پر ذمہ دار ہوگی۔

(3) ہر وزیر کو اپنا کام شروع کرنے سے قبل گورنر عہدے اور رازداری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیئے گئے ہیں۔

(4) کوئی وزیر جو چھ⁶ ماہ کی متواتر کسی مدت کے لیے ریاستی مجلس قانون ساز کا رکن نہ رہا ہو اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(5) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایسا تعین کرنے تک وہ ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل

ریاست کا ایڈوکیٹ
جنرل۔

165-(1) ہر ایک ریاست کا گورنر کسی ایسے شخص کا، جو کسی عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کے اہل ہو، اس ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔
(2) ایڈوکیٹ جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ اس ریاست کی حکومت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جنہیں وقتاً فوقتاً گورنر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کا رہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گئے ہوں۔

(3) ایڈوکیٹ جنرل اپنے عہدہ پر گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا مختانہ پائے گا جتنا گورنر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

کسی ریاست کی حکومت
کے کام کا طریقہ۔

166 - (1) ریاستی حکومت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا گورنر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔
(2) وہ احکام اور دیگر نوشتے جو گورنر کے نام سے صادر اور تکمیل کیے جائیں، اس طریقہ سے مستند کیے جائیں گے، جس کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو گورنر بنائے اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتے کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ وہ گورنر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔
(3) گورنر، ریاستی حکومت کے کام کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور وزیروں میں مذکورہ کام کو اس حد تک تقسیم کرنے کے لیے قواعد بنائے گا جہاں تک وہ ایسا کام نہ ہو جس کے متعلق اس آئین سے

یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا لازم ہو۔

x-----x-----x

167 - ریاست کے وزیر اعلیٰ کا فرض ہو گا کہ -

(الف) اس ریاست کے گورنر کو ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کرے جو کہ گورنر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر گورنر ایسا ضروری خیال کرے تو وزیروں کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر مجلس نے غور نہ کیا ہو۔

باب-3

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

168-(1) ہر ریاست کے لیے ایک مجلس قانون ساز ہو گی

جو گورنر اور -

(الف) آندھرا پردیش، بہار، مہاراشٹر، کرناٹک اور اتر

پردیش کی ریاستوں میں دو ایوانوں پر؛

(ب) دیگر ریاستوں میں ایک ایوان پر،

مشتمل ہو گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دو ایوان

ہوں، ایک کو قانون ساز کونسل اور دوسرے کو قانون ساز

اسمبلی کہا جائے گا اور جہاں صرف ایک ایوان ہو اس کو قانون

گورنر کو معلومات وغیرہ
مہیا کرنے کے متعلق
وزیر اعلیٰ کے فرائض۔

ریاستوں میں مجالس
قانون ساز کی تشکیل۔

ساز اسمبلی کہا جائے گا۔

ریاستوں میں قانون ساز
کونسلوں کی برخواستگی یا
قیام۔

169-(1) دفعہ 168 میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی ریاست کی، جہاں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کو برخاست کرنے یا کسی ریاست میں، جہاں ایسی کونسل نہ ہو، ایسی کونسل قائم کرنے کے لیے توضیح کر سکے گی اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس غرض سے ایک قرارداد اس اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت سے اور ان ارکان کی جو موجود ہوں اور رائے دیں، کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور کرے۔

(2) فقرہ (1) میں متذکرہ کسی قانون میں اس آئین کی ترمیم کے لیے ایسی توضیحات درج ہوں گی جو قانون کی توضیحات کو رو بہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور تہیجی توضیحات بھی درج ہو سکیں گی جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا۔

قانون ساز اسمبلیوں
کی بناوٹ۔

170-(1) دفعہ 333 کی توضیحات کے تابع، ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی، ریاست کے زیادہ سے زیادہ پانچ سوارکان اور کم سے کم ساٹھ ارکان پر مشتمل ہوگی جو علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ چنے جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کی اغراض کے لیے ہر ایک ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم کی جائے گی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو تقسیم کی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، اس ساری ریاست میں یکساں ہو۔

تشریح:- اس فقرہ میں اصطلاح ”آبادی“ سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

(3) ہر مردم شماری کی تکمیل پر ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد اور ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقے سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعہ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے قانون ساز اسمبلی میں نمائندگی اس وقت کی موجودہ اسمبلی کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہوگی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب اس تاریخ سے موثر ہوگی جس کی نسبت صدر بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسی ترتیب موثر ہونے تک قانون ساز اسمبلی کے لیے کوئی انتخاب ایسی مکرر ترتیب سے پہلے موجودہ علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس فقرہ کے تحت، -

(i) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ کل نشستوں کی؛ اور

(ii) ایسی ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے،

مکرر ترتیب ضروری نہ ہوگی۔

171- (1) کسی ریاست میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایسی کونسل کے ارکان کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد کے ایک تہائی سے متجاوز نہ ہوگی: بشرطیکہ کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں ارکان کی

قانون ساز کونسلوں
کی بناوٹ۔

کل تعداد کسی صورت میں چالیس سے کم نہ ہوگی۔
(2) تا وقتیکہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون دیگر طور پر توضیح نہ کرے، کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کی بناوٹ ایسی ہوگی جس کی توضیح فقرہ (3) میں کی گئی ہے۔
(3) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کی کل

تعداد میں سے -

(الف) تقریباً ایک تہائی کورائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کی بلدیات، ضلع بورڈوں اور دیگر ایسے مقامی حکام کے ارکان پر مشتمل ہوں گی جن کی صراحت پارلیمنٹ قانون کے ذریعے کرے؛

(ب) تقریباً بارہویں حصہ کورائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کے باشندہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے بھارت کے علاقہ میں کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ رہے ہوں یا کم سے کم تین سال سے ایسی اہلیتیں رکھتے ہوں جن کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت کسی ایسی یونیورسٹی کے گریجویٹ کے مساوی مقرر کیا گیا ہے؛

(ج) تقریباً بارہویں حصہ کورائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے ریاست کے اندر ایسے تعلیمی اداروں میں جن کا معیار ثانوی اسکول سے کم نہ ہو اور جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقررہ ہو، پڑھانے کے کام میں لگے ہوئے ہوں؛

(د) تقریباً ایک تہائی کور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ایسے اشخاص میں سے منتخب کریں گے جو اس اسمبلی کے ارکان نہ ہوں؛
(ہ) باقی کو گورنر، فقرہ (5) کی توضیحات کے مطابق نامزد کریگا۔

(4) فقرہ (3) کے ذیلی فقرات (الف)، (ب) اور (ج) کے تحت منتخب ہونے والے اراکین، ایسے علاقائی انتخابی حلقوں سے چنے

جائیں گے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور مذکورہ ذیلی فقروں کے تحت اور مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے تحت انتخابات تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق منعقد ہوں گے۔

(5) وہ ارکان جن کو گورنر فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے تحت نامزد کریگا، ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے، جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علییت یا عملی تجربہ حاصل ہو یعنی:-
ادب، سائنس، فنون، تحریک امداد باہمی اور سماجی خدمت۔

172- ہر ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال تک جاری رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور پانچ سال کی مدت کو مذکورہ مدت کے اختتام سے اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا اثر ہوگا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بہ یک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ کے نافذ العمل نہ رہنے کے بعد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز کو نسل نہ توڑی جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو، اس کے تقریباً ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے، ان توضیحات کے مطابق، جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے، سبکدوش ہو جائیں گے۔

173- کوئی شخص کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں نشست کو پر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ —
(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے، اس نمونہ کے مطابق، جو اس

ریاستی مجلس قانون
ساز کی مدت۔

ریاستی مجلس قانون
ساز کی رکنیت کے
لیے اہلیت۔

غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا اور قانون ساز کونسل کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخواستگی اور ٹوٹنا۔

174- گورنر، وقتاً فوقتاً ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان کا اجلاس ایسے وقت اور ایسی جگہ پر، جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کریگا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔

(2) گورنر وقتاً فوقتاً —

(الف) ایوان کو یا ہر دو ایوانوں کو برخواست کر سکے گا؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کو توڑ سکے گا۔

گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

175- (1) گورنر، قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایک ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) گورنر، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق جو مجلس قانون ساز میں اس وقت زیر غور ہو خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو اس طرح پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس امر پر

غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

176-(1) قانون ساز اسمبلی کے ہر عام انتخاب کے بعد

پہلے اجلاس کے آغاز پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر
گورنر قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل
ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس
کو خطاب کرے گا اور مجلس قانون ساز کو اس کے طلب کرنے
کی وجہ سے مطلع کرے گا۔

گورنر کا خاص خطاب۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے

خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے اس ایوان یا ہر
دو ایوانوں کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیح
کی جائے گی۔

177- ہر وزیر اور ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کو ریاست کی

قانون ساز اسمبلی یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی
صورت میں، دونوں ایوانوں میں تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس
کی کارروائی میں حصہ لینے اور مجلس قانون ساز کی کسی ایسی کمیٹی میں
جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس
کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہو گا مگر وہ اس دفعہ کی رو سے ووٹ
دینے کا مستحق نہ ہو گا۔

وزرا اور ایڈوکیٹ
جنرل کے ایوانوں
سے متعلق حقوق۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدہ دار

178- ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، جس قدر جلد ہو سکے،

اسمبلی کے دوار کان کو ترتیب وار اس کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی
حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی
ہو جائے اسمبلی ایک اور رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے
، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

قانون ساز اسمبلی کے
اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

179- کوئی رکن جو کسی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو، —
(الف) اپنے عہدے کو خالی کر دے گا اگر وہ اس اسمبلی کا رکن نہ رہے؛

(ب) اگر ایسا رکن اسپیکر ہو تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہو تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ کسی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور
(ج) اسمبلی کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو اسمبلی کے ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا؛

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرارداد پیش نہ ہوگی اگر اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کوئی اسمبلی توڑ دی جائے تو ٹوٹ جانے کے بعد اسمبلی کی پہلی نشست کے عین قبل تک اسپیکر اپنا عہدہ خالی نہیں کرے گا۔

اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔

180-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب اسپیکر انجام دے گا، اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو اسمبلی کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری کے دوران نائب اسپیکر یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اسمبلی کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا اسمبلی تعین کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

181-(1) اس وقت جب قانون ساز اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر، یا اس وقت جب کوئی قرارداد نائب اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو نائب اسپیکر، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کریگا اور دفعہ 180 کے فقرہ (2) کی توضیحات کا اطلاق ہر ایسی نشست کے بارے میں، ایسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب کوئی قرارداد قانون ساز اسمبلی میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو، اس کو اسمبلی میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹ مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

182- ہر ایسی ریاست کی قانون ساز کونسل، جس میں ایسی کونسل ہو، جس قدر جلد ہو سکے، کونسل کے دو ارکان چن لے گی جو ترتیب وار اس کے میر مجلس اور نائب میر مجلس ہوں گے اور جب بھی میر مجلس یا نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، کونسل دوسرے رکن کو چن لے گی جو میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ہو گا۔

183- کوئی رکن جو قانون ساز کونسل کے میر مجلس یا نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو -

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ کونسل کا رکن نہ رہے؛
(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن میر مجلس ہے تو نائب میر مجلس کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب میر مجلس ہے تو میر مجلس کو

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور
(ج) کونسل کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو کونسل کے اس
وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے
عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ
کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے
کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

میر مجلس کے عہدے
کے فرائض انجام دینے
یا اس حیثیت سے کام
کرنے کا نائب میر
مجلس یا دوسرے شخص
کو اختیار۔

184-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے
فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو کونسل
کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) کونسل کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری
میں نائب میر مجلس یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا
کونسل کے طریق کار کے قواعد سے تعین ہو یا اگر کوئی ایسا شخص
موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا تعین کونسل کرے، بحیثیت
میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر
مجلس صدارت نہیں
کریگا جب اس کو
عہدے سے علاحدہ
کرنے کی قرارداد
زیر غور ہو۔

185-(1) قانون ساز کونسل کے کسی اجلاس کی اس
وقت جب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد
زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے
عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس،
اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 184 کے فقرہ
(2) کی توضیحات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا
جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس
یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب قانون ساز کونسل میں میر مجلس کو اس کے
عہدہ سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو، اس کو کونسل

میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

186- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میرمجلس اور نائب میرمجلس کو وہ یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ الگ الگ تعین کرے اور، اس طرح توضیح ہونے تک، ایسی یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

187- ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایوان کا ایک علاحدہ عملہ معتمدی ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کی، اس ریاست کی صورت میں جس میں قانون ساز کونسل ہو، یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ ایسی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تا وقتیکہ فقرہ (2) کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز توضیح نہ کرے، گورنر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا قانون ساز کونسل کے میرمجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد اسمبلی یا کونسل کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد کو یہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع نافذ ہوں گے۔

اسپیکر، نائب اسپیکر،
میرمجلس اور نائب
میرمجلس کی یافت اور
الاؤنس۔

ریاستی مجلس قانون
ساز کی معتمدی۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار
صالح۔

188- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، گورنر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے
دہی، نشستوں کے خالی
ہونے کے باوجود
ایوانوں کو کام کرنے
کا اختیار اور کورم۔

189- (1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیح ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی کسی نشست میں تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کے جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

اسپیکر یا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کریگا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کو اس کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہوگا، اور ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی کارروائی جائز ہوگی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقت یہ کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح نہ کرے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی اجلاس کے تشکیل پانے کا کورم دس ارکان یا اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہوگا، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو۔

(4) اگر ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہو گا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کر دے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

190-(1) کوئی شخص ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہو گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعے توضیح کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

نشستوں کا خالی ہونا۔

(2) کوئی شخص پہلے فہرست بند میں متذکرہ ریاستوں کی دو یا زیادہ مجالس قانون ساز کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص دو یا زیادہ ایسی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضي ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے، ایسی تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ایک ریاست کے سوا تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کی نشست خالی ہو جائے گی اگر وہ—

(الف) دفعہ 191 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ

نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) اسپیکر یا میر مجلس کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور اسپیکر یا میر مجلس نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یاد یگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میجر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کریگا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا: بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخواست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے
نااہلیتیں۔

191- (1) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا۔

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدے کے سوا فائز ہو، جس کی بابت ریاست کی مجلس قانون ساز نے قانون کے ذریعہ قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہو گا؛

(ب) اگر وہ فترا العقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ حاصل کر لی ہو یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ه) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا

اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح: اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا منظور نہ ہو گا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہو گا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

192-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 191 کے فقرہ (1) میں متذکرہ نااہلیوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے تو یہ معاملہ فیصلے کے لیے گورنر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے گورنر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور اسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

193- اگر کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے نشست سنبھالے یا ووٹ دے قبل اس کے کہ وہ دفعہ 188 کی ضروری شرائط کی تکمیل کرے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ یا اس کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کی رو سے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے، تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپے تاوان کا مستوجب ہو گا جو ریاست کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

ارکان کی نااہلیوں
سے متعلق تصفیہ
طلب امور کا فیصلہ۔

دفعہ 188 کے تحت
حلف لینے یا اقرار صحیح
کرنے سے پہلے یا
جب اہل نہ ہو یا نااہل
قرار دیا جائے،
نشست سنبھالنے اور
ووٹ دینے پر تاوان۔

مجلس ریاستی قانون ساز اور ان کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

مجلس قانون ساز کے
ایوانوں اور ان کے
ارکان اور کمیٹیوں
کے اختیارات،
مراعات وغیرہ۔

194- (1) اس آئین کی توضیحات اور مجلس قانون ساز کے طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، ہر ریاست کی مجلس قانون ساز میں تقریر کی آزادی ہوگی۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی رکن کسی مجلس قانون ساز میں کہی ہوئی کسی بات یاد دہانی کے طور پر کسی شخص سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہوگا، اور کوئی شخص ایسی کسی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے اختیار سے یا اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہوگا۔

(3) دیگر اعتبار سے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان اور ایسی مجلس قانون ساز کے ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978ء کی دفعہ 26 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیحات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رو سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان یا اس کی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہوگا جیسا ان کا اطلاق اس مجلس قانون ساز کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور
الائونس۔

195-ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے ارکان ایسی یافت اور الائونس، جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیح ہونے تک ان شروحوں سے اور ایسی شرائط پر یافت اور الائونس پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے فوراً پہلے مماثل صوبے کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

196- (1) رتنی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 198 اور 207 کی توضیحات کے تابع، کوئی بل کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتداً پیش ہو سکے گا۔

بلوں کے پیش کرنے اور
ان کو منظور کرنے کے
بارے میں توضیحات۔

(2) دفعات 197 اور 198 کی توضیحات کے تابع، کسی بل کا کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہونا منظور نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں زیر غور ہو اس کے ایوان یا ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہو گا۔

(4) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو اور اس کی قانون ساز اسمبلی سے منظور نہ ہو، اس اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہو گا۔

(5) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں زیر غور ہو یا قانون ساز اسمبلی سے منظور ہو کر قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو، اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رتنی بل کے سوا دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔

197- (1) اگر کوئی بل ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے، جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہو جانے اور قانون ساز کونسل میں منتقل ہو جانے کے بعد—

(الف) کونسل سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) کونسل میں اس بل کے رکھے جانے کی تاریخ سے اس بل کی اس سے منظوری کے بغیر تین ماہ سے زیادہ گزر جائیں؛ یا
(ج) بل کونسل سے ایسی ترمیمات کے ساتھ منظور ہو جن سے قانون ساز اسمبلی اتفاق نہ کرے،

تو اس بل کا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان سے اس شکل میں جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے دوسری بار ان ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جو قانون ساز کونسل نے کی ہوں یا تجویز کی ہوں اور قانون ساز اسمبلی نے ان سے اتفاق کیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(3) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق رتنی بل پر نہ ہو گا۔

رتنی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔

198- (1) رتنی بل قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا۔

(2) رتنی بل اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہونے کے بعد قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا، اور قانون ساز کونسل اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ قانون ساز اسمبلی کو واپس کر دے گی، اور قانون ساز اسمبلی اس کے بعد قانون ساز کونسل کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نامنظور کر سکے گی۔

(3) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کر لے، تو اس رقتی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی ہو اور جن کو قانون ساز اسمبلی نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا منظور ہو گا۔

(4) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے، تو اس رقتی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا منظور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر، جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی رقتی بل کو جو قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا ہو اور قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر قانون ساز اسمبلی کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضي ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا منظور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا تھا۔

199- (1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقتی

رقتی بل کی تعریف۔

بل ہونا منظور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیحات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی —
(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) ریاست کے رقم قرض لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو اس ریاست نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) ریاست کے مجتمہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل،

کسی ایسے فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛
(د) ریاست کے مجتمہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛
(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو ریاست کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو گا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛
(و) ریاست کے مجتمہ فنڈ یا ریاست کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کی اجرائی؛ یا
(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیح درج ہے، رقتی بل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس کو بدلنے یا منضبط کرنے کی توضیح درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، اس کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا ہوا کوئی بل رقتی بل ہے یا نہیں، تو اس پر ایسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(4) ہر رقتی بل پر جب وہ دفعہ 198 کے تحت قانون ساز کونسل کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 200 کے تحت گورنر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی تصدیق کرے گا کہ وہ رقتی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

200- جب کوئی بل کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہو جائے یا جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ گورنر کو پیش کیا جائے گا اور گورنر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی

منظوری دی ہے یا اس کی منظوری روک لی ہے یا یہ کہ بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا ہے:

بشرطیکہ گورنر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رتنی بل نہ ہو تو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہوگی کہ وہ ایوان یا دونوں ایوان اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیحات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے، اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو وہ ایوان یا دونوں ایوان حسبہ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل اس ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم مکرر منظور ہو جائے اور گورنر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو تو گورنر اس کی منظوری نہیں روکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ گورنر کسی ایسے بل کو منظور نہیں کریگا لیکن اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا جو اس کی رائے میں اگر وہ قانون بن گیا ہوتا تو عدالت عالیہ کے ایسے اختیارات کے، جنہیں آئین کے حسب منشا اس عدالت کو انجام دینا ہے، اتنا نقیض ہو جاتا کہ اس سے اس کی حیثیت خطرے میں پڑ جاتی۔

201- جب گورنر کسی بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے تو صدر اعلان کرے گا کہ آیا وہ بل کو منظور کرتا ہے یا اس کی منظوری روکتا ہے:

بشرطیکہ جب وہ بل رتنی بل نہ ہو تو صدر گورنر کو ہدایت کر سکے گا کہ وہ اس بل کو ریاست کے ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، ایوانوں کو ایسے پیغام کے ساتھ واپس کر دے جس کا ذکر دفعہ 200 کے پہلے فقرہ شرطیہ میں ہے اور جب کوئی بل اس طرح واپس کر دیا جائے تو ایسے پیغام کے ملنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت

بل جو غور کے لیے محفوظ کیے گئے ہوں۔

کے اندر ایوان یا دونوں ایوان حسبہ غور کریں گے اور اگر وہ ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم پھر منظور ہو جائے تو وہ صدر کو اس کے غور کے لیے مکرر پیش کیا جائے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

202- (1) گورنر، ہر مالیاتی سال کی بابت ریاست کی اس سال کی تخمینہ آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ”سالانہ مالیاتی گوشوارہ“ کہا گیا ہے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں پیش کروائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی۔
(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جس کا بار ریاست کے مجتہد فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور
(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو ریاست کے مجتہد فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار ہر ریاست کے مجتہد فنڈ پر عائد ہوتا ہے۔

(الف) گورنر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور کسی ایسی ریاست کی صورت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کی بھی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے ریاست ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د) کسی عدالت العالیہ کے ججوں کی یافت اور الاؤنسوں کی بابت خرچ؛

(ه) رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلہ، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(و) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت یہ آئین یا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عاید کیا جائے۔

203-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، قانون ساز اسمبلی کی منظوری کے لیے پیش نہ ہو گا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہو گی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر مجلس قانون ساز میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقتی مطالبات کی شکل میں قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور قانون ساز اسمبلی کو اختیار حاصل ہو گا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقتی مطالبہ گورنر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا۔
204-(1) اسمبلی کی جانب سے دفعہ 203 کے تحت رقتی منظوری دینے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں اس ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم

تخمینوں کے بارے
میں مجلس قانون ساز
میں طریق کار۔

تصرف رقوم بل۔

کے تصرف کے لیے توضیح ہوگی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لئے
در کار ہوں -

(الف) ایسی رقمی منظوریوں جو اسمبلی کی جانب سے اس طرح
دی گئی ہوں؛ اور

(ب) ایسا خرچ جس کا بار ریاست کے مجتہد فنڈ پر عائد ہو لیکن
کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو ایوان یا ایوانوں میں اس سے
قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان
میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس
کا اثر یہ ہو کہ اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا
اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو
جس کا بار ریاست کے مجتہد فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے
والے شخص کا فیصلہ کہ آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت ناقابل
قبول ہے، حتمی ہو گا۔

(3) دفعات 205 اور 206 کی توضیحات کے تابع کوئی رقم
ریاست کے مجتہد فنڈ سے نکالی نہ جائے گی سوائے اس کے کہ وہ اس
دفعہ کی توضیحات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف
کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد
رقمی منظوریوں -

205- (1) گورنر -

(الف) اگر کوئی رقم جس کو کسی مخصوص سروس کے لیے
مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 204 کی توضیحات کے
بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی
اغراض کے لیے نا کافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی
جدید سروس پر تکمیلی یا اضافی خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی
گوشوارہ میں مد نظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو، یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو، تو ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گیا ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارہ اور خرچ یا مطالبہ سے نیز ایسے کسی قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمہ فنڈ سے تصرف رقم کا مجاز کرانے کے لیے بنایا جانا ہو، دفعات 202، 203 اور 204 کی توضیحات کا وہی اثر ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ اور اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اس قانون کے تعلق سے ہے جو ایسا خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمہ فنڈ سے تصرف رقم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

206- اس باب کی متذکرہ بالا توضیحات میں کسی امر کے باوجود ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو اختیار ہو گا کہ—
(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 203 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 204 کی توضیحات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛
(ب) ریاست کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جاسکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛
(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال

علی الحساب رقمی
منظوریاں، اعتمادی رقمی
منظوریاں اور غیر
معمولی رقمی منظوریاں۔

کی جاریہ سروس کا کوئی جز نہ ہو، اور ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار ہو گا کہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رتنی منظوریوں دی جائیں ریاست کے مجتمہ فنڈ سے رقوم کا نکالاجانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 203 اور 204 کی توضیحات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رتنی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رتنی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو ریاست کے مجتمہ فنڈ سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت
خصوصی توضیحات۔

207-(1) گورنر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 199 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیح کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی توضیح کی جائے قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیح ہو کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کے بارے میں توضیح کرنا محض اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر رتنی تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیح ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں مقامی اغراض کے لیے کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس کو بدلنے کی یا اسے منضبط کرنے کی توضیح ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے ریاست کے مجتمہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا۔ بجز اس کے کہ گورنر نے اس ایوان سے اس پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

208- (1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایوان اس آئین کی توضیحات کے تابع اپنے طریق کار اور کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

طریق کار کے قواعد۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو اس آئین کے نفاذ کے عین قبل مماثل صوبہ کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور تطبیق کے تابع جو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ان میں کرے، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، گورنر، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے صلاح کرنے کے بعد ان دو ایوانوں کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

209- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا ریاست کے مجتمہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیح

مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس ایوان یا دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے دفعہ 208 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قواعد یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی تو ضیح حاوی رہے گی۔

زبان جو مجلس قانون
ساز میں استعمال ہو گی۔

210-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیحات کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کام کاج اس ریاست کی سرکاری زبان یا زبانوں میں یا ہندی میں یا انگریزی میں ہو گا: بشرطیکہ قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر مذکورہ بالا زبانوں میں سے کسی زبان میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح کرے، یہ دفعہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضي ہو جانے کے بعد اس طرح نافذ رہے گی گویا کہ الفاظ ”یا انگریزی میں“ اس سے حذف کیے گئے ہوں:

بشرطیکہ ہماچل پردیش، منی پور، میگھالیہ اور تری پورہ کی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ”پندرہ سال“ کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ”پچیس سال“ قائم کیے گئے ہوں:

مزید شرط یہ کہ اروناچل پردیش، گوا اور میزورم ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ”پندرہ سال“ کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ”چالیس سال“ قائم کئے گئے ہوں:

211- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی بحث سپریم کورٹ یا کسی عدالت عالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویے کے بارے میں نہ ہوگی۔

مجلس قانون ساز میں
بحث پر پابندی۔

212-(1) ریاست کی مجلس قانون ساز میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جاسکے گا۔
(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم و ضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہوگا۔

عدالتیں، مجلس قانون ساز
کی کارروائی کی تحقیقات
نہیں کریں گی۔

باب 4

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

213-(1) اگر گورنر اس وقت کے سوا، جب کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری ہو یا جہاں کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس وقت کے سوا جب مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، کسی وقت مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈیننس جاری کر سکے گا جو اس کو حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں:

مجلس قانون ساز کے
وقفہ کے دوران
آرڈیننس جاری کرنے
کا گورنر کو اختیار۔

بشرطیکہ گورنر، صدر سے ہدایات کے بغیر کوئی ایسا آرڈیننس جاری نہ کرے گا اگر۔

(الف) کسی ایسے بل کو، جس میں ویسی ہی توضیحات درج ہوں، مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے اس آئین کے تحت صدر کی ماقبل منظوری مطلوب ہو؛ یا

(ب) کسی بل کو، جس میں ویسی ہی توضیحات درج ہوں، وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنا ضروری تصور کرے؛ یا
(ج) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ، جس میں ویسی ہی توضیحات درج ہوں، اس آئین کے تحت باطل ہو تا جہاں اس کے کہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اسے صدر کی منظوری حاصل ہوتی۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈیننس کو وہی نفوذ و اثر حاصل ہو گا جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے جس کی گورنر نے منظوری دی ہو لیکن ایسا ہر آرڈیننس —

(الف) اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں یا جہاں اس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو دو نوں ایوانوں میں پیش ہو گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس کرنے کے چھ ہفتوں کے منقضي ہو جانے پر یا اگر اس مدت کے منقضي ہونے سے قبل قانون ساز اسمبلی اس کو نا منظور کرتے ہوئے قرارداد منظور کر دے اور قانون ساز کونسل، اگر کوئی ہو، اس سے اتفاق کرے، تو اس قرارداد کے منظور ہونے پر یا، جیسی کہ صورت ہو، اس قرارداد سے کونسل کے اتفاق کرنے پر نافذ العمل نہیں رہے گا: اور

(ب) گورنر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح:۔۔ جب اس ریاست کے، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایوان کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں، تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہو گا۔

(3) جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈیننس میں ایسی توضیح ہو، جو اگر اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اسی ایکٹ

میں جس کی گورنر نے منظوری دی ہو، وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، تو وہ اس حد تک باطل ہو گا:

بشرطیکہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کے اثر سے متعلق جو متوازی فہرست میں مندرجہ کسی امر کی نسبت پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کے نقیض ہو، اس آئین کی توضیحات کی اغراض کے لیے صدر کی ہدایت کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت نافذ کیے ہوئے کسی آرڈیننس کا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایک ایسا ایکٹ ہونا منظور ہو گا جو صدر کے غور کے لیے محفوظ کر لیا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو۔

باب 5

ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

214 - ہر ایک ریاست کے لیے ایک عدالت عالیہ ہو گی۔

215 - ہر عدالت عالیہ ایک نظیری عدالت ہو گی اور اس

کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

216 - ہر عدالت عالیہ ایک اعلیٰ جج اور ایسے دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی جن کا تقرر کرنا صدر وقتاً فوقتاً ضروری تصور کرے۔

217 - (1) عدالت عالیہ کے ہرنج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے بھارت کے اعلیٰ جج، ریاست کے گورنر سے اور اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرر کی صورت میں اس عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کرے گا اور زائد یا کار گزار جج اس مدت تک جس کی دفعہ 224 میں توضیح ہے اور کوئی دیگر صورت میں باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک عہدہ پر فائز رہے گا۔

ریاستوں کے لیے
عدالت ہائے عالیہ۔

عدالت ہائے عالیہ
نظیری عدالتیں ہوں
گی۔

عدالت ہائے عالیہ کی
تشکیل۔

عدالت عالیہ کے جج کا
تقرر اور شرائط عہدہ۔

بشرطیکہ -

(الف) کوئی جج صدر کو موسومہ دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، کسی جج کو اس کے عہدہ سے اس طریقہ سے علاحدہ کر سکے گا جس کی سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کرنے کے لیے دفعہ 124 کے فقرہ (4) میں توضیح ہے؛

(ج) صدر کے کسی جج کا سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کر دینے یا صدر کے اس کو بھارت کے علاقہ کے اندر کسی دوسری عدالت عالیہ میں تبادلہ کر دینے سے اس جج کا عہدہ خالی ہو جائے گا۔

(2) کوئی شخص عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہ ہو گا تا وقتیکہ وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور -

(الف) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر کم سے کم دس سال تک فائز نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت عالیہ کا یاد دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو۔

تشریح:- اس فقرہ کی اغراض کے لیے -

(الف) ایسی مدت کا شمار کرتے وقت جس کے دوران کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو، عدالتی عہدہ پر فائز ہونے کے بعد کوئی ایسی مدت بھی شامل کی جائے گی جس کے دوران ایسا شخص کسی عدالت عالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہے یا یونین یا ریاست میں کسی ایسے ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علیقت مطلوب ہو؛

(الف الف) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص کسی عدالت عالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو، ایسی ہر مدت شامل کر لی

جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی عدالتی عہدہ یا یونین یا ریاست میں کسی ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علیقت مطلوب ہو؛ (ب) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو یا کسی عدالت عالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کی ہر ایسی مدت شامل کر لی جائے گی جس میں وہ کسی ایسے رقبہ میں عدالتی عہدہ پر رہا ہو جو پندرہ اگست، 1947ء سے قبل بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء میں کی گئی ہے، شامل تھا یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رقبہ میں کسی عدالت عالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو۔ (3) اگر کسی عدالت عالیہ کے جج کی عمر کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہو تو صدر، اس سوال کا فیصلہ بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کرے گا اور صدر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

218- سپریم کورٹ کے حوالوں کے بجائے عدالت عالیہ کے حوالے قائم کر کے دفعہ 124 کے فقرات (4) و (5) کی توضیحات کا اطلاق کسی عدالت عالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق سپریم کورٹ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

219- ہر شخص جس کا تقرر عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو اپنا کام شروع کرنے سے پہلے ریاست کے گورنر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا گورنر اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

220- کوئی شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد عدالت عالیہ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو سوائے سپریم کورٹ اور دیگر عدالت ہائے عالیہ کے بھارت میں کسی

سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیحات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔

عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔

مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔

عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو کالت یا پیروی نہ کرے گا۔
تشریح:- اس دفعہ میں اصطلاح ”عدالت العالیہ“ میں ایسی
ریاست کی عدالت العالیہ شامل نہیں ہے جس کی صراحت پہلے فہرست
بند کے حصہ ب میں تھی جیسا کہ وہ آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ،
1956ء کی تاریخ نفاذ سے قبل تھا۔

ججوں کی یافتہ وغیرہ۔

221- ہر ایک عدالت العالیہ کے ججوں کو اتنی یافتہ دی جائے
گی جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس
تئیں اس طرح کی توضیح نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتہ دی جائیں
گی جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔
(2) ہرنج ایسے الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کی
بابت ایسے حقوق کا، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا
اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک
ایسے الاؤنس اور حقوق کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے
فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کے نہ تو الاؤنس میں اور نہ رخصت غیر حاضری یا
پنشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسی ردوبدل کی
جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کسی جج کا ایک
عدالت العالیہ سے
دوسری عدالت
العالیہ میں تبادلہ۔

222-(1) صدر، بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کسی جج کا
تبادلہ ایک عدالت العالیہ سے کسی دوسری عدالت العالیہ میں کر سکے گا۔
(2) جب کسی جج کا اس طرح تبادلہ کر دیا گیا ہو یا کیا جائے تو وہ
اس مدت کے دوران جس میں اس نے آئین (پندرہویں ترمیم) ایکٹ،
1963ء کی تاریخ نفاذ کے بعد دوسری عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے
خدمت انجام دی ہو، اپنی یافتہ کے علاوہ ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق
ہو گا جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور ایسا تعین ہونے تک
ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا جو صدر بذریعہ حکم مقرر کرے۔

223- جب کسی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب کوئی ایسا اعلیٰ جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس عہدہ کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

کار گزار اعلیٰ ججوں
کا تقرر۔

224- (1) اگر کسی عدالت عالیہ کے کام میں عارضی اضافہ یا اس میں کام کے بقایا کی وجہ سے صدر کو یہ معلوم ہو کہ اس عدالت کے ججوں کی تعداد میں فی الوقت اضافہ کرنا چاہئے تو صدر باضابطہ اہلیت رکھنے والے اشخاص کا تقرر اس عدالت کے زائد ججوں کی حیثیت سے ایسی مدت کے لیے کر سکے گا جو دو سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی وہ صراحت کرے۔

زائد اور کار گزار
ججوں کا تقرر۔

(2) جب عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کے سوا کوئی دوسرا جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو یا اعلیٰ جج کی حیثیت سے عارضی طور پر کام کرنے کے لیے اس کا تقرر ہو تو صدر کسی باضابطہ اہلیت رکھنے والے شخص کا تقرر مستقل جج کے اپنے کام پر واپس آنے تک اس عدالت کے جج کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے کر سکے گا۔

(3) کوئی شخص جس کا عدالت عالیہ کے زائد یا کار گزار جج کی حیثیت سے تقرر ہو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد عہدہ پر فائز نہ رہے گا۔

224 الف- اس باب میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج کسی وقت صدر کی ماقبل منظوری سے کسی شخص سے جو اس عدالت یا کسی اور عدالت عالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو، اس ریاست کی عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص جس سے استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ

پینشن یافتہ ججوں کا
عدالت ہائے عالیہ کے
اجلاسوں کے لیے تقرر۔

میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہو گا جن کا صدر، بذریعہ حکم تعین کرے اور اس کو اس عدالت عالیہ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گے لیکن اس کا دیگر طور پر عدالت عالیہ کا جج ہونا متصور نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے عدالت عالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہو گا۔ جج اس کے کہ وہ ایسا کرنے پر راضی ہو۔
225- اس آئین کی توضیحات اور اس آئین کے ذریعہ متعلقہ مجلس قانون ساز کو عطا کیے گئے اختیارات کی رو سے بنائے گئے اس کے کسی قانون کی توضیحات کے تابع کسی موجودہ عدالت عالیہ کا اختیار سماعت اور اس میں نافذ العمل قانون نیز اس عدالت میں عدل گستری سے متعلق اس کے ججوں کے اپنے اپنے اختیارات جن میں عدالت کے قواعد بنانے اور عدالت اور اس کے ارکان کے منفردہ یا متفقہ جلسوں کو منضبط کرنے کا کوئی اختیار شامل ہے، وہی ہوں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل تھے:

بشرطیکہ کوئی پابندی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مال گذاری سے متعلق یا کسی ایسے فعل سے متعلق کسی امر کی بابت جس کے کرنے کا اس کے وصول کرنے میں حکم دیا گیا ہو یا کیا گیا ہو، عدالت ہائے عالیہ میں سے کسی عدالت عالیہ کے ابتدائی اختیار سماعت کے استعمال پر عائد تھی ایسے اختیار سماعت کے استعمال پر آئندہ عائد نہ رہے گی۔

عدالت ہائے عالیہ کو
بعض رٹ اجرا
کرنے کا اختیار۔

226-(1) دفعہ 32 میں کسی امر کے باوجود، ہر عدالت عالیہ کو ان علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو ان علاقوں کے اندر کسی شخص یا حاکم کو جس میں مناسب صورتوں میں کوئی حکومت شامل ہے، حصہ 3 کے

عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی کے نفاذ یا کسی دیگر غرض سے ہدایات، احکام یا رٹ جس میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تا کیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور طلبی مسل کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کوئی رٹ اجرا کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(2) کسی حکومت، حاکم یا شخص کو ہدایات، احکام یا رٹ اجرا کرنے کا فقرہ (1) سے عطا کیا ہوا اختیار کوئی ایسی عدالت عالیہ بھی استعمال کر سکے گی جو ان علاقوں کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو جن کے اندر ایسے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے بنائے دعویٰ کلی یا جزوی طور پر پیدا ہو یا جو اس کے کہ ایسی حکومت یا حاکم کا مرکز یا ایسے شخص کی سکونت ان علاقوں کے اندر نہ ہو۔

(3) جب کوئی ایسا فریق جس کے خلاف کوئی عبوری حکم خواہ وہ امتناعی حکم یا حکم التوایا کسی دیگر طریقے پر یا فقرہ (1) کے تحت کسی درخواست سے متعلق کسی کارروائی میں —

(الف) مذکورہ فریق کو ایسی درخواست اور ایسے عبوری حکم کی تائید میں جملہ دستاویزات کی نقول فراہم کیے بغیر؛ اور
(ب) ایسے فریق کو سننے کا موقعہ دیے بغیر صادر کیا گیا ہو، مذکورہ حکم کی منسوخی کے لیے عدالت عالیہ کو درخواست پیش کرے اور ایسے فریق کو جس کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہو یا اس فریق کے وکیل کو اس درخواست کی ایک نقل پیش کرنے پر عدالت عالیہ درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے یا ایسی تاریخ سے جس پر درخواست کی نقل دی گئی، جو بھی بعد والی تاریخ ہو، دو ہفتوں کے اندر درخواست پر فیصلہ صادر کرے گی یا جب عدالت عالیہ اس مدت کے آخری دن بند ہو تو اس کے بعد اگلے دن کے

اختتام سے پہلے جب عدالت عالیہ کھلی ہو فیصلہ دے گی اور اگر ایسی درخواست پر فیصلہ نہ دیا جائے تو اس مدت کے ختم ہونے پر یا مذکورہ اگلا دن ختم ہونے پر، جیسی کہ صورت ہو، عبوری حکم منسوخ تصور ہو گا۔

(4) اس دفعہ سے کسی عدالت عالیہ کو عطا کیے ہوئے اختیار سے دفعہ 32 کے فقرہ (2) سے سپریم کورٹ کو عطا کیے ہوئے اختیار میں کمی نہ ہو گی۔

226 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت عالیہ کا جملہ
عدالتوں پر نگرانی کا
اختیار۔

227- (1) ہر عدالت عالیہ کی ان سارے علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، سب عدالتوں اور ٹریبونل پر نگرانی رہے گی۔

(2) متذکرہ بالا حکم کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر

عدالت عالیہ —

(الف) ایسی عدالتوں سے رپورٹ طلب کر سکے گی؛

(ب) عام قواعد بنا سکے گی اور اجرا کر سکے گی اور ایسی عدالتوں کے طریق کار اور ان کی کارروائی کو منضبط کرنے کے لیے نمونے مقرر کر سکے گی؛ اور

(ج) ایسے نمونے مقرر کر سکے گی جن کے مطابق ایسی عدالتوں کے عہدہ دار رجسٹر، اندراجات اور حسابات رکھیں گے۔

(3) عدالت عالیہ ان فیسوں کے جدول بھی طے کر سکے گی جو ایسی عدالتوں کے شیرف اور تمام اہلکاروں اور عہدہ داروں اور ان میں وکالت کرنے والے اٹارنیوں، ایڈوکیٹوں اور وکیلوں کو دیئے جائیں گے:

بشرطیکہ فقرہ (2) یا فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے قواعد،

مقررہ نمونے یا طے کئے ہوئے جدول نافذ الوقت کسی قانون کی کسی توضیح کے متناقض نہ ہوں گے اور ان کے لیے گورنر کی ماقبل منظوری لازمی ہوگی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے مسلح افواج کی نسبت کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کسی عدالت یا ٹریبونل پر نگرانی کے اختیارات کا کسی عدالت عالیہ کو عطا کیا جانا متصور نہ ہوگا۔

228 - اگر عدالت عالیہ مطمئن ہو جائے کہ اس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر غور کسی مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا طے کرنا اس مقدمہ کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو عدالت عالیہ اس مقدمہ کو اس عدالت سے واپس لے گی اور اس کو اختیار ہوگا کہ -

(الف) خواہ اس مقدمہ کا خود ہی تصفیہ کرے؛ یا

(ب) اس قانونی مسئلہ کو طے کر کے اس عدالت کو جس سے وہ مقدمہ اس طرح واپس لیا گیا ہو ایسے مسئلہ پر اپنے فیصلہ کی نقل کے ساتھ واپس کرے اور اس کے ملنے پر وہ عدالت اس مقدمہ کا، عدالت عالیہ کے اس فیصلہ کے مطابق تصفیہ کرنے کے لیے کارروائی کرے گی۔

228 الف - آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

229 - (1) کسی عدالت عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین کے تقررات عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت کرے:

بشرطیکہ ریاست کا گورنر قواعد کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قواعد میں کی جائے کسی ایسے شخص کا

بعض مقدمات کی
عدالت عالیہ میں
منتقلی۔

عدالت ہائے عالیہ کے
عہدہ دار اور ملازمین
اور مصارف۔

جو پہلے ہی سے اس عدالت سے متعلق نہ ہو اس عدالت سے متعلق کسی عہدہ پر، سوائے اس کے کہ تقرر ریاستی پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع، کسی عدالت عالیہ کے عہدہ داروں اور ملازمین کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو اس عدالت کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار، جس کو اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک کہ وہ یافت، الاؤنس، رخصت یا پنشن سے متعلق ہوں، اس ریاست کے گورنر کی منظوری لازمی ہوگی۔

(3) کسی عدالت عالیہ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پنشن شامل ہیں، ریاست کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر قوم اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

عدالت عالیہ کے
اختیار سماعت کی یونین
علاقہ تک توسیع۔

230- (1) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کی توضیح کسی یونین علاقہ تک کر سکتے گی یا اس سے کسی عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کو خارج کر سکتے گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی عدالت عالیہ کسی یونین علاقہ کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، -

(الف) اس آئین کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار سماعت کے بڑھانے، محدود کرنے یا برخاست کرنے کا اختیار دیا گیا

ہے؛ اور

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی اس علاقہ میں ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں یا جدولوں کے تعلق سے یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ صدر کا حوالہ ہے۔

231- (1) اس باب کی ماقبل توضیحات میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں اور کسی یونین علاقہ کے لیے ایک مشترکہ عدالت العالیہ قائم کر سکے گی۔

(2) کسی ایسی عدالت العالیہ کے تعلق سے، -

(الف) دفعہ 217 میں ریاست کے گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ان سب ریاستوں کے گورنروں کا حوالہ ہے جن کی بابت عدالت العالیہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہے؛

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں اور جدولوں کے تعلق سے اس ریاست کے گورنر کا حوالہ ہے جس میں وہ ماتحت عدالتیں واقع ہیں؛ اور

(ج) دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ اس ریاست کا حوالہ ہیں جس میں اس عدالت العالیہ کا صدر مرکز ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا صدر مرکز کسی یونین علاقہ میں ہو تو دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے گورنر، پبلک سروس کمیشن، مجلس قانون ساز اور مجتہد فنڈ کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ”ترتیب وار“ صدر، یونین پبلک سروس کمیشن، پارلیمنٹ اور بھارت کے مجتہد فنڈ کے حوالے ہیں۔

دو یا زیادہ ریاستوں کے
لیے مشترکہ عدالت
العالیہ کا قیام۔

باب 6 ماتحت عدالتیں

ضلع ججوں کا تقرر۔

233-(1) کسی ریاست میں اس ریاست کا گورنر ایسی ریاست سے متعلق اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ کے مشورے سے ضلع جج کی حیثیت سے اشخاص کا تقرر اور تعیناتی کرے گا اور ان کو ترقی دے گا۔
(2) کوئی شخص جو پہلے ہی سے یونین یا اس ریاست کی ملازمت میں نہ ہو صرف اس صورت میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا جب وہ کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اور عدالت العالیہ اس کے تقرر کی سفارش کرے۔

بعض ضلع ججوں کے تفرقات اور ان کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔

233 الف - کسی عدالت کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حکم کے باوجود -

(الف) (i) کسی شخص کا جو پہلے ہی سے کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ہو یا کسی شخص کا جو کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اس ریاست کے ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کیا جانا، اور

(ii) کسی ایسے شخص کی ضلع جج کی حیثیت سے تعیناتی، ترقی یا تبادلہ کیا جانا،

جو آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت دفعہ 233 یا دفعہ 235 کی توضیحات کی مطابقت کے سواد یگر طور پر ہو، محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیحات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا کالعدم ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہو گا؛

(ب) کسی ایسے شخص کی جانب سے یا اس کے روبرو جس کا دفعہ

233 یاد دفعہ 235 کی توضیحات کی مطابقت کے سوا دیگر طور پر کسی ریاست میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ ہوا ہو، آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے قبل استعمال کیے ہوئے کسی اختیار سماعت یا صادر شدہ یا مرتبہ کسی فیصلہ، ڈگری، حکم سزایا حکم یا کیے ہوئے کسی دوسرے فعل یا کی ہوئی کسی کارروائی کا محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیحات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا باطل ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا باطل ہونا متصور نہ ہو گا۔

234- کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ضلع ججوں کے سوا دیگر اشخاص کے تقررات، اس ریاست کا گورنر، ریاستی سپیکر سروس کمیشن اور ایسی ریاست کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت عالیہ سے مشورے کے بعد اس بارے میں اس کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق کرے گا۔

عدلیہ کی ملازمت میں
ضلع جج کے سوا دیگر
اشخاص کی بھرتی۔

235- ضلع عدالتوں اور ان کی ماتحت عدالتوں پر نگرانی جس میں کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت کرنے والے اور ضلع جج سے کم تر عہدہ کے اشخاص کی تعیناتی، ترقی اور رخصت کی منظوری شامل ہیں، عدالت عالیہ میں مرکوز ہوگی لیکن اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ کسی ایسے شخص سے اس کا اپیل کا کوئی حق جو اسے اس کی شرائط ملازمت منضبط کرنے والے کسی قانون کے تحت حاصل ہو، چھین لیا گیا ہے یا عدالت عالیہ کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ اس کے سوا، جو ایسے قانون کے تحت مقررہ شرائط ملازمت کے مطابق ہو، دیگر طور پر برتاؤ کرے۔

ماتحت عدالتوں پر
نگرانی۔

236 - اس باب میں —

(الف) اصطلاح ”ضلع جج“ میں کسی شہر کی عدالت دیوانی کانج، زائد ضلع جج، شریک ضلع جج، مددگار ضلع جج، عدالت خفیہ کا صدر جج،

تعبیر۔

صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، زائد صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، سیشن جج، زائد سیشن جج اور مددگار سیشن جج شامل ہیں؛

(ب) اصطلاح ”عدلیہ کی ملازمت“ سے کوئی ایسی ملازمت مراد ہے جو بالکل ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جن سے ضلع جج کے عہدہ اور ضلع جج کے عہدے سے کم تر اور عدلیہ کے دیگر دیوانی عہدوں کو پر کرنا مقصود ہو۔

بعض درجہ یا درجوں
کے مجسٹریٹوں پر اس
باب کی توضیحات کا
اطلاق۔

237 - گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس باب کی متذکرہ بالا توضیحات اور ان کے تحت بنائے ہوئے قواعد کا اطلاق اس تاریخ سے، جو وہ اس بارے میں مقرر کرے، اس ریاست کے کسی درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں کے تعلق سے ان مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ، جن کی صراحت اطلاع نامہ میں ہو، ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق ان اشخاص کے تعلق سے ہوتا ہے جن کا تقرر اس ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں کیا گیا ہو۔

حصہ 7 (حذف)

آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور
فہرست بند کے ذریعہ۔

حصہ 8

یونین علاقے

یونین علاقوں کا نظم
ونسق۔

239-1) سوائے اس کے کہ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دیگر
طور پر توضیح کرے، ہر یونین علاقہ کا نظم و نسق صدر، اس حد تک جو وہ
مناسب خیال کرے، کسی ایسے ناظم الامور کے ذریعہ کرے گا جس کا
تقرر وہ عہدہ کے نام کی صراحت کے ساتھ کرے گا۔

2) حصہ 6 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، صدر کسی ریاست کے
گورنر کا تقرر کسی مماثل یونین علاقہ کے ناظم الامور کی حیثیت سے کر سکے گا
اور جب گورنر کا اس طرح تقرر کیا جائے تو وہ ایسے ناظم الامور کی حیثیت سے
اپنے کارہائے منصبی اپنے وزیروں کی کونسل سے آزادانہ طور پر انجام دے گا۔

بعض یونین علاقوں
کے لیے مقامی مجلس
قانون سازی یا وزیروں
کی کونسل یا دونوں
کا بنایا جانا۔

239 الف-1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ پڈ وچیری یونین
علاقہ کے لیے —

الف) اس یونین علاقہ کی بابت مجلس قانون ساز کی حیثیت
سے کام کرنے کی غرض سے ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا
وہ جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، یا

(ب) وزیروں کی کونسل،

یادوں بنائے گئے جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیح درج ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو اس کی ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

239 الف الف - (1) آئین (انہترویں ترمیم) ایکٹ، 1991 کی ابتدا سے یونین علاقہ دہلی کو دہلی قومی راجدھانی علاقہ (جسے اس حصے میں اس کے بعد قومی راجدھانی علاقہ کہا گیا ہے) کہا جائے گا اور دفعہ 239 کے تحت مقرر اس کے ناظم کے عہدے کا نام لیفٹننٹ گورنر ہو گا۔

(2) (الف) قومی راجدھانی علاقہ کے لیے ایک قانون ساز اسمبلی ہو گی اور قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی چناؤ حلقوں سے راست انتخاب کے ذریعہ منتخب ارکان سے اس قانون ساز اسمبلی کی نشستیں پر کی جائیں گی؛

(ب) قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد درج فہرست ذاتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد، قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم (جس میں ایسی تقسیم کی بنیاد شامل ہے) اور قانون ساز اسمبلی کے کام کاج سے متعلق سبھی دوسرے معاملات کا طریق کار پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے متعین ہو گا؛

(ج) دفعہ 324 سے دفعہ 327 اور دفعہ 329 کی توضیحات قومی راجدھانی علاقہ، قومی راجدھانی علاقہ کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق اسی طرح لاگو ہوں گی جس طرح وہ کسی ریاست، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق لاگو

دہلی کے متعلق خصوصی
توضیحات۔

ہوتی ہیں اور دفعہ 326 اور دفعہ 329 میں محولہ ”مناسب مجلس قانون ساز“ کے بارے میں یہ مقصود ہو گا کہ وہ پارلیمنٹ کے لیے ہے۔
(3) الف) اس آئین کی توضیحات کے تحت قانون ساز اسمبلی کو ریاستی فہرست کے اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے اور اس فہرست کے اندراج 64، اندراج 65 اور اندراج 66 سے، جہاں تک ان کا تعلق مندرجہ بالا اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے ہے، متعلقہ معاملات سے مختلف ریاستی فہرست میں یا متوازی فہرست میں درج کسی بھی معاملے کے متعلق جہاں تک ایسا کوئی معاملہ یونین علاقوں کو لاگو ہے، پوری قومی راجدھانی علاقہ یا اس کے کسی حصے کے لیے قانون بنانے کا اختیار ہو گا۔

(ب) ذیلی فقرہ (الف) کی کسی بات سے یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے کسی بھی معاملے کے متعلق اس آئین کے تحت قانون بنانے کے پارلیمنٹ کے اختیار میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔
(ج) اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ کسی معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کی کوئی توضیح پارلیمنٹ کے ذریعہ اس معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کے، خواہ وہ قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے پہلے یا اس کے بعد میں منظور ہوئے ہوں یا کسی سابق قانون کے جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے مختلف ہے، کسی توضیح کے متضاد ہے تو دونوں صورتوں میں، جو بھی صورت ہو، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون یا پہلے سے چلے آ رہے قانون کو ترجیح حاصل ہو گی اور قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون اس تضاد کی حد تک کالعدم ہوں گے:

بشرطیکہ اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے کسی ایسے قانون کو صدر کے سامنے غور کرنے کی غرض سے محفوظ رکھا گیا اور اس پر ان کی منظوری مل گئی تو ایسا قانون قومی راجدھانی میں نافذ ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو اسی معاملے میں کوئی قانون، جس میں ایسے قانون ہیں جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ اس طرح بنائے گئے قانون میں ترمیم، اضافہ، تبدیلی یا حذف کرتے ہوں، کسی بھی وقت بنانے میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

(4) لیفٹننٹ گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لئے سوائے اسکے کہ جہاں اسے کسی قانون میں یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ان معاملات کے متعلق جن کی بابت قانون ساز اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایک وزارتی کونسل ہوگی جو قانون ساز اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ دس فیصد ارکان سے مل کر بنے گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہوگا:

بشرطیکہ لیفٹننٹ گورنر اور اس کے وزیروں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف رائے کی صورت میں لیفٹننٹ گورنر سے صدر کو فیصلے کے لیے بھیجنے کی ہدایت کرے گا اور صدر کے ذریعہ اس پر لیے گئے فیصلے کے مطابق کام کرے گا اور ایسا فیصلہ ہونے تک لیفٹننٹ گورنر کسی ایسے معاملے میں جہاں وہ معاملہ اس کی رائے میں اتنا ضروری ہو کہ اس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا ضروری ہے، وہاں اس معاملے میں ایسی کارروائی کرنے یا ایسی ہدایت دینے کے لیے جو وہ ضروری سمجھے، مجاز ہوگا۔

(5) وزیر اعلیٰ کی تقرری صدر کریں گے اور دوسرے وزیروں کی تقرری وزیر اعلیٰ کے مشورے پر صدر کریں گے اور وزراء صدر کی خوشنودی تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

(6) وزیروں کی کونسل قانون ساز اسمبلی کو اجتماعی طور سے جواب دہ ہوگی۔

(7) (الف) پارلیمنٹ، گزشتہ فقرہ کی توضیحات کو مؤثر کرنے کے لئے یا ان میں مندرج توضیحات کی تکمیل کے لیے اور ان کے ضمنی اور

نتیجی سبھی معاملات کے لیے، قانون کے ذریعہ، توضیح کر سکے گی؛

(ب) (ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لیے اس آئین کی ترمیم اس بات کے ہوتے ہوئے بھی نہیں سمجھا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی توضیح درج ہے جو اس آئین میں ترمیم کرتی ہے یا ترمیم کرنے کا اثر رکھتی ہے۔

(8) دفعہ 239 ب کی توضیحات جہاں تک ہو سکے، قومی راجدھانی علاقہ، لیفٹنٹ گورنر اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق ویسے ہی لاگو ہوں گی جیسے وہ پڑ وچیری یونین علاقہ، اس کے ناظم اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق لاگو ہوتی ہیں اور اس دفعہ میں دفعہ 239 الف کے فقرہ (1) کے تعلق سے ہدایات کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ، جیسی کہ صورت ہو، اس دفعہ یا دفعہ 239 الف ب کے تیس ہدایت ہے۔

آئینی مشینری کے ناکام
ہو جانے کی صورت میں
توضیحات۔

239 الف ب۔ اگر صدر لیفٹنٹ گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا ویسے ہی مطمئن ہو کہ —

(الف) ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں قومی راجدھانی علاقہ کی انتظامیہ دفعہ 239 الف الف یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی توضیحات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی ہے؛ یا (ب) قومی راجدھانی علاقہ کے مناسب انتظام کے لیے ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے،

تو صدر، حکم کے ذریعہ، دفعہ 239 الف الف کی کسی توضیح یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی سبھی یا ان میں سے کسی توضیح کی عمل آوری کو ایسی مدت کے لیے اور ایسی شرطوں کے تحت جو ایسے قانون میں درج کی جائیں، معطل کر سکے گا اور ایسی ضمنی اور نتیجی توضیحات کر سکے گا جنہیں وہ دفعہ 239 اور دفعہ 239 الف الف کی توضیحات کے مطابق قومی راجدھانی علاقہ کے انتظام کے لیے ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

قانون ساز اسمبلی کے
وقفہ کے دوران
آرڈیننس جاری کرنے
کا ناظم کا اختیار۔

239 ب (1) اس وقت کو چھوڑ کر جب پڈ وچیری یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی برسر اجلاس ہے اگر کسی وقت اس کا ناظم مطمئن ہو کہ ایسی صورت موجود ہے جس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا اس کے لیے ضروری ہے تو وہ ایسا آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے ایسی صورت حال میں ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ ناظم (ایڈمنسٹریٹر) ایسا کوئی آرڈی نینس اس وقت تک جاری نہیں کرے گا جب تک کہ اسے صدر سے اس کی ہدایت نہ مل جائے:

مزید شرط یہ کہ جب کبھی مذکورہ قانون ساز اسمبلی تحلیل کردی جائے یا دفعہ 239 الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کے تحت کی گئی کسی کارروائی کی وجہ سے اس کی مدت کار معطل کردی جائے تو ناظم ایسی تحلیل یا تعطل مدت میں آرڈی نینس جاری نہیں کرے گا۔

(2) صدر کی ہدایات کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈی نینس کا کسی یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کا ایسا ایکٹ ہونا متصور ہو گا جو دفعہ 239 الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کی توضیحات کی تعمیل کے بعد باضابطہ بنایا گیا ہو لیکن ایسا ہر آرڈی نینس —

(الف) اس یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل کوئی قرار داد اس کو نامنظور کرتے ہوئے منظور کی جائے تو ایسی قرار داد کے منظور ہو جانے پر نافذ نہ رہے گا؛ اور

(ب) ناظم اسے صدر سے اس بارے میں ہدایات حاصل کرنے کے بعد کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

(3) اگر اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈی نینس میں کوئی ایسی توضیح ہو جو دفعہ 239 الف کے فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کے اس بارے میں مندرجہ توضیحات کی تعمیل کے بعد یونین

علاقہ کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ میں وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، سو وہ اس حد تک باطل ہو گا۔

240-(1) صدر -

(الف) جزائر انڈمان اور نکوبار؛

(ب) لکش دوپپ؛

(ج) دادر اور نگر حویلی؛

(د) دمن اور دیو؛

(ه) پڈ وچیری،

یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا:

بشرطیکہ جب ایک جماعت دفعہ 239 الف کے تحت پڈ وچیری یونین علاقہ کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے بنائی جائے تو صدر اس یونین علاقہ کے لیے اس تاریخ سے جو اس مجلس قانون ساز کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ ہو، کوئی دستور العمل اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے نہیں بنائے گا: مزید شرط یہ ہے کہ جب کبھی پڈ وچیری یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنے والی جماعت توڑ دی جائے یا اس جماعت کا ایسی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنا دفعہ 239 الف کے فقرہ (1) میں حوالہ دیئے ہوئے کسی قانون کی بنا پر معطل رہے تو صدر ایسے ٹوٹ جانے یا تعطل کی مدت کے دوران اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا۔

(2) کوئی دستور العمل جو اس طرح بنایا جائے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ یا کسی ایسے دیگر قانون کی جس کا کافی الوقت اس یونین علاقہ پر اطلاق ہوتا ہو، تینخ یا ترمیم کر سکے گا اور جب صدر اس طرح اعلان کرے تو اس کا وہی نفوذ و اثر ہو گا جیسا پارلیمنٹ کے

بعض یونین علاقوں کے لیے صدر کا دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

یونین علاقوں کے لیے
عدالت ہائے عالیہ -

کسی ایسے ایکٹ کا ہے جس کا اطلاق اس علاقہ پر ہوتا ہے۔
241-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی یونین علاقہ کے
لیے عدالت عالیہ قائم کر سکے گی یا کسی ایسے علاقہ میں کسی عدالت کا
اس آئین کی تمام اغراض یا کسی غرض کے لیے عدالت عالیہ ہونا قرار
دے سکے گی۔

(2) حصہ 6 کے باب 5 کی توضیحات کا اطلاق ایسے رد و بدل یا
مستثنیات کے تابع، جن کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیح کرے،
فقہہ (1) میں محولہ عدالت عالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہو گا جیسا کہ
ان کا اطلاق دفعہ 214 میں محولہ عدالت عالیہ کے تعلق سے ہوتا ہے۔
(3) اس آئین کی توضیحات اور کسی متعلقہ مجلس قانون ساز کے
اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز کو عطا کیے ہوئے
اختیارات کی رو سے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع، ہر
عدالت عالیہ جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ
کے عین قبل کسی یونین علاقہ کے بارے میں اختیارات سماعت استعمال
کرتی تھی، اس اختیار کا استعمال اس علاقہ کے بارے میں ایسی تاریخ نفاذ
کے بعد کرتی رہے گی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے پارلیمنٹ کا کسی ریاست کی
عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کو کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ
سے متعلق کرنے یا اس سے خارج کرنے کا اختیار کم نہ ہو گا۔
242- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی دفعہ 29 اور
فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

حصہ 9 پنچایت

تعریفات۔

243- اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،۔

(الف) ”ضلع“ سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ب) ”گرام سبھا“ سے مراد ہے گاؤں سطح پر پنچایت کے علاقہ کے اندر شامل کسی گاؤں سے متعلق انتخابی فہرستوں میں رجسٹر شدہ افراد سے مل کر بنی اکائی؛

(ج) ”درمیانی سطح“ سے مراد ہے گاؤں اور ضلع سطحوں کے درمیان کی سطح جسے کسی ریاست کے گورنر نے عام اطلاع نامہ کی صراحت کے ساتھ اس حصے کے مقاصد کے لیے درمیانی سطح قرار دیا ہو؛

(د) ”پنچایت“ سے مراد ہے ایسا ادارہ (چاہے کسی نام سے اسے پکارا جائے) جسے دیہی علاقوں میں حکومت خود اختیاری کے لیے آئین کی دفعہ 243 ب کے تحت تشکیل دیا گیا ہو؛

(ه) ”پنچایتی حلقہ“ سے مراد ہے کسی پنچایت کا علاقائی حلقہ؛

(و) ”آبادی“ سے مراد ہے وہ آبادی جو آخری مردم شماری کی بنا پر مقرر کی گئی ہو اور جس کے اعداد و شمار شائع ہو گئے ہوں؛

(ز) ”گاؤں“ سے مراد ہے گورنر کے ذریعہ اس حصے کے مقاصد کے لیے عام اطلاع نامہ کے ذریعہ گاؤں کی شکل میں مصرحہ گاؤں اور اس میں اس طرح مصرحہ گاؤں کی جماعت بھی شامل ہے۔

گرام سبھا۔

243 الف۔ گرام سبھا گاؤں کی سطح پر اختیارات کا استعمال کر سکے گی اور اس طرح کے کارہائے منصبی انجام دے سکے گی جس طرح کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ توضع کرے۔

پنچایتوں کی تشکیل۔

243 ب۔ (1) اس حصے کی توضعات کے مطابق ہر ریاست میں گاؤں کی سطح پر، درمیانی سطح پر اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کی تشکیل کی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، درمیانی سطح پر پنچایت کی اس ریاست میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی آبادی میں لاکھ کی حد سے تجاوز نہیں کرتی ہے۔

پنچایتوں کی بناوٹ۔

243 ج۔ (1) اس حصے کی توضعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کی بناوٹ کی بابت توضع کر سکے گی:

بشرطیکہ کسی بھی سطح پر پنچایت کے علاقائی حلقوں کی آبادی کا ایسی پنچایت میں انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی تعداد کا تناسب پوری ریاست میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(2) کسی پنچایت کی سبھی نشستیں، پنچایتی حلقے میں علاقائی چناؤ حلقے سے بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب افراد سے بھری جائیں گی اور اس مقصد کے لیے ہر ایک پنچایت حلقے کو علاقائی چناؤ حلقوں میں ایسے طریقے سے بانٹا جائے گا کہ ہر ایک چناؤ حلقے کی آبادی کا اس کو مختص نشستوں کی تعداد سے تناسب پورے پنچایتی حلقے میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ —
(الف) گاؤں کی سطح پر پنچایتوں کی میر مجلسوں کا درمیانی سطح پر پنچایتوں میں یا ایسی ریاست کی صورت میں جہاں درمیانی سطح پر پنچایتیں نہیں ہیں، ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛
(ب) درمیانی سطح پر پنچایتوں کے میر مجلسوں کا ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ج) لوک سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کا، جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں گاؤں سطح سے مختلف سطح پر کوئی پنچایت حلقہ پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے، ایسی پنچایت میں؛

(د) راجیہ سبھا کے ارکان کا اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کا جہاں وہ -

(i) درمیانی سطح پر کسی پنچایت حلقے کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، درمیانی سطح پر پنچایت میں؛

(ii) ضلع سطح پر کسی پنچایت حلقے کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، ضلع سطح پر پنچایت میں،
نمائندگی کرنے کے لیے توضیح کر سکے گی۔

(4) پنچایت کے میر مجلس اور ایسے دوسرے ارکان کو، چاہے وہ پنچایت حلقہ میں علاقائی انتخابی حلقے سے بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب ہوئے ہوں یا نہیں، پنچایت کے اجلاسوں میں ووٹ دینے کا حق ہو گا۔

(5) (الف) گاؤں سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب ایسے طریقے سے، جس کی توضیح ریاست کی قانون ساز اسمبلی کرے، قانون کے ذریعہ کیا جائے گا، اور

(ب) درمیانی سطح یا ضلع سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب، اس کے منتخب ارکان کے ذریعہ اپنے میں سے کیا جائے گا۔

243 د- (1) ہر ایک پنچایت میں -

(الف) درج فہرست ذاتوں؛ اور

(ب) درج فہرست قبائل،

کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب، اس پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست قبائل کی

نشستوں کا تحفظ۔

آبادی کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔
(2) فقرہ (1) کہ تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی۔

(3) ہر ایک پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(4) گاؤں یا کسی اور سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لیے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گے، جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعے توضع کرے:

بشرطیکہ کسی ریاست میں ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے محفوظ میر مجلسوں کے عہدوں کی تعداد کا تناسب ہر ایک سطح پر اس پنچایت میں ایسے عہدوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی آبادی کا تناسب اس ریاست کی کل آبادی سے ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کی کل تعداد کے کم سے کم ایک تہائی عہدے عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گے: مزید شرط یہ بھی ہے کہ اس فقرہ کے تحت محفوظ عہدوں کی تعداد ہر ایک سطح پر مختلف پنچایتوں کو باری باری سے الاٹ کی جائے گی۔

(5) فقرہ (1) اور فقرہ (2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ (4) کے تحت میر مجلسوں کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لیے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موثر نہیں رہے گا۔

(6) اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو کچھڑے ہوئے شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی سطح پر کسی پنچایت میں نشستوں کے یا پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کے تحفظ کے لیے کوئی توضیح کرنے سے نہیں روکے گی۔

پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔

243-ہ (1) ہر ایک پنچایت، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے، تو اپنے اولین اجلاس کے لیے معین تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اس سے زیادہ نہیں۔

(2) اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی پنچایت، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں ہوگی جب تک فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے انتخاب -

(الف) فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب) اس کے تحلیل کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت کے اختتام سے پہلے،

پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے کوئی تحلیل شدہ پنچایت بنی رہتی، چھ ماہ سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لیے اس پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہوگا۔

(4) کسی پنچایت کی مدت کے اختتام سے پہلے اس پنچایت کے تحلیل ہونے پر تشکیل دی گئی کوئی پنچایت، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لیے بنی رہے گی جس کے لیے تحلیل شدہ پنچایت فقرہ (1) کے تحت بنی رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لیے
نااہلیتیں۔

243-و۔ کوئی شخص کسی پنچایت کا رکن چنے جانے کے لئے اور رکن ہونے کے لیے نااہل ہوگا -

(الف) اگر وہ متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس

طرح نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہو گا کہ اس کی عمر 25 برس سے کم ہے، اگر اس نے 21 برس کی عمر حاصل کر لی ہے۔

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی

قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کسی پنچایت کا کوئی رکن فقرہ (1)

میں درج کسی نااہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، توضیح کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

243-ز۔ آئین کی توضیحات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست

کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی کا مجاز کر سکے گی، جو انہیں حکومت خود اختیاری کے اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں پنچایتوں کو مناسب سطح پر، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریاں متعین کرنے کے لیے توضیحات کی جا سکیں گی، یعنی: -

(الف) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے منصوبے تیار کرنا؛

(ب) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کی ایسی اسکیموں کو، جو انہیں

سونپی جائیں، جن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو گیارہویں فہرست بند میں معاملات کے متعلق درج ہیں، عمل درآمد کرنا۔

243-ح۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ -

(الف) ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول

کرنے اور تصرف کرنے کے لیے کسی پنچایت کو ایسے ضابطہ کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

پنچایت کے اختیارات،
اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

پنچایتوں کے ذریعہ
ٹیکس لگانے کا اختیار
اور فنڈ۔

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے گئے اور وصول کیے گئے ایسے ٹیکس محصول، راہداری اور فیس کسی پنچایت کو ایسے مقاصد کے لیے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کر سکے گی؛
(ج) ریاست کے مجتمعه فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے ایسی رقمی امداد دینے کے لیے توضیح کر سکے گی؛ اور

(د) پنچایتوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی ہوئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لیے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لیے بھی توضیح کر سکے گی، جن کی قانون میں صراحت کی جائے۔

مالی صورت حال کے
جائزے کے لیے مالیاتی
کمیشن کی تشکیل۔

243 ط۔ ریاست کا گورنر، آئین (تہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے آغاز سے ایک برس کے اندر جلد سے جلد اور اس کے بعد، ہر پانچ برس کے اختتام پر، مالیاتی کمیشن کی تشکیل کرے گا جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور جو —

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کیے گئے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی ایسی خالص آمدنیوں کی ریاست اور پنچایتوں کے درمیان، جو اس حصہ کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر پنچایتوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصے کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو جو پنچایتوں کو تفویض کیا جاسکے گا یا ان کے ذریعہ متصرف کیا جاسکے گا؛
(iii) ریاست کے مجتمعه فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) پنچایتوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لیے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) پنچایتوں کی مستحکم مالی حالت کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ

مالیاتی کمیشن کے حوالے کیے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، کمیشن کی تشکیل کا، ان اہلیتوں کا، جو کمیشن کے ارکان کے طور پر تقرری کے لیے مطلوب ہوں گی، اور اس طریقے کا جس سے ان کا انتخاب کیا جائے گا، توضیح کر سکے گی۔

(3) کمیشن اپنا طریق کار طے کرے گا اور اسے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ اسے عطا کرے۔

(4) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یادداشت کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو کھوائے گا۔

243-ی۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے ذریعہ حساب کتاب رکھنے اور ان کھاتوں کی جانچ کے لیے آڈیٹر مقرر کرنے کے بارے میں توضیح کر سکے گی۔

پنچایتوں کے حسابات کا
آڈٹ۔

243 ک۔ (1) پنچایتوں کے لیے کیے جانے والے سبھی انتخابات کے لیے انتخابی فہرستیں تیار کرانے کا اور انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار ایک ریاستی انتخابی کمیشن کو ہو گا جس میں ایک ریاستی انتخابی کمشنر ہو گا جس کی تقرری گورنر کریں گے۔

پنچایتوں کے انتخابات۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیحات کے تحت رہتے ہوئے ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت اور عہدہ کی مدت کار ایسی ہوں گی جو گورنر ضابطے کے ذریعہ طے کریں گے:

بشرطیکہ انتخابی کمشنر کو اس کے عہدے سے اس طریقے سے اور انہیں بنیادوں پر ہٹایا جائے گا، جس طریقے سے اور جن بنیادوں پر ہائی

کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے، ورنہ نہیں، اور ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کی تقرری کے بعد کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوگی جو اس کے لیے غیر مفید ہو۔

(3) جب ریاستی انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے تب کسی ریاست کا گورنر اس انتخابی کمیشن کو اتنا اسٹاف مہیا کرے گا جتنا فقرہ (1) کے ذریعہ ریاستی انتخابی کمیشن کو اسے سونپے گئے کارہائے منصبی کی ادائیگی کے لیے ضروری ہو۔

(4) اس آئین کی توجیحات کا پابند رہتے ہوئے کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے انتخابات سے متعلق یا اس کے تعلق سے سبھی معاملات کے بارے میں توجیہ کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243 ل۔ اس حصے کی توجیحات کا یونین علاقوں پر اطلاق ہو گا اور کسی یونین علاقے کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح اثر انداز ہوں گی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تین ہدایات، دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقے کے ناظم کے تین ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے تین ہدایات ایسے یونین علاقے کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے اس قانون ساز اسمبلی کے تین ہدایات ہوں:

بشرطیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توجیہ کسی یونین علاقے یا اس کے کسی حصے کو ایسی مستثنیات اور ایسی تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے نافذ ہوگی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243 م۔ (1) اس حصے کی کسی بات کا دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں پر اطلاق نہ ہوگا۔

(2) اس حصے کی کوئی بات مندرجہ ذیل پر لاگو نہیں ہوگی —

(الف) ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم ریاستیں؛

(ب) ریاست منی پور میں ایسے پہاڑی علاقے جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت ضلع کونسلیں موجود ہیں۔

(3) اس حصے کی -

(الف) کوئی بات ضلع کی سطح پر پنچایتوں کے متعلق مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے ایسے پہاڑی علاقوں پر لاگو نہ ہوگی جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل موجود ہے؛

(ب) کسی بات کے یہ معنی نہیں لگائے جائیں گے کہ وہ قانون کے تحت تشکیل دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر انداز ہو۔

(3) الف) درج فہرست ذاتوں کے لئے نشستوں کے تحفظ سے متعلق دفعہ 243 د کا کوئی امراروناچل پردیش ریاست کولاگو نہیں ہوگا۔

(4) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی -

(الف) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) میں مصرحہ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توسیع فقرہ (1) میں مندرج علاقوں کے سوا، اگر کوئی ہوں، اس ریاست پر ایسی حالت میں کر سکے گی جب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس منشا کی ایک قرارداد اس ایوان میں ارکان کی کل تعداد کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان میں موجود اور ووٹ دینے والے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کے ذریعہ منظور کر دیتی ہے؛

(ب) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توضیحات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد

موجودہ قوانین اور
پنچایتوں کا بنا رہنا۔

کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔
243 ن۔ اس حصے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین
(تہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ کے ٹھیک پہلے کسی ریاست
میں نافذ پنچایتوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیح، جو اس حصے کی
توضیحات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس یاد گیر حاکم مجاز
کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہ کیا جائے یا جب
تک ایسے نفاذ سے ایک برس ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے
ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ سے ٹھیک پہلے قائم سبھی پنچائیتیں، اگر اس
ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں
جس میں قانون ساز کونسل ہے اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر
ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشا کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل
نہیں کر دی جاتی ہیں تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہیں گی۔

انتخابی معاملات میں
عدالتوں کی مداخلت کی
ممانعت۔

243 س۔ اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی —
(الف) دفعہ 243 ک کے تحت بنایا گیا یا بنایا جانے کے لیے مندرج
کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حد بندی کو کرنے یا ایسے
انتخابی حلقوں کو جگہوں کے الاٹ میٹ سے متعلق ہے کسی عدالت
میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا؛

(ب) کسی پنچایت کے لیے کوئی انتخاب، ایسی انتخابی عرضی پر ہی
زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقہ سے پیش کی گئی
ہے، جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی
قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیح کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ 9الف میونسپلٹیاں

243ع۔ اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے

تعریفات۔

خلاف ہو۔

(الف) ”کمیٹی“ سے دفعہ 243ق کے تحت تشکیل شدہ کمیٹی مراد ہے؛

(ب) ”ضلع“ سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ج) ”میٹروپولیٹن علاقہ“ سے دس لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی

والا ایسا علاقہ مراد ہے جس میں ایک یا زیادہ اضلاع شامل ہوں اور جو دو یا

زیادہ میونسپلٹیوں یا پنچایتوں یا دیگر ملحقہ علاقوں سے مل کر بنتا ہے یا

جس کی گورنر اس حصے کے مقاصد کے لیے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ،

میٹروپولیٹن علاقہ کے طور پر صراحت کرے؛

(د) ”میونسپلٹی علاقہ“ سے گورنر کے ذریعہ نوٹی فائیڈ کسی میونسپلٹی

کا علاقائی حلقہ مراد ہے؛

(ه) ”میونسپلٹی“ سے دفعہ 243ف کے تحت تشکیل شدہ حکومت

خود اختیاری کا کوئی ادارہ مراد ہے؛

(و) ”پنچایت“ سے مراد ہے کوئی پنچایت جو دفعہ 243ب کے تحت

تشکیل یافتہ ہو؛

(ز) ”آبادی“ سے مراد آخری مردم شماری کی بنا پر متعین آبادی

ہے جس کے اعداد و شمار شائع ہو چکے ہوں۔

243ف۔ (1) ہر ایک ریاست میں، اس حصے کی توضیحات

میونسپلٹیوں کی تشکیل۔

کے مطابق، —

(الف) کسی عبوری علاقہ کے لیے یعنی دیہی علاقہ سے شہری علاقہ میں تبدیل ہوتے ہوئے علاقے کے لیے نگر پنچایت کی، چاہے اس کا کوئی بھی نام ہو؛

(ب) کسی چھوٹے شہری علاقہ کے لیے میونسپل کونسل کی؛ اور

(ج) کسی بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن کی،

تشکیل کی جائے گی:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت کوئی میونسپلٹی ایسے شہری علاقہ یا اس کے کسی حصے میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی صراحت گورنر، علاقہ کے سائز اور علاقہ میں کسی صنعتی ادارے کے ذریعہ دی جا رہی یا دیئے جانے کے لیے تجویز شدہ میونسپلٹی کی خدمات اور ایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صنعتی بہتی کے طور پر کرے۔

(2) اس دفعہ میں ”عبوری علاقہ“، ”چھوٹا شہری علاقہ“ یا ”بڑا شہری علاقہ“ سے ایسے علاقے مراد ہیں جس کی گورنر، اس حصے کے مقاصد کے لیے، اس علاقے کی آبادی، اس میں آبادی کے گھنے پن، مقامی انتظامیہ کو حاصل ہونے والی مال گزاری، غیر زراعتی سرگرمیوں میں روزگار کا فیصد، معاشی اہمیت یا ایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صراحت کرے۔

میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔

243 ص۔ (1) فقرہ (2) میں جیسی توضیح کی گئی ہے اس کے سوا، کسی میونسپلٹی کی سبھی نشستیں میونسپلٹی علاقہ میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب لوگوں کے ذریعہ پر کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے، ہر ایک میونسپلٹی علاقہ کو علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا جو وارڈ کے نام سے جانے جائیں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف) میونسپلٹی میں —

(i) میونسپلٹی انتظامیہ کی خاص واقفیت یا تجربہ رکھنے والے لوگوں کی؛
(ii) لوک سبھا کے ایسے ارکان کی اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کی جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جن میں کوئی میونسپلٹی علاقہ، پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے؛
(iii) راجیہ سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ایسے ارکان کی، جو میونسپلٹی علاقہ کے اندروٹ دینے کے لئے رجسٹر شدہ ہیں؛
(iv) دفعہ 243 ق کے فقرہ (5) کے تحت تشکیل یافتہ کمیٹیوں کے میرمجلس کی،

نمائندگی کرنے کے لیے توضیح کر سکے گی:

بشرطیکہ پیر (i) میں محولہ اشخاص کو میونسپلٹی کے اجلاس میں ووٹ دینے کا اختیار نہیں ہوگا؛
(ب) کسی میونسپلٹی کے میرمجلس کے انتخاب کے طریقے کی توضیح کر سکے گی۔

243 ق- (1) ایسی میونسپلٹی کے، جن کی مردم شماری تین لاکھ یا اس سے زیادہ ہے، علاقائی حلقوں میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل کی جائے گی، جو ایک یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ —

(الف) وارڈ کمیٹیوں کی بناوٹ اور اس کے علاقائی حلقہ کی بابت؛
(ب) اس طریقے کی بابت جس سے کسی وارڈ کمیٹی میں جگہیں پُر کی جائیں گی،
توضیح کر سکے گی۔

(3) وارڈ، کمیٹی کے علاقائی حلقہ میں کسی وارڈ کی نمائندگی کرنے والا کسی میونسپلٹی کارکن اس کمیٹی کارکن ہوگا۔

(4) جہاں کوئی وارڈ کمیٹی —

(الف) ایک وارڈ سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں اس وارڈ کی

وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔

نمائندگی کرنے والا رکن؛ یا

(ب) دو یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں ایسے وارڈوں کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن، جو اس وارڈ کمیٹی کے ارکان کے ذریعہ منتخب کیا جائے گا، اس کمیٹی کا میرمجلس ہو گا۔

(5) اس دفعہ کی کسی بات سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ کمیٹیوں کی تشکیل کرنے کے لئے کوئی توضیح کرنے سے روکتی ہے۔

نشستوں کا تحفظ۔

243ر۔ ہر ایک میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لئے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب اس میونسپلٹی میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے تقریباً وہی ہو گا جو اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست قبائل کی تعداد کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے، جیسی کہ صورت ہو، محفوظ رہیں گی۔

(3) ہر ایک میونسپلٹی میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ پر کی جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(4) میونسپلٹی میں میر مجلس کی نشستیں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لئے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گی، جو ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیح کرے۔

(5) فقرہ (1) اور فقرہ (2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ (4) کے تحت میر مجلس کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لئے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر مؤثر نہیں رہے گا۔
(6) اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کو پسماندہ شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی میونسپلٹی میں نشستوں کے یا میونسپلٹیوں میں میر مجلس کے عہدوں کے تحفظ کے لئے کوئی توضیح کرنے سے نہیں روکے گی۔

243 ش۔ (1) ہر میونسپلٹی، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے تو اپنے پہلے اجلاس کے لئے مقررہ تاریخ سے پانچ برس تک برقرار رہے گی اس سے زیادہ نہیں:
بشرطیکہ کسی میونسپلٹی کو تحلیل کرنے سے پہلے اسے بات سنے جانے کا مناسب موقع دیا جائے گا۔

(2) اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی میونسپلٹی کو، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں کیا جائے گا جب تک فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی میونسپلٹی کی تشکیل کرنے کے لئے انتخاب —
(الف) فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛
(ب) اس کے تحلیل کیے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اختتام سے پہلے،
پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لئے تحلیل شدہ میونسپلٹی بنی رہتی، چھ مہینے سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لئے اس میونسپلٹی کی تشکیل

میونسپلٹیوں کی مدت
وغیرہ۔

کرنے کے لئے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرنا ضروری نہیں ہوگا۔
(4) کسی میونسپلٹی کی مدت کے اختتام سے پہلے اس میونسپلٹی کی
تحلیل پر تشکیل کی گئی کوئی میونسپلٹی، اس مدت کے صرف باقی حصے کے
لئے بنی رہے گی جس کے لئے تحلیل شدہ میونسپلٹی فقرہ (1) کے تحت
برقرار رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لئے
نااہلیتیں۔

243 ت۔ (1) کوئی شخص کسی میونسپلٹی کا رکن چنے جانے کے
لیے اور رکن ہونے کے لئے نااہل ہوگا۔

(الف) اگر وہ اس متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب
کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت
اس طرح سے نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہوگا کہ اس کی عمر پچیس
برس سے کم ہے، اگر اس نے اکیس برس کی عمر حاصل کر لی ہے؛
(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی
قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی میونسپلٹی کا کوئی رکن
فقرہ (1) میں مذکورہ کسی نااہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال
ایسی اتھارٹی کو، اور ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس
قانون کے ذریعہ، توضع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

میونسپلٹیوں وغیرہ کے
اختیارات، اتھارٹی اور
ذمہ داریاں۔

243 ث۔ اس آئین کی توضیحات کے تحت رہتے ہوئے، کسی
ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ۔

(الف) میونسپلٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کر سکے گی
جو انہیں حکومت خود اختیاری کے ادارہ کی حیثیت سے کام کرنے کے
قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں میونسپلٹیوں کو،
ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے، جو اس میں صراحت کی جائیں،
مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریوں کو تفویض کرنے کے

لئے توضیحات کی جائیں گی، یعنی:-

- (i) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لئے منصوبے تیار کرنا؛
(ii) ایسے کاموں پر عمل کرنا اور ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سوچنی جائیں، جن کے ضمن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانا؛
(ب) کمیٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کر سکے گی جو انہیں خود کو تفویض ذمہ داریوں کو، جن میں وہ ذمہ داریاں بھی شامل ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں۔

243-خ۔ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ -
(الف) ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لئے کسی میونسپلٹی کو ایسے ضابطوں کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے اور وصول کیے ہوئے ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس کسی میونسپلٹی کو ایسے مقاصد کے لئے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کر سکے گی؛
(ج) ریاست کے مجتمہ فنڈ میں سے میونسپلٹیوں کے لئے ایسی رقمی امداد دینے کے لئے توضیح کر سکے گی؛ اور

(د) میونسپلٹیوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی گئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لئے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لئے بھی توضیح کر سکے گی، جن کی قانون میں صراحت کی جائیں۔

243-ذ۔ (1) دفعہ 243 ط کے تحت تشکیل شدہ مالیاتی کمیشن

میونسپلٹیوں کی مالی حالت کا بھی جائزہ لیگا اور -

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کئے گئے ایسے ٹیکسوں،

میونسپلٹیوں کے ذریعہ
ٹیکس لگانے کا اختیار
اور فنڈ۔

مالیاتی کمیشن۔

محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی خالص آمدنیوں کی ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان، جو اس حصے کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر میونسپلٹیوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصوں کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو، جو میونسپلٹیوں کو تفویض کی جائیں گی یا ان کے ذریعہ متصرف کی جائیں گی؛
(iii) ریاست کے مجتمہ فنڈ میں میونسپلٹیوں کے لئے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) میونسپلٹیوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لئے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) میونسپلٹیوں کے مستحکم مالیات کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ مالیاتی کمیشن کے حوالے کئے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر ایک سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یادداشت سمیت، ریاست کی قانون ساز مجلس کے سامنے رکھوایگا۔

میونسپلٹیوں کے حسابات
کا آڈٹ۔

243 ض۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ میونسپلٹیوں کے ذریعہ حسابات رکھے جانے اور ایسے حسابات کے آڈٹ کرنے کے بارے میں توضیح کر سکے گی۔

میونسپلٹیوں کے لیے
انتخابات۔

243 ض الف۔ (1) میونسپلٹیوں کے لئے کرائے جانے والے سبھی انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان تیار کرانے کا اور میونسپلٹیوں کے سبھی انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول دفعہ 243 ک میں مندرج ریاستی انتخابی کمیشن میں ہوگا۔

(2) اس آئین کی توضیحات کا پابند رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، میونسپلٹیوں کے انتخابات سے

متعلق یا اس بارے میں سبھی موضوعات کے متعلق توضیح کر سکے گی۔
 243 ض ب۔ ان حصوں کی توضیحات، یونین علاقوں پر لاگو ہو گئی اور کسی یونین علاقوں کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح مؤثر ہو گئی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تین ہدایات دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقہ کے ناظم کے لیے ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات، کسی ایسے یونین علاقہ کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے، اس قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات ہوں:

بشرطیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصہ کی توضیحات کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کو ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے لاگو ہوں گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کریں۔

243 ض ج۔ (1) اس حصہ کی کوئی بات دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں کو لاگو نہیں ہوگی۔

(2) اس حصے کی کسی بات کا یہ مطلب نہیں لگایا جائے گا کہ وہ مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے پہاڑی علاقوں کے لئے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت تشکیل دیے ہوئے دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر ڈالتی ہے۔

(3) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ، اس حصے کی توضیحات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر، ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع رہتے ہوئے، کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لئے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

ضلع منصوبہ بندی کے
لئے کمیٹی۔

243 ض د۔ (1) ہر ایک ریاست میں ضلع سطح پر، ضلع میں پنچائیتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبوں کو مستحکم کرنے اور پورے ضلع کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک ضلع منصوبہ کمیٹی تشکیل کی جائے گی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیح کر سکے گی، یعنی:-

(الف) ضلع منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائیں گی: بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے ارکان کی کل تعداد کے کم سے کم چار بٹا پانچ ارکان، ضلع سطح پر پنچائیت کے اور ضلع میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان کے ذریعہ، اپنے میں سے، ضلع میں دیہی علاقوں کی اور شہری علاقوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ضلع منصوبہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹی کو تفویض کئے جائیں؛

(د) وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3) ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار

کرنے میں، —

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی، یعنی:-

(i) پنچائیتوں اور میونسپلٹیوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت مکانی منصوبہ، پانی اور دوسرے طبیعیاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(ii) دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل کی مقدار اور قسم؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے رابطہ کرے گی جن کی

گورنر، حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4) ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس

کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔
243 ض ہ۔ (1) ہر ایک میٹروپولیٹن علاقہ میں، پورے میٹروپولیٹن علاقے کے لئے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک میٹروپولیٹن منصوبہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

میٹروپولیٹن منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیح کر سکے گی، یعنی:-

(الف) میٹروپولیٹن منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائیں گی؛
بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے کم سے کم دو تہائی ارکان، میٹروپولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان اور پنچایتوں کے میرمجلس کے ذریعہ، اپنے میں سے، اس علاقہ میں میونسپلٹیوں کی اور پنچایتوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ایسی کمیٹیوں میں حکومت بھارت کی اور ریاستی حکومت کی اور ایسی تنظیموں اور اداروں کی نمائندگی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کارہائے منصبی کو عمل میں لانے کے لئے ضروری سمجھی جائے؛

(د) میٹروپولیٹن علاقہ کے لئے منصوبہ اور رابطہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کئے جائیں؛

(ہ) وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میرمجلس چنے جائیں گے۔
(3) ہر ایک میٹروپولیٹن منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے میں،

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی۔ یعنی:-

(i) میٹروپولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبے؛

(ii) میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت اس علاقے کا مربوط مکانی منصوبہ، پانی اور دیگر

طبیعیاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(iii) حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کے ذریعہ طے شدہ تمام

ترجیحات اور مقاصد؛

(iv) ایسے سرمایہ کی مقدار اور نوعیت جس کے حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کی ایجنسیوں کے ذریعہ میٹروپولیٹن علاقہ میں لگائے جانے کا امکان ہے اور دیگر دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے صلاح کرے گی جن کی

گورنر حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4) ہر ایک میٹروپولیٹن منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔

243 ض-و۔ اس حصہ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین

(چوتھوں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ سے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ میونسپلٹیوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیح جو اس حصہ کی توضیحات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس کے ذریعہ یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہیں کر دیا جاتا ہے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک سال ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ کے ٹھیک پہلے موجود سبھی میونسپلٹیاں اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہے، اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشاء کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں، تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہیں گی۔

243 ض-ز۔ اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، —

(الف) دفعہ ض و کے تحت بنائے گئے یا بنائے جانے کے لیے

موجودہ قوانین اور
میونسپلٹیوں کا بنارہنا۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں
کی مداخلت کی ممانعت۔

متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حدود مقرر کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کی تقسیم سے متعلق ہے، کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا۔

(ب) کسی میونسپلٹی کے لیے کوئی انتخاب ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقے سے پیش کی گئی ہے جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت توضیح کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ ۹ ب

امداد باہمی انجمنیں

- 243 ض ح- اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو، —
- (الف) ”مجاز شخص“ سے دفعہ 243 ض ف میں اس طرح محولہ شخص مراد ہے؛
- (ب) ”بورڈ“ سے کسی بھی نام سے موسوم ایسا ڈائریکٹروں کا بورڈ یا کسی انجمن امداد باہمی کی مجلس انتظامی مراد ہے، جسے انجمن کا کام کاج چلانے کی ہدایت اور کنٹرول سونپا گیا ہو؛
- (ج) ”انجمن امداد باہمی“ سے کسی ریاست میں فی الوقت نافذ العمل امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی کوئی انجمن مراد ہے؛
- (د) ”کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی“ سے فی الوقت نافذ العمل امداد باہمی کے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی ایسی انجمن مراد ہے جس کے مقاصد ایک ہی ریاست تک محدود نہ ہوں؛
- (ه) ”عہدہ دار“ سے کسی انجمن امداد باہمی کا صدر، نائب صدر، چیر پرسن، نائب چیر پرسن، سکریٹری یا خزانچی مراد ہے اور اس میں کسی انجمن امداد باہمی کے بورڈ کے ذریعہ منتخب کئے جانے والا کوئی دیگر شخص شامل ہے؛

تعريفات۔

(و) ”رجسٹرار“ سے کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کی بابت مرکزی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا مرکزی رجسٹرار اور امداد باہمی انجمنوں کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے قانون کے تحت ریاستی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا انجمن امداد باہمی کار رجسٹرار مراد ہے؛

(ز) ”ریاستی ایکٹ“ سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنایا گیا کوئی قانون مراد ہے؛

(ح) ”ریاستی سطحی انجمن امداد باہمی“ سے ایسی انجمن امداد باہمی مراد ہے جس کی کارروائیوں کی وسعت کل ریاست تک ہو اور اس کی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون میں اس طرح تعریف کی گئی ہو۔

243 ض ط- اس حصے کی توضیحات کے تابع، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، رضا کارانہ ترتیب، جمہوری رکن۔ کنٹرول، رکن۔ اقتصادی حصہ داری اور خود مختار فعل کاری کے اصولوں کی بنیاد پر امداد باہمی انجمنوں کے سند یافتہ جماعت ہونے، ضابطہ بندی اور خاتمے کی بابت توضیح کر سکے گی۔

243 ض ی-(1) بورڈ، ڈائریکٹروں کی ایسی تعداد سے مل کر بنے گا جس کی توضیح ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ کرے:

بشرطیکہ کسی انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹروں کی تعداد اکیس سے تجاوز نہ کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ارکان کے حیثیت سے افراد پر مشتمل ہر ایک انجمن امداد باہمی کے بورڈ میں ایک نشست درج فہرست ذات یا درج فہرست قبائل کے لئے اور دو نشست خواتین کے لئے محفوظ رکھنے کے لئے توضیح

انجمن امداد باہمی کا سند یافتہ جماعت ہونا۔

بورڈ کے اراکین اور اس کے عہدہ داروں کی تعداد اور میعاد۔

کرے گی اگر اشخاص کے ایسے درجے یا زمرے کے ارکان ہوں۔
 (2) بورڈ کے منتخبہ ارکان اور اس کے عہدہ داروں کی میعاد عہدہ
 انتخاب کی تاریخ سے پانچ سال ہوگی اور عہدہ داروں کی میعاد بورڈ کی
 میعاد کے ساتھ ختم ہوگی:

بشرطیکہ اگر بورڈ کی میعاد عہدہ اس کی اصلی میعاد کے نصف سے
 کم ہے، تو بورڈ نامزدگی کے ذریعہ اتفاقی خالی جگہوں کو انہیں ارکان
 کے درجے میں سے، جن کی بابت وہ پیدا ہوئی ہوں، پر کر سکے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے اشخاص
 کو بورڈ کے ارکان کے طور پر شریک کرنے کے لئے توضع کرے
 گی جن کے پاس بینکنگ، انتظام، مالیات کے میدان میں یا انجمن امداد
 باہمی کے ذریعہ کی جانے والی کارروائی یا اس کے مقاصد سے متعلق
 دیگر میدان میں مہارت ہو:

بشرطیکہ ایسے شریک ارکان کی تعداد فقرہ (1) کے پہلے شرطیہ
 فقرہ میں مصرحہ اکیس ڈائریکٹروں کے علاوہ دو سے متجاوز نہیں
 کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے شریک ارکان کو ایسے رکن کی
 حیثیت سے انجمن امداد باہمی کے کسی انتخاب میں ووٹ دینے کا حق
 نہیں ہو گا یا وہ بورڈ کے عہدہ دار منتخب ہونے کے اہل نہیں ہوں گے:
 شرط یہ بھی ہے کہ انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹر کے طور پر کام
 کرنے والے بھی بورڈ کے رکن ہونگے اور ایسے ارکان فقرہ (1) کے
 پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ ڈائریکٹروں کے شمار کی غرض کے لئے
 علاحدہ ہوں گے۔

بورڈ کے ارکان کا
 انتخاب۔

243 ض ک۔ (1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ
 بنائے گئے کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود بورڈ کا انتخاب،
 بورڈ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے منعقد کیا جائے گا تا کہ اس بات کو

یقینی بنایا جائے کہ بورڈ کے نئے منتخبہ ارکان ختم ہونے والے بورڈ کے ارکان کا عہدہ ختم ہونے کے فوراً بعد عہدہ سنبھال لیں۔

(2) انجمن امداد باہمی کے سبھی انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایسی اتھارٹی یا جماعت میں مرکوز ہوگی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیح کرے:

بشرطیکہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے انتخابات کے انعقاد کے لئے ضابطہ اور رہنما اصولوں کی توضیح کر سکے گی۔

243 ض ل۔ فی الوقت نافذ العمل کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود کوئی بھی بورڈ منسوخ نہیں کیا جائے گا یا ایسی مدت کے لئے معطل نہیں رکھا جائے گا جو چھ ماہ سے زائد ہو:

بشرطیکہ بورڈ کو منسوخ کیا جاسکتا ہے یا معطل رکھا جاسکتا ہے اگر، —

بورڈ کی منسوخی اور معطلی اور عبوری انتظام۔

(i) وہ متواتر کوتاہی کرے؛ یا

(ii) وہ اپنے فرائض انجام دینے میں لاپرواہی برتے؛ یا

(iii) بورڈ انجمن امداد باہمی یا اس کے ارکان کے مفاد کے تئیں

کسی مضرت رساں فعل کا مرتکب ہوا ہو؛ یا

(iv) بورڈ کی تشکیل یا کار منصفی سال خوردہ ہو گئے ہوں؛ یا

(v) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ توضیح شدہ اتھارٹی یا

جماعت ریاستی ایکٹ کی توضیحات کے مطابق دفعہ 243 ض ک کے

فقہہ (2) کے تحت انتخاب منعقد کرنے میں ناکام ہو گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی کسی انجمن امداد باہمی کا بورڈ منسوخ

نہیں کیا جائے گا یا معطل نہیں رکھا جائے گا جہاں کوئی سرکاری حصہ

داری نہ ہو یا حکومت کے ذریعہ قرضہ یا مالی معاونت نہ کی گئی ہو:

شرط یہ بھی ہے کہ اگر انجمن امداد باہمی بینکنگ کاروبار چلا رہی ہو تو بینکنگ ضابطہ بندی ایکٹ، 1949 کی توضیحات کا بھی اطلاق ہوگا:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ بینکنگ کاروبار چلانے والی کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی سے مختلف انجمن امداد باہمی کی صورت میں، اس فقرے کی توضیح ایسے مؤثر ہوگی جیسے کہ ”چھ ماہ“ الفاظ کی جگہ پر ”ایک سال“ الفاظ رکھے گئے ہوں۔

(2) بورڈ کی منسوخی کی صورت میں ایسی انجمن امداد باہمی کے کام کاج کا انتظام چلانے کے لئے تقرر کیا گیا ناظم فقرہ (1) میں مصرحہ وقت کے اندر انتخابات کرانے کی کارروائی کرے گا اور انتظام نتیجہ بورڈ کو سونپ دے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ناظم کی شرائط ملازمت کے لئے توضیحات کر سکے گی۔

امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243 ض م - (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے ذریعہ حسابات مرتب رکھے جانے اور ہر مالی سال میں کم سے کم ایک بار ایسے حسابات کا آڈٹ کرائے جانے کی بابت، توضیح کر سکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ کرنے کے اہل آڈیٹروں اور آڈٹ فرموں کے لئے کم از کم اہلیتیں اور تجربہ مقرر کر سکے گی۔

(3) ہر ایک انجمن امداد باہمی، اپنی مجلس عاملہ کے ذریعہ مقررہ فقرہ (2) میں مصرحہ آڈیٹریا آڈٹ فرم سے آڈٹ کروائے گی: بشرطیکہ ایسے آڈیٹروں یا آڈٹ فرموں کی تقرری ریاستی حکومت یا اس بابت ریاستی حکومت کے ذریعہ مجاز کسی اتھارٹی سے منظور شدہ پینل میں سے کی جائے گی۔

(4) ہر ایک انجمن امداد باہمی کے حسابات کا آڈٹ اس مالیاتی سال کے اختتام سے چھ ماہ کے اندر کیا جائے گا جس سے ایسے حسابات کا تعلق ہے۔

(5) کسی چوٹی کی انجمن امداد باہمی کی، جیسا کہ ریاستی ایکٹ میں تعریف کی جائے، حسابات کی رپورٹ، ایسے طریقے میں ریاست کی مجلس قانون ساز کے روبرو رکھی جائے گی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ تو ضیح کرے۔

243 ض ن- ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، تو ضیح کر سکے گی کہ ہر ایک انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کا سالانہ اجلاس، کاروبار کے لین دین کے لئے مالیاتی سال ختم ہونے کے چھ ماہ کے اندر بلایا جائے گا جیسا کہ ایسے قانون میں تو ضیح کی جائے۔

مجلس عامہ کا اجلاس
بلایا جانا۔

243 ض س- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ امداد باہمی کے ہر رکن کی انجمن امداد باہمی کی بیہوں، اطلاع اور حسابات تک، جو ایسے رکن کے ساتھ کاروبار کے باقاعدہ لین دین میں ہوں، رسائی کے لئے تو ضیح کر سکے گی۔

رکن کا اطلاع حاصل
کرنے کا حق۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کی رو سے، ارکان کے ذریعہ اجلاس میں حاضر رہنے کی کم از کم ضرورت اور خدمات کے کم از کم درجہ کا استعمال کرنے، جیسا کہ ایسے قانون میں تو ضیح کی جائے، کی تو ضیح کرنے کے لئے انجمن امداد باہمی کے انتظام میں ارکان کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے تو ضیح کر سکے گی۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ارکان کے لئے امداد باہمی تعلیم اور تربیت کے لئے تو ضیح کر سکے گی۔

243 ض ع- ہر ایک انجمن امداد باہمی، ہر مالیاتی سال کے اختتام

گوشوارے۔

پرچھ ماہ کے اندر مندرجہ ذیل امور کو شامل کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے ذریعہ نامزد اتھارٹی کے روبرو گوشوارے داخل کرے گی، یعنی:-

(الف) اس کی کارکردگیوں کی سالانہ رپورٹ؛

(ب) اس کی آڈٹ شدہ فرد حسابات؛

(ج) فاضل سامان کے پٹارے، جیسا کہ انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کے ذریعہ منظور کیا جائے، کے لئے منصوبہ؛

(د) انجمن امداد باہمی کے ذیلی قوانین میں ترمیمات، اگر کوئی ہوں، کی فہرست؛

(ه) مجلس عامہ کے انعقاد کی تاریخ اور واجب ہونے پر انتخاب منعقد کئے جانے سے متعلق اعلان نامہ؛ اور

(و) ریاستی ایکٹ کی کسی توضیح کی مطابقت میں رجسٹرار کو درکار کوئی دیگر اطلاع۔

جرائم اور تاوان۔

243ض ف- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں سے متعلق جرائم اور ایسے جرائم کے لئے تاوان کی بابت توضیحات کر سکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت بنائے گئے قانون میں مندرجہ ذیل ترک فعل یا فعل کے ارتکاب کو جرائم کے طور پر شامل کیا جائے گا، یعنی:-

(الف) کوئی انجمن امداد باہمی یا اس کا کوئی رکن یا افسر جان بوجھ کر جھوٹا گوشوارہ یا جھوٹی اطلاع داخل کرے، یا کوئی شخص ریاستی ایکٹ کی توضیحات کے تحت اس تین مجاز کسی شخص کے ذریعہ اس سے درکار کوئی اطلاع جان بوجھ کر داخل نہ کرے؛

(ب) کوئی شخص جان بوجھ کر یا بغیر کسی مناسب عذر کے کسی سمن، طلبی یا ریاستی ایکٹ کی توضیحات کے تحت جاری کسی قانونی

تحریری حکم کی نافرمانی کرتا ہو؛
(ج) کوئی آجر، بغیر کسی مکتفی وجوہ کے، اپنے ملازم سے کی گئی
کٹوتی کی رقم، کٹوتی کئے جانے کی تاریخ سے چودہ دنوں کے
اندرا انجمن امداد باہمی کو ادا کرنے میں ناکام رہے؛

(د) کوئی افسریا نگران جو جان بوجھ کر کسی انجمن امداد باہمی کی
بھیوں، حسابات، دستاویزوں، ریکارڈ، زر نقد، ضمانت اور دیگر
جانیداد کی، جس کا وہ ایک افسریا نگران ہے، نگرانی کسی مجاز شخص
کو سونپنے میں ناکام رہے؛ اور

(ه) جو کوئی بورڈ کے ارکان یا عہدہ داروں کے انتخاب کے قبل،
دوران یا بعد بد اعمالی کا کوئی راستہ اختیار کرے۔

243 ض ص- اس حصے کی توضیحات کا اطلاق اس ردوبدل کے
تابع کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کو ہو گا کہ ”ریاست کی مجلس
قانون ساز“، ”ریاستی ایکٹ“ یا ”ریاستی حکومت کے کسی حوالے
کی تعبیر بالترتیب ”پارلیمنٹ“، ”مرکزی ایکٹ“ یا مرکزی
حکومت“ کے طور پر کی جائے گی۔

کثیر ریاستی امداد باہمی
انجمنوں کو اطلاق۔

243 ض ق- اس حصے کی توضیحات کا اطلاق یونین علاقوں پر
ہو گا اور قانون ساز اسمبلی کے بغیر یونین علاقوں پر اطلاق کی
صورت میں، ریاست کی مجلس قانون ساز کا حوالہ دفعہ 239 کے
تحت مقررہ اس کے ناظم کا حوالہ اور قانون ساز اسمبلی والے یونین
علاقے کی صورت میں اس قانون ساز اسمبلی کا حوالہ ہو گا:

یونین علاقوں کو
اطلاق۔

بشرطیکہ صدر، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ
ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیحات کا اطلاق کسی یونین
علاقے پر یا اس کے کسی ایسے حصے پر نہیں ہو گا جیسا کہ اطلاع نامہ
میں صراحت کی جائے۔

243 ض ر- اس حصے میں کسی امر کے باوجود، آئین (ستانوے ویں

موجودہ قوانین کا
جاری رہنا۔

ترمیم (ایکٹ، 2011) کے نفاذ سے عین قبل کسی ریاست میں نافذ امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیح، جو اس حصے کی توضیحات کے متناقض ہو، جب تک کہ مجاز مجلس قانون ساز یاد گیر مجاز اتھارٹی کے ذریعہ اس کی ترمیم یا ترمیم نہ کی جائے یا ایسے نفاذ کو ایک سال نہ گزر جائے، ان میں جو بھی کم ہو، نفاذ میں ہونا جاری رہے گی۔

حصہ 10

درج فہرست اور قبائلی رقبے

244- (1) پانچویں فہرست بند کی توضیحات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے سوا کسی ریاست میں درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم و نسق اور ان کی نگرانی پر ہو گا۔

درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم و نسق۔

(2) چھٹے فہرست بند کی توضیحات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں میں قبائلی رقبوں کے نظم و نسق پر ہو گا۔

244 الف- (1) اس آئین کے کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ریاست آسام کے اندر چھٹے فہرست بند کے پیرا 20 کے آخر میں دیئے ہوئے جدول کے حصہ -1- میں صراحت کیے ہوئے سب قبائلی رقبوں یا ان میں سے کسی رقبہ پر (کلی یا جزوی طور پر) مشتمل ایک خود اختیاری ریاست بنا سکے گی اور اس غرض سے اس کے لیے -

آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خود اختیاری ریاست کا قیام اور اس کے واسطے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنانا۔

(الف) ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، اس خود اختیاری ریاست کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے، یا
(ب) ایک وزیروں کی کونسل،

یادوں بنائے گئے جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) کوئی ایسا قانون جس کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، خاص

طور سے —

(الف) ریاستی فہرست یا متوازی فہرست میں مندرجہ ان امور کی صراحت کر سکے گا جن کے بارے میں اس خود اختیاری ریاست کی مجلس قانون ساز کو، خواہ ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کو اس سے خارج کر کے یاد گیر طور پر، اس پوری ریاست یا اس کے کسی جز کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا؛

(ب) ان امور کا تعین کر سکے گا جن پر اس خود اختیاری ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو گی؛

(ج) توضیح کر سکے گا کہ ریاست آسام کے وصول کیے ہوئے کسی ٹیکس کو اس خود اختیاری ریاست کو اس حد تک تفویض کیا جائے جس حد تک اس آمدنی کا اس خود اختیاری ریاست کی آمدنی ہونا سمجھا جائے؛

(د) توضیح کر سکے گا کہ اس آئین کی کسی دفعہ میں ریاست کے کسی حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں اس خود اختیاری ریاست کا حوالہ شامل ہے؛ اور

(ه) ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیحات کر سکے گا جو ضروری

متصور ہوں۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کی کوئی ترمیم جس حد تک ایسی ترمیم کا تعلق فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر سے ہو، موثر نہ ہوگی تا وقتیکہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس ترمیم کو منظور نہ کریں۔

(4) کسی ایسے قانون کا جس کا اس دفعہ میں حوالہ ہے، دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیح ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

حصہ 11

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب-1- قانون سازی کے تعلقات قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

پارلیمنٹ اور ریاستوں
کی مجالس قانون ساز
کے بنائے ہوئے
قوانین کی وسعت۔

245- (1) اس آئین کی توجیحات کے تابع، پارلیمنٹ
بھارت کے پورے علاقے یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے
گی اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے پورے
علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی۔
(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کا اس بنا پر باطل
ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس کا نفاذ بیرون علاقہ ہو گا۔

پارلیمنٹ اور ریاستوں
کی مجالس قانون ساز
کے بنائے ہوئے
قوانین کا موضوع۔

246- (1) فقرات (2) اور (3) میں کسی امر کے باوجود
صرف پارلیمنٹ کو ہی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو
ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین
میں ”یونین فہرست“ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا
اختیار حاصل ہے۔

(2) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو اور فقرہ (1)
کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی ان امور میں سے کسی
امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مندرج

ہیں (جس کا اس آئین میں ”متوازی فہرست“ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے تابع صرف کسی ریاست کی مجلس قانون ساز ہی کو ایسی ریاست یا اس کے کسی حصہ کے لیے ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 2 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ”ریاستی فہرست“ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(4) پارلیمنٹ کو بھارت کے علاقہ کے کسی ایسے حصہ کے لیے جو کسی ریاست میں شامل نہ ہو کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے باوجود اس کے کہ جو ایسا امر ہو جو ریاستی فہرست میں مندرج ہو۔

247- اس باب میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، یونین فہرست میں مندرجہ امور کی بابت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین یا موجودہ قوانین کو بہتر طور پر نافذ کرنے کے لیے زائد عدالتیں قائم کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ توضیح کر سکے گی۔

248- پارلیمنٹ کو کسی امر کے بارے میں جو متوازی فہرست یا ریاستی فہرست میں مندرج نہیں ہیں کسی قانون کے بنانے کا کلی اختیار حاصل ہے۔

(2) ایسے اختیار میں کسی ٹیکس کو، جس کا ذکر ان فہرستوں میں سے کسی فہرست میں نہیں ہے، عائد کرنے والے کسی قانون کو بنانے کا اختیار شامل ہو گا۔

249- (1) اس باب کی توضیحات میں متذکرہ بالا کسی امر کے باوجود، اگر راجیہ سبھانے قرار داد کے ذریعہ جس کی تائید ان ارکان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان نے کی ہو جو موجود ہوں اور ووٹ دیں قرار دیا ہو کہ قوم کے مفاد میں ضروری یا قرین مصلحت ہے کہ

بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیح کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔

پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار۔

ریاستی فہرست میں مندرجہ کسی امر کے متعلق جس کی صراحت قرارداد میں کی جائے، پارلیمنٹ کو قوانین بنانے چاہیے تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ اس قرارداد کے نافذ رہنے تک اس امر کے متعلق بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنائے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت منظورہ کوئی قرارداد اتنی مدت تک جو ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی اس میں صراحت کی جائے، نافذ رہے گی:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی کوئی قرارداد ایسی کسی قرارداد کے نفاذ کی برقراری کو منظور کرتے ہوئے فقرہ (1) میں توضیح کیے گئے طریقہ پر منظور کی جائے تو ایسی قرارداد اس تاریخ سے مزید ایک سال تک نافذ رہے گی جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتی۔

(3) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر فقرہ (1) کے تحت قرارداد منظور نہ کی جاتی، اس قرارداد کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کیے گئے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

ریاستی فہرست میں
درج کسی امر کی
بابت پارلیمنٹ کو
قانون سازی کا اختیار
اگر ہنگامی حالت کا
اعلان نافذ العمل ہو۔

250-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل رہے، پارلیمنٹ کو بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں ریاستی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر ہنگامی حالت کا اعلان نامہ اجراء نہ ہوتا اس ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے پہلے کیے گئے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

251- دفعہ 249 اور 250 میں کسی امر سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایسا قانون بنانے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس کے بنانے کا اختیار اسے اس آئین کے تحت حاصل ہے لیکن اگر کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیح پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی، جس کو مذکورہ دفعات میں سے کسی دفعہ کے تحت بنانے کا اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے، کسی توضیح کے نقیض ہو تو پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون حاوی رہے گا خواہ وہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے پہلے یا بعد منظور کیا گیا ہو اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک نافذ نہ رہے گا لیکن صرف اسی مدت تک جب تک پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون نافذ العمل رہے۔

دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

252-(1) اگر دو یا زیادہ ریاستوں کی مجالس قانون ساز کو یہ مناسب معلوم ہو کہ ان امور میں سے کسی امر کی نسبت جس کے بارے میں پارلیمنٹ کو دفعات 249 اور 250 میں توضیح کیے گئے طریقہ کے سوائے قوانین بنانے کا اختیار حاصل نہیں ہے، پارلیمنٹ ایسی ریاستوں میں قانون کے ذریعہ ضابطہ بندی کرے اور اگر اس منشا کی قرار دادیں ان ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے سب ایوانوں سے منظور ہو جائیں تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ وہ اس امر کی ضابطہ بندی کی غرض سے ایک ایکٹ منظور کرے اور اس طرح منظور کیے ہوئے کسی ایکٹ کا اطلاق ایسی ریاستوں پر نیز کسی دوسری ریاست پر ہو گا جو بعد میں اس کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی یا جہاں دو ایوان ہوں ہر دو ایوان کی اس بارے میں منظورہ قرار داد کے ذریعہ اختیار کرے۔

پارلیمنٹ کا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے رضا مندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کو اختیار کر لینا۔

(2) پارلیمنٹ کے اس طرح منظورہ کسی ایکٹ کی ترمیم یا ترمیم

پارلیمنٹ کے ایسے ایکٹ سے ہو سکے گی جو اس طرح منظور یا اختیار کیا جائے لیکن کسی ایسی ریاست کے متعلق جس پر اس کا اطلاق ہوتا ہو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے اس کی ترمیم یا ترمیم نہ ہو گی۔

بین الاقوامی اقرار ناموں
کو رو بہ عمل لانے کے
لیے قانون سازی۔

253- اس باب کی ماقبل توضیحات میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو کسی دوسرے ملک یا ملکوں کے ساتھ عہد نامہ، اقرار نامہ یا عہد و پیمانہ یا کسی بین الاقوامی کانفرنس، انجمن یا دوسری جماعت میں کیے ہوئے تصفیہ کی تعمیل کرنے کے لیے بھارت کے کل علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

پارلیمنٹ کے بنائے
ہوئے قوانین اور
ریاست کی مجلس
قانون ساز کے بنائے
ہوئے قوانین میں
تناقض۔

254-(1) اگر ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیح پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی جس کے بنانے کی پارلیمنٹ مجاز ہے یا متوازی فہرست میں تعین کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی موجودہ قانون کی توضیح کے نقیض ہو تو فقرہ (2) کی توضیحات کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون چاہے وہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا بعد میں منظور ہوا ہو یا، جیسی کہ صورت ہو، موجودہ قانون حاوی رہے گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک باطل ہو گا۔

(2) جب متوازی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون میں کوئی ایسی توضیح ہو جو اس امر کی بابت اس سے پیشتر پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا کسی موجودہ قانون کی کسی توضیح کے نقیض ہو تو ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا اس طرح بنایا ہوا قانون اگر وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو تو اس ریاست میں حاوی رہے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو کسی بھی وقت اس امر کے متعلق کسی ایسے قانون کے وضع کرنے میں جس میں ایسا قانون شامل ہے جس سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس طرح بنائے ہوئے قانون میں اضافہ، ترمیم، تبدیلی یا اس کی تینسیخ ہوتی ہے، مانع نہ ہو گا۔

255- پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ یا کسی ایسے ایکٹ میں کوئی توضیح صرف اس وجہ سے باطل نہ ہوگی کہ اس کے لیے کوئی سفارش یا ما قبل منظوری، جو اس آئین کی رو سے درکار تھی نہیں دی گئی تھی، اگر اس ایکٹ کی منظوری —
(الف) جہاں گورنر کی سفارش درکار تھی، گورنر یا صدر نے دی تھی؛
(ب) جہاں راج پر مکھ کی سفارش درکار تھی، راج پر مکھ نے دی تھی؛

(ج) جہاں صدر کی سفارش یا ما قبل منظوری درکار تھی، صدر نے دی تھی۔

سفارشات اور ما قبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔

باب 2 تعلقات نظم و نسق عام

- 256- ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون اور ایسے موجودہ قوانین کی جن کا اطلاق اس ریاست میں ہوتا ہو تعمیل ہونے کا یقین ہو جائے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہوگی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔
- ریاستوں اور یونین کا
وجوب۔
- 257-(1) ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ اس سے یونین کے عاملانہ اختیار کے استعمال میں رکاوٹ نہ ہو یا اس کو مضرت نہ پہنچے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہوگی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔
- بعض صورتوں میں
ریاستوں پر یونین کا
اختیار۔
- 257-(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر اور نگہداشت کے بارے میں ہدایتیں دینے

1. ریاست جموں و کشمیر پر اطلاق کی صورت میں دفعہ 256 کا نشان تبدیل کر کے اس کو اس دفعہ کا فقرہ (1) کر دیا جائے اور حسب ذیل اضافہ کیا جائے، یعنی:-

(2) ریاست جموں و کشمیر اپنے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طور سے کرے گی کہ یونین کو آئین کے تحت اس ریاست کے متعلق اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں سہولت ہو اور خاص طور سے مذکورہ ریاست، اگر یونین کا مطالبہ ہو تو، یونین کی جانب سے اور اس کے خرچ پر جائیداد حاصل یا طلب کرے گی اور اگر جائیداد اس ریاست کی ملکیت ہو تو اس کو ان شرائط پر، جن پر قرارداد ہو جائے، یونین کو منتقل کر دے گی اور ایسا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں ان شرائط پر منتقل کر دے گی جن کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

تک ہو گی جن کا ہدایت میں قومی یا فوجی اہمیت کا ہونا قرار دیا جائے:
بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کے یہ معنی نہ لیے جائیں گے کہ
اس سے شاہراہوں یا آبی راہوں کو قومی شاہراہیں یا قومی آبی راہیں قرار
دینے کے پارلیمنٹ کے اختیار پر یا اس طرح قرار دی ہوئی شاہراہوں یا
آبی راہوں کے بارے میں یونین کے اختیار پر یا بحری، بری اور فضائی فوج
کے کام سے متعلق اس کے کارہائے منصبی کے جز کے طور پر رسل
و رسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کے اختیار پر پابندی ہے۔

(3) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان تدابیر
کے بارے میں ہدایت دینے پر بھی ہو گی جو اس ریاست کے اندر ریلوں
کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں۔

(4) جب کسی ایسی ہدایت کی تعمیل کرنے میں جو کسی ریاست
کو فقرہ (2) کے تحت کسی رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر یا
نگہداشت کی نسبت یا فقرہ (3) کے تحت ان تدابیر کی نسبت دی گئی ہو
جو کسی ریلوے کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں اس سے زیادہ
صرفہ ہوا ہو، جو ریاست کے معمولی فرائض کی انجام دہی میں ہوا ہوتا،
اگر ایسی ہدایت نہ دی گئی ہوتی تو بھارت کی حکومت اس ریاست کو اس
ریاست کے اس طرح کیے ہوئے زائد صرفے کی بابت ایسی رقم جس پر
اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم دے گی جس کا
تعیین بھارت کے اعلیٰ نچ کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

257 الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی

دفعہ 33 کے ذریعہ (20.6.1979) سے حذف۔

258- (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر، کسی
ریاست کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ
داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے، جس تک یونین کے اختیار کی
وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کا اطلاق کسی ریاست

بعض حالات میں
ریاستوں کو اختیارات
وغیرہ عطا کرنے کا
یونین کا اختیار۔

میں ہوتا ہو، باوجود اس کے کہ وہ ایسے امر کے متعلق ہو، جس کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار نہ ہو، اس ریاست یا اس کے عہدہ داروں اور حکام کو اختیار عطا کر سکے گا اور ان پر فرائض عائد کر سکے گا یا اختیار عطا کرنے کا اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کر سکے گا۔

(3) جب اس دفعہ کی رو سے کسی ریاست یا اس کے عہدہ داروں یا حکام کو اختیارات اور فرائض عطا کیے گئے ہوں یا ان پر عائد کیے گئے ہوں تو بھارت کی حکومت ریاست کو نظم و نسق کے زائد صرف کی نسبت، جو ریاست کو ان اختیارات کے استعمال یا فرائض کے انجام دینے میں کرنے پڑے ہوں، ایسی رقم ادا کرے گی جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں ایسی رقم ادا کرے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

یونین کو کارہائے
منصبی سپرد کرنے کا
ریاستوں کا اختیار۔

258 الف- اس آئین میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر بھارت کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

259- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

بھارت کے باہر کے
علاقوں کے تعلق سے
یونین کا اختیار سماعت۔

260- بھارت کی حکومت کسی ایسے علاقہ کی حکومت سے جو بھارت کے علاقہ کا حصہ نہ ہو، اقرار نامہ کے ذریعہ کوئی عاملانہ، قانون سازی سے متعلقہ یا عدالتی کارہائے منصبی، جو اس علاقہ کی حکومت میں مرکوز ہوں، اپنے ذمہ لے سکے گی لیکن ایسا ہر ایک اقرار نامہ ملک غیر میں اختیار کے استعمال سے متعلق کسی نافذ الوقت قانون کے تابع اور اس سے محکوم ہو گا۔

سرکاری افعال، ریکارڈ
اور عدالتی کارروائیاں۔

261- بھارت کے پورے علاقہ میں یونین اور ہر ریاست

کے سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیوں کی صحت پر کامل اعتماد کیا جائے گا اور اس کو وقعت دی جائے گی۔

(2) وہ طریقہ جس کے بموجب اور وہ شرائط جن کے تحت فقرہ (1) میں مذکورہ افعال، ریکارڈ اور کارروائیاں ثابت کی جائیں گی اور ان کے اثر کا تعین کیا جائے گا، ایسی ہوں گی جن کی پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی رو سے توضیح کی گئی ہو۔

(3) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں دیوانی عدالتوں کے دیئے ہوئے یا صادر کیے ہوئے حتمی فیصلے یا احکام اس علاقہ کے اندر کسی جگہ قانون کے بموجب قابل تعمیل ہوں گے۔

پانی کے متعلق تنازعات

262-(1) پارلیمنٹ کسی بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کے یا اس کے اندر پانی کے استعمال، تقسیم یا اس پر اختیار سے متعلق کسی تنازع یا شکایت کا تصفیہ کرنے کے لیے بذریعہ قانون توضیح کر سکے گی۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، بذریعہ قانون، توضیح کر سکے گی کہ نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کوئی دیگر عدالت کسی ایسے تنازع یا شکایت کے بارے میں اختیار سماعت استعمال کرے گی جس کا حوالہ فقرہ (1) میں ہے۔

بین ریاستی دریاؤں یا
دریائی وادیوں کے
پانی سے متعلق
تنازعات کا تصفیہ۔

ریاستوں کے مابین رابطہ

263-اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایک ایسی کونسل کے قیام سے جس پر—

(الف) ان تنازعات کی تحقیقات کرنے اور ان کے بارے میں صلاح دینے کا، جو ریاستوں کے مابین پیدا ہوئے ہوں؛

(ب) ان موضوعات کی تفتیش اور ان پر بحث کرنے کا، جن میں

بین ریاستی کونسل
کے بارے میں
توضیحات۔

چند ریاستوں یا یونین اور ایک یا زیادہ ریاستوں کا مشترکہ مفاد؛ یا
(ج) کسی ایسے موضوع پر سفارشات کرنے اور خاص طور سے
اس موضوع کے متعلق حکمت عملی اور کارروائی میں بہتر باہم ربط کے
لیے سفارشات کرنے کا،

فرض عاید کرنے سے مفادات عامہ پورے ہوں گے، تو صدر کے
لیے جائز ہو گا کہ بذریعہ حکم، ایسی کونسل قائم کرے اور ان
فرائض کی نوعیت کا جو اس کو انجام دینے ہوں اور اس کی تنظیم
اور طریق کار کا تعین کرے۔

حصہ 12

مالیات، جائیداد، معاہدات اور

مقدمات

باب-1- مالیات
عام

264- اس حصہ میں ”مالیاتی کمیشن“ سے ایسا مالیاتی کمیشن
مراد ہے جس کو دفعہ 280 کے تحت تشکیل دیا گیا ہو۔

265- قانونی اختیار کے بغیر نہ تو کوئی ٹیکس لگایا جائے گا اور
نہ وصول کیا جائے گا۔

266- (1) دفعہ 267 کی توضیحات اور اس باب کی ان
توضیحات کے تابع جو بعض ٹیکس اور محصولات کی کل خالص
آمدنی یا اس کے جز کو ریاستوں کے تفویض کرنے سے متعلق
ہوں، جملہ آمدنی سے، جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں،
جملہ قرضوں سے جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کر کے
اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم
سے، جو اس حکومت کو قرضوں کی باز ادائیگی سے ملی ہوں، ایک
مجتمہ فنڈ قائم ہو گا جس کا نام ”بھارت کا مجتمعہ فنڈ“ ہو گا اور جملہ
آمدنی سے جو کسی ریاستی حکومت کو وصول ہو، جملہ قرضوں سے

تعبیر۔

قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس
نہ لگائے جائیں گے۔

بھارت اور ریاستوں
کے مجتمعہ فنڈ اور
سرکاری کھاتے۔

جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کر کے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے جو اس حکومت کو قرضوں کی بازادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمہ فنڈ قائم ہو گا جس کا نام ”ریاست کا مجتمہ فنڈ“ ہو گا۔

(2) بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کو ان کی جانب سے وصول شدہ جملہ دیگر سرکاری رقوم، جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں جمع کی جائیں گی۔

(3) بھارت کے مجتمہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمہ فنڈ سے رقوم کا تصرف نہ ہو گا سوائے اس کے کہ وہ قانون کے بموجب اور ان اغراض کے لیے ہوں اور اس طریقہ سے ہوں جن کی اس آئین میں توضیح ہے۔

اتفاقی مصارف فنڈ۔

267-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ”بھارت کا اتفاقی مصارف فنڈ“ کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعہ تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ صدر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 115 یا دفعہ 116 کے تحت پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ ایسے خرچ کا مجاز کیے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ”ریاستی اتفاقی مصارف فنڈ“ کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعہ تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ گورنر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 205 یا دفعہ 206 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز کے قانون کے ذریعہ ایسے خرچ کا مجاز کئے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

268-(1) ایسے رسوم اسٹامپ اور ادویات اور بناؤ سنگھار کی مصنوعات پر ایسے محصولات آبکاری، جن کا ذکر یونین فہرست میں ہے، بھارت کی حکومت عائد کرے گی لیکن ان کو—
(الف) اس صورت میں، جہاں ایسے محصولات کسی یونین علاقہ کے اندر عائد کیے جاسکتے ہیں، بھارت کی حکومت وصول کرے گی؛ اور

(ب) دیگر صورتوں میں، ان کو ایسی ریاستیں وصول کریں گی جن کے اندر فرداً فرداً ایسے محصولات وصول کیے جاسکتے ہیں۔
(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے محصول کی آمدنی جو کسی ریاست کے اندر لگایا جاسکتا ہے، بھارت کے مجتہد فنڈ کا جز نہیں ہوگی بلکہ اس ریاست کو تفویض کر دی جائے گی۔

268 الف۔ (1) خدمات پر ٹیکس حکومت بھارت کے ذریعہ عائد کئے جائیں گے اور ایسا ٹیکس فقرہ (2) میں وضع شدہ طریقہ سے حکومت بھارت اور ریاستوں کے ذریعہ وصول اور صرف کیا جائے گا۔

(2) کسی مالیاتی سال میں فقرہ (1) کی توضیح کے مطابق عائد کئے گئے ایسے ٹیکسوں کی آمدنی کا—

(الف) حکومت بھارت اور ریاستوں کے ذریعہ وصولی؛

محصولات جن کو یونین نے عائد لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔

خدمت ٹیکس جو یونین کے ذریعہ عائد کیا جائے گا اور یونین اور ریاستوں کے ذریعہ وصول اور صرف کیا جائے گا۔

(ب) حکومت بھارت اور ریاستوں کے ذریعہ تصرف، وصولی اور تصرف کے ایسے اصولوں کے مطابق کیا جائے گا جنہیں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ بنائے۔

وہ ٹیکس جن کو یونین
عائد اور وصول
کرے گی لیکن ان کو
ریاستوں کو تفویض
کیا جائے گا۔

269(1) حسب ذیل محصولات اور ٹیکس بھارت کی حکومت
عائد اور وصول کرے گی لیکن فقرہ (2) میں توضیح کیے گئے طریقہ
سے ریاستوں کو تفویض کر دیے جائیں گے یعنی —
(الف) زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی وراثت کے
بارے میں محصولات؛

(ب) زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کے بارے میں
محصول املاک؛

(ج) ریلوے، بحری یا فضائی راستوں سے لے جائے جانے
والے مال یا مسافروں پر حدوداری ٹیکس؛

(د) ریلوے کے مسافروں کے کرایہ اور مال کے بھاڑے
پر ٹیکس؛

(ه) صرافوں اور وعدہ بازاروں میں لین دین پر رسوم اسٹامپ
کے سوا دیگر ٹیکس؛

(و) اخبارات کی بکری یا خرید اور ان میں شائع شدہ اشتہارات
پر ٹیکس؛

(ز) اخبارات کے سوا دوسرے مال کی بکری یا خرید پر
ٹیکس جب ایسی بکری یا خرید بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے
دوران واقع ہو؛

(ح) مال ترسیل کرنے پر ٹیکس (چاہے ترسیل اسے کرنے
والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں ایسی ترسیل بین

ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے ٹیکس کی خالص آمدنی سوائے ایسی آمدنی کے جو یونین علاقوں سے ہونے والی آمدنی کہی جاسکتی ہو، بھارت کے مجتمہ فنڈ کا جز نہ ہوگی بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دی جائے گی جن کے اندر وہ محصول یا ٹیکس اس سال عائد ہو سکتا ہو اور ان ریاستوں میں تقسیم کے ایسے اصولوں کے مطابق تقسیم کر دی جائے گی جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، مرتب کر سکے گی۔

(3) پارلیمنٹ اس امر کا تعین کرنے کی غرض سے کہ مال کی بکری یا خرید یا ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران کب واقع ہوتی ہے، قانون کے ذریعہ، اصول مرتب کر سکے گی۔

270-(1) بالترتیب، دفعہ 268، دفعہ 268 الف اور دفعہ 269 میں مصرحہ محصول اور ٹیکسوں کے سوائے، یونین فہرست میں مصرحہ سبھی ٹیکس اور محصول، دفعہ 271 میں مصرحہ ٹیکسوں اور محصولات پر سرچارج اور پارلیمنٹ کے ذریعہ تیار کئے گئے کسی قانون کے تحت خصوصی اغراض کے لئے عائد کئے گئے کوئی ابواب حکومت بھارت کے ذریعہ عائد اور وصول کئے جائیں گے اور فقرہ (2) میں دئے گئے طریقہ سے یونین اور ریاستوں کے بیچ تقسیم کئے جائیں گے۔

(2) کسی مالیاتی سال میں کسی ایسے ٹیکس یا محصول کی خالص آمدنی کا اتنا فیصد جو مقرر کیا جائے، بھارت کے مجتمہ فنڈ کا حصہ نہ ہوگا بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دیا جائے گا جن کے اندر وہ ٹیکس یا محصول اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور اسے

عائد کیا گیا اور یونین
دریاستوں کے درمیان
تقسیم کیا گیا ٹیکس۔

ان ریاستوں میں ایسے طریقہ اور وقت سے، جو مقرر کیا جائے، تقسیم کر دیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ میں ”مقررہ“ سے مراد ہے۔۔۔

(i) جب تک مالیاتی کمیشن کی تشکیل نہیں ہو جاتی صدر کے

ذریعہ مقررہ؛ اور

(ii) مالیاتی کمیشن کے تشکیل پا جانے کے بعد مالیاتی کمیشن کی

سفارشات پر غور کرنے کے بعد صدر کے حکم کے ذریعہ مقررہ۔

یونین کی اغراض کے
لیے بعض محصولات اور
ٹیکسوں پر سرچارج۔

271-271-دفعات 269 اور 270 میں کسی امر کے باوجود

پارلیمنٹ کسی وقت یونین کی اغراض کے لیے ان دفعات میں محولہ

محصولات یا ٹیکسوں میں سے کسی پر سرچارج بڑھا سکے گی اور کسی

ایسے سرچارج کی پوری آمدنی بھارت کے مجتمہ فنڈ کا جز ہو گی۔

272-حذف۔

سن اور سن کی اشیا پر
محصول پر آمد کے
عوض رومی امداد۔

273-(1) سن اور سن کی اشیا پر محصول برآمد کی ہر سال

کی خالص آمدنی میں سے کسی جز کو آسام، بہار، اوڈیشہ اور مغربی

بنگال کی ریاستوں کو تفویض کرنے کے بجائے ان ریاستوں کی

آمدنی کے لیے رومی امداد کے طور پر بھارت کے مجتمہ فنڈ پر اتنی رقوم

کا بار عائد کیا جائے گا، جو مقرر کی جائیں۔

(2) اس طرح مقررہ رقوم کا بار بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد

ہو تا رہے گا جب تک کہ بھارت کی حکومت کوئی محصول برآمد

سن یا سن کی اشیا پر لگاتی رہے یا تا وقتیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے

دس سال منقضى نہ ہو جائیں، ان میں سے جو بھی پہلے ہو۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ”مقررہ“ کے وہی معنی ہیں جو

دفعہ 270 میں ہیں۔

274-(1) کوئی ایسا بل یا ایسی ترمیم جس سے کوئی ٹیکس یا محصول جس میں ریاستوں کا مفاد ہو، عائد کیا جائے یا اس میں تبدیلی کی جائے یا جس سے اصطلاح ”زرعی آمدنی“ کے معنی میں تبدیلی ہو، جیسا کہ اس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے یا جس سے وہ اصول متاثر ہوتے ہوں جن کے مطابق اس باب میں متذکرہ بالا توضیحات میں سے کسی توضیح کے تحت رقوم ریاستوں کو قابل تقسیم ہیں یا ہو سکیں گی یا جس سے یونین کی اغراض کے لیے ایسا سرچارج عائد ہو جس کا ذکر اس باب کی مندرجہ بالا توضیحات میں ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گی یا اس کی تحریک نہ کی جائے گی۔

(2) اس دفعہ میں اصطلاح ”ٹیکس یا محصول جن میں ریاستوں

ان بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔

کا مفاد ہو“ سے مراد ہے —

(الف) وہ ٹیکس یا محصول جس کی پوری خالص آمدنی یا کوئی جز ریاست کو تفویض کیا جائے؛ یا

(ب) وہ ٹیکس یا محصول جس کے حوالے سے خالص آمدنی کی رقوم بھارت کے مجتمہ فنڈ سے فی الوقت کسی ریاست کو واجب الادا ہوں۔

275-(1) ایسی رقوم کا بار جن کی پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ توضیح کرے، بھارت کے مجتمہ فنڈ پر ہر سال ایسی ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقتی امدادوں کے طور پر عائد ہو گا جن کے بارے میں پارلیمنٹ تعین کرے کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور مختلف ریاستوں کے لیے مختلف رقوم تعین کی جاسکیں گی:

بعض ریاستوں کو یونین سے رقتی امدادیں۔

بشرطیکہ بھارت کے مجتمعه فنڈ سے کسی ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو اس ریاست کو ایسی ترقیاتی اسکیموں کا صرفہ برداشت کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی کو فروغ دینے کی یا اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے:

مزید شرط یہ ہے کہ بھارت کے مجتمعه فنڈ سے ریاست آسام کی مال گزاری کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسے سرمائے اور متوالی رقمیں دی جائیں گی۔

(الف) جو چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 سے منسلک جدول کے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل دو سال کے دوران میں آمدنی سے زائد خرچ کے اوسط کے مساوی ہوں: اور

(ب) جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی ان رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(1 الف) دفعہ 244 الف کے تحت خود اختیاری ریاست کے قائم ہونے پر اور اس کے قائم ہونے کے وقت سے۔

(i) ایسی رقوم جو فقرہ (1) کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے فقرہ (الف) کے تحت واجب الادا ہوں اگر اس میں متذکرہ

تمام قبائلی رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو اس خود اختیاری ریاست کو ادا کی جائیں گی اور اگر ان قبائلی رقبوں میں سے صرف چند رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو ریاست آسام اور خود اختیاری ریاست کے درمیان اس طرح تقسیم کر دی جائیں گی جس کی صراحت صدر، بذریعہ حکم کرے؛

(ii) بھارت کے مجتہد فنڈ سے خود اختیاری ریاست کی آمدنی کے لیے رقتی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقتیں ادا کی جائیں گی جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ خود اختیاری ریاست، بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے ریاست آسام کے باقی حصہ کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(2) تا وقتیکہ فقرہ (1) کے تحت پارلیمنٹ تو ضیح نہ کرے، اس فقرہ کے تحت پارلیمنٹ کو عطا کیے ہوئے اختیارات کو صدر، بذریعہ حکم استعمال کرے گا اور اس فقرہ کے تحت صدر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم پارلیمنٹ کی ایسی تو ضیح کے تابع نافذ رہے گا:

بشرطیکہ مالیاتی کمیشن کے تشکیل پانے کے بعد صدر اس فقرہ کے تحت کوئی حکم مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کیے بغیر صادر نہ کرے گا۔

276-(1) دفعہ 246 میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست یا اس میں کسی بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کے فائدہ کے لیے پیشوں، تجارتوں، حرفوں یا ملازمتوں سے متعلق ٹیکسوں کے بارے میں اس ریاست کی مجلس

پیشوں، تجارتوں،
حرفوں اور ملازمتوں
پر ٹیکس۔

قانون ساز کا کوئی قانون اس بنا پر باطل نہ ہو گا کہ وہ آمدنی پر ٹیکس کے متعلق ہے۔

(2) کل رقم کسی ایک شخص کی نسبت اس ریاست یا اس کے اندر کسی ایک بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کو پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس کے طور پر واجب الادا مجموعی رقم دو ہزار پانچ سو روپے سالانہ سے متجاوز نہ ہو گی۔

(3) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکسوں کی نسبت قوانین بنانے کے مذکورہ بالا اختیار کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں سے حاصل یا پیدا ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی بابت پارلیمنٹ کے قوانین بنانے کا اختیار کسی طرح محدود ہوتا ہے۔

مستثنیات۔

277- ٹیکس، محصولات، ابواب یا فیسیں جنہیں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی ریاست کی حکومت یا کوئی بلدیہ یا دوسرا مقامی حاکم یا جماعت اس ریاست، بلدیہ، ضلع یا دوسرے مقامی رقبہ کی اغراض کے لیے جائز طور پر وصول کر رہی تھی باوجود اس کے کہ ان ٹیکسوں، محصولات، ابواب یا فیسوں کا یونین فہرست میں ذکر ہے، قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ میں اس کے خلاف توضیح کرنے تک وصول اور ان ہی اغراض کے لیے صرف کی جاتی رہیں گی۔

278- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور

فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

”خالص آمدنی“
وغیرہ کا حساب لگانا۔

279- (1) اس باب کی ما قبل توضیحات میں ”خالص آمدنی“ سے کسی ٹیکس یا محصول کے تعلق سے اس کی وہ آمدنی

مراد ہے جس سے وصولی کا خرچہ کم کر دیا گیا ہو اور ان
توضیحات کی اغراض کے لیے کسی ٹیکس یا محصول یا کسی ٹیکس یا
محصول کے جز کی ایسی خالص آمدنی کو جو کسی رقبہ میں ہو یا اس
کا آمدنی ہونا سمجھا جاسکتا ہو، بھارت کا کمپیٹر و لراور آڈیٹر جنرل
تعیین کرے گا اور اس کی تصدیق کرے گا جس کا صداقت
نامہ حتمی ہو گا۔

(2) مذکورہ بالا اور اس باب کی کسی دیگر صریح توضیح
کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون یا صدر کا کوئی حکم کسی
ایسی صورت میں جب اس حصہ کے تحت کسی محصول یا ٹیکس کی
آمدنی کسی ریاست کو تفویض کی جاتی ہے یا کی جائے اس
طریقہ کے لیے، جس میں آمدنی کا حساب لگایا جائے گا، اس وقت
کی، جس سے یا جس پر اور اس طریقہ کی، جس کے مطابق
ادائیاں کرنی ہیں ایک مالیاتی سال اور کسی اور مالیاتی سال کے
درمیان مطابقت پیدا کرنے اور کسی دیگر ذیلی یا ضمنی امور کے
لیے توضیح کر سکے گا۔

مالیاتی کمیشن۔

280-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دو سال
کے اندر اور اس کے بعد ہر پانچویں سال کے منقضي ہو جانے پر یا
اس سے پیشتر کسی وقت جس کو صدر ضروری سمجھے، بذریعہ حکم
ایک مالیاتی کمیشن، تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور چار دیگر
ارکان پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اس کمیشن کے ارکان کی
حیثیت سے تقرری کے لیے مطلوب اہلیتوں اور ان کے انتخاب کے
طریقہ کا تعین کر سکے گی۔

(3) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ صدر کو حسب ذیل امور کے
بارے میں سفارشات کرے -

(الف) یونین اور ریاستوں کے درمیان ان ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم جو اس باب کے تحت ان کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہوں یا کیے جاسکیں گے اور ان ریاستوں کے مابین ایسی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو مختص کرنا؛

(ب) ایسے اصول جن کے مطابق بھارت کے مجتہد فنڈ سے ریاستوں کی آمدنی کے لیے رتنی امدادیں محکوم ہونی چاہئیں؛
(ب ب) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتہد فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(ج) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتہد فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(د) کوئی دیگر امر جس کو صدر مستحکم مالیات کی اغراض کے لیے کمیشن سے رجوع کرے۔

(4) کمیشن اپنا طریق کار معین کرے گا اور اس کو اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس کو عطا کرے۔

مالیاتی کمیشن کی
سفارشات۔

281-صدر، اس آئین کی توضیحات کے تحت کی ہوئی ہر سفارش، اس پر کی گئی کارروائی کے بارے میں مالیاتی کمیشن کی ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

متفرق مالیاتی توضیحات

282- یونین یا کوئی ریاست کسی غرض عامہ کے لیے رمتی منظوریوں دے سکے گی باوجود اس کے کہ وہ غرض ایسی نہ ہو جس کے بارے میں پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز، جیسی کہ صورت ہو، قوانین بنا سکے۔

یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائیگی خرچ۔

283- (1) بھارت کے مجتمہ فنڈ اور بھارت کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے، ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سواد یگر سرکاری رقوم کی تحویل جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، بھارت کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائیگی اور ایسے کھاتہ سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تا وقتیکہ ان کے بارے میں اس طرح توضیح نہ ہو، صدر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

مجتمہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔

(2) ریاست کے مجتمہ فنڈ اور ریاست کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے اور ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سواد یگر سرکاری رقوم کی تحویل جو ریاست کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، ریاست کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائیگی اور ایسے کھاتوں سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تا وقتیکہ ان کے بارے

میں اس طرح توضیح نہ ہو، ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

284 - وہ جملہ رقوم جو -

فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔

(الف) یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں مامور کسی عہدہ دار کو ایسی حیثیت میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں سوائے ان آمدنیوں یا سرکاری رقوم کے جو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، حاصل کر لے یا اس کو وصول ہوں، یا

(ب) بھارت کے علاقہ کے اندر کسی عدالت کے پاس کسی مقدمہ، امر، حساب یا اشخاص کے کھاتے میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں، بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں، جیسی کہ صورت ہو، جمع کی جائیں گی۔

یونین کی جائیداد کا ریاستی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

285-(1) یونین کی جائیداد، سوائے اس حد تک جس کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح کرے، کسی ریاست یا ریاست کے اندر کسی حاکم کے عائد کیے ہوئے جملہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر، تا وقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیح نہ کرے، ریاست کے اندر کسی حاکم کو یونین کی کسی جائیداد پر کوئی ٹیکس وصول کرنے میں مانع نہ ہو گا جس کی ایسی جائیداد اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل مستوجب ہو سکتی تھی یا سمجھی جاسکتی تھی بشرطیکہ اس ریاست میں وہ ٹیکس وصول ہوتا رہا ہو۔

مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔

286-(1) کسی ریاست کا کوئی قانون مال کی بکری یا خرید پر کوئی ٹیکس عائد نہ کرے گا اور نہ اس کے عائد کرنے کو مجاز کرے گا جہاں ایسی بکری یا خرید -

(الف) ریاست کے باہر واقع ہو؛ یا
(ب) بھارت کے علاقہ میں مال کی درآمد یا اس سے مال کی
برآمد کے دوران واقع ہو۔

(2) اس کا تعین کرنے کے لیے کہ کب مال کی بکری یا
خرید فقرہ (1) میں متذکرہ طریقوں میں سے کسی طریقہ پر واقع
ہوئی ہے، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اصول مرتب کر سکے گی۔
(3) جہاں تک کسی ریاست کا کوئی قانون، —

(الف) ایسے مال کی، جسے پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعہ بین
ریاستی تجارت یا یوپیو پار میں خاص اہمیت کا مال ہونا قرار دیا ہو، بکری یا خرید
پر کوئی ٹیکس عائد کرتا ہے یا عائد کرنے کا مجاز کرتا ہے؛ یا
(ب) مال کی بکری یا خرید پر کوئی ٹیکس عائد کرتا ہے یا عائد
کرنے کا مجاز کرتا ہے جو دفعہ 366 کے فقرہ (29 الف) کے ذیلی
فقرہ (ب)، ذیلی فقرہ (ج) یا ذیلی فقرہ (د) میں محولہ نوعیت کا کوئی
ٹیکس ہے،

وہاں تک ایسا قانون ٹیکس کے عائد کرنے کے طریقے، شرحوں اور
دیگر ضمنی باتوں کے تعلق سے ایسی پابندیوں اور شرطوں کے تابع
ہو گا جن کی پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، صراحت کرے۔

287- سوائے اس حد تک، جس کی پارلیمنٹ قانون کے
ذریعہ دیگر طور پر توضیح کرے، ریاست کا کوئی قانون ایسی بجلی
کے خرچے یا فروخت پر نہ ٹیکس عائد کرے گا اور نہ عائد کرنے کا
مجاز کرے گا (خواہ اس بجلی کو کوئی حکومت پیدا کرے یا دوسرے
اشخاص) جو —

(الف) بھارت کی حکومت خرچ کرے یا بھارت کی حکومت کو
اس حکومت کے خرچے کے لیے فروخت کی جائے؛ یا

بجلی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

(ب) کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں بھارت کی حکومت یا اس ریلوے کو چلانے والی کوئی ریلوے کمپنی خرچ کرے یا اس حکومت کو یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے، اور کسی ایسے قانون میں جو بجلی کی فروخت پر ٹیکس عائد کرے یا عائد کرنے کا مجاز کرے اس امر کی ضمانت ہوگی کہ اس بجلی کی قیمت جو بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچ یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو، جیسا کہ اوپر ذکر ہے، کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے اس قیمت سے جو بجلی کی کافی مقدار کے دیگر صارفین سے طلب کی جائے، ٹیکس کی رقم کی حد تک کم ہوگی۔

پانی یا بجلی کی بابت
ریاستوں کے ٹیکسوں
سے بعض صورتوں
میں استثنیٰ۔

288-(1) سوائے اس حد تک، جس کی صدر اپنے حکم سے دیگر طور پر توضیح کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل ریاست کا کوئی نافذہ قانون کوئی ٹیکس کسی ایسے پانی یا بجلی کی بابت نہ عائد کرے گا اور نہ اس کو عائد کرنے کا مجاز کرے گا جو کوئی حاکم، جو کسی موجودہ قانون یا بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کی ضابطہ بندی یا ترقی کے لیے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہو، ذخیرہ کرے، پیدا کرے، خرچ کرے، تقسیم کرے یا فروخت کرے۔

تشریح:- اس فقرہ میں ”ریاست کا نافذہ قانون“ کی اصطلاح میں کسی ریاست کا ایسا قانون شامل ہوگا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور ہوا ہو یا بنایا گیا ہو اور جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ اس وقت وہ یا اس کے حصے یا تو تمام تر یا مخصوص علاقوں میں ہی نافذ العمل نہ ہوں۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز فقرہ (1) میں متذکرہ کسی ٹیکس

کو قانون کے ذریعہ عائد کر سکے گی یا اس کو عائد کرنے کا مجاز کر سکے گی لیکن کسی ایسے قانون کا کوئی اثر نہ ہو گا جب تک اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قانون ایسے ٹیکس کی شرحوں یا اس کے دیگر متعلقہ امور کا ان قواعد یا توضیحات کے ذریعہ تعین کرنے کی توضیح کرے، جن کو قانون کے تحت کوئی حاکم بنائے تو اس قانون میں کسی ایسے قاعدہ کے بنانے یا حکم کے صادر کرنے کے لیے صدر کی ماقبل منظوری حاصل کرنے کی توضیح ہو گی۔

289-(1) کسی ریاست کی جائیداد اور آمدنی یونین کے ٹیکس

سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر یونین کو ایسی ریاست کی حکومت یا

اس کی طرف سے کی جانے والی کسی قسم کی تجارت یا کاروبار یا اس سے متعلق معاملات یا ایسی تجارت یا کاروبار کی اغراض کے لیے زیر استعمال یا زبردخل کسی جائیداد یا اس کے تعلق سے حاصل یا پیدا ہونے والی کسی آمدنی کے بارے میں اس حد تک، اگر کوئی ہو، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیح کرے، کسی ٹیکس کے عائد کرنے یا اس کے عائد کرنے کا مجاز کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسی تجارت یا کاروبار یا

کسی قسم کی تجارت یا کاروبار پر نہ ہو گا جس کی نسبت پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یہ قرار دے کہ وہ حکومت کے معمولی کارہائے منصبی کے ضمن میں ہیں۔

290- جب اس آئین کی توضیحات کے تحت کسی عدالت یا

کمیشن کے مصارف یا کسی ایسے شخص کو یا اس کے بارے میں واجب الادا پنشن جس نے اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل بھارت میں تاج شاہی کے تحت ملازمت کی ہو یا ایسی تاریخ نفاذ کے بعد یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں ملازمت کی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ

یونین کے ٹیکس سے
ریاست کی جائیداد
اور آمدنی کا استثنیٰ۔

بعض مصارف اور
پنشن کے بارے میں
مطابقت پیدا کرنا۔

یا کسی ریاست کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہوں، تب—
(الف) بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں،
اگر اس عدالت یا کمیشن سے کسی ریاست کی علاحدہ ضروریات میں
سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس شخص نے پوری ملازمت یا
جزو ملازمت کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو؛ یا
(ب) ریاست کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت
میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے یونین یا دوسری ریاست کی
علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس
شخص نے پوری ملازمت یا جزو ملازمت یونین یا دوسری ریاست
کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو،

ان مصارف یا پنشن کی بابت اس قدر حصہ کا بار جس پر اقرار ہو جائے
یا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں جس کا تعین وہ ثالث کرے،
جس کو بھارت کا اعلیٰ جج مقرر کرے، ریاست کے مجتمہ فنڈ یا جیسی
کہ صورت ہو، بھارت کے مجتمہ فنڈ یا اس دوسری ریاست کے مجتمہ
فنڈ پر عائد ہو گا اور اس کی اس میں ادائیگی ہو گی۔

بعض دیو سوم فنڈوں
کو سالانہ ادائیگی۔

290 الف - چھالیس لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار
ریاست کیرالا کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں سے ہر سال
ٹراونکور دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا اور تیرہ لاکھ پچاس ہزار روپے
کی رقم کا بار ریاست تامل ناڈو کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں
سے ہر سال اس دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا جو اس ریاست میں
ہندوؤں کے مندروں اور پوتر استھانوں کی نگہداشت کے لیے ان
علاقوں میں قائم کیا گیا ہے جو اس ریاست کو بتاریخ یکم
نومبر 1956ء کو ریاست ٹراونکور کو چین سے منتقل ہوئے ہیں۔

291- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے

ذریعہ حذف۔

باب 2

قرضہ لینا

292- یونین کا عاملانہ اختیار بھارت کے مجتمہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔

293-(1) اس دفعہ کی توضیحات کے تابع کسی ریاست کا عاملانہ اختیار ریاست کے مجتمہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، بھارت کے علاقہ کے اندر قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

ریاستوں کا قرضہ لینا۔

(2) بھارت کی حکومت ایسی شرائط کے تابع جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت لگائی جائیں، کسی ریاست کو قرضہ دے سکے گی جب تک وہ دفعہ 292 کے تحت حدود سے متجاوز نہ ہوں یا کسی ریاست کے لیے ہوئے قرضوں کے بارے میں ضمانتیں دے سکے گی اور ایسی رقوم کا بار جو ایسے قرضے دینے کی غرض سے درکار ہوں، بھارت کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہوگا۔

(3) کوئی ریاست بھارت کی حکومت کی بلا رضامندی کوئی قرضہ حاصل نہ کر سکے گی اگر اس قرضہ کا کوئی حصہ ہنوز غیر ادا شدہ ہو جس کو بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے اس ریاست کو دیا ہو یا جس کی بابت ضمانت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے دی ہو۔

(4) فقرہ (3) کے تحت کوئی رضامندی ایسی شرائط کے تابع،

اگر کوئی ہوں، دی جاسکے گی جن کا عائد کرنا بھارت کی حکومت مناسب خیال کرے۔

باب 3

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

بعض صورتوں میں
جائیداد، اثاثے، حقوق،
ذمہ داریوں اور وجوب
کی وراثت۔

294- ایسی کسی مطابقت کے تابع جو اس آئین کی تاریخ
نفاذ سے قبل پاکستان کی ڈومینین یا مغربی بنگال، مشرقی بنگال، مغربی
پنجاب اور مشرقی پنجاب کے صوبوں کے بننے کی وجہ سے کی گئی ہو یا
کی جانی ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے —

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین
قبل بھارت کی ڈومینین کی حکومت کی اغراض کے لیے ہر تجسٹی
میں مرکوز تھے اور تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے
عین قبل ہر ایک گورنر کے صوبہ کی حکومت کی اغراض کے لیے
ہر تجسٹی میں مرکوز تھے، ترتیب وار یونین اور مماثل ریاست میں
مرکوز ہو جائیں گے؛ اور

(ب) بھارت کی ڈومینین کی حکومت اور ہر ایک گورنر کی
صوبہ کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی
معاہدے سے یاد یگر طور پر پیدا ہوں، ترتیب وار بھارت کی حکومت
اور مماثل ریاست کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب
ہوں گے۔

دیگر صورتوں میں
جائیداد، اثاثوں، حقوق،
ذمہ داریوں اور وجوب
کی وراثت۔

295- (1) کسی ایسے اقرار نامہ کے تابع جو اس بارے میں
بھارت کی حکومت ریاست کی حکومت سے کرے، اس آئین کی
تاریخ نفاذ سے —

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل

پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرجہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست میں مرکوز تھے، یونین میں مرکوز ہو جائیں گے اگر ایسی اغراض، جن کے لیے ایسی جائیداد اور اثاثے ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر قبضہ تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق یونین کی اغراض ہوں گی؛ اور

(ب) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یاد گیر طور پر پیدا ہوں بھارت کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے اگر وہ اغراض، جن کے لیے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے حقوق حاصل کیے گئے تھے یا ذمہ داریاں یا وجوب عائد ہوئے تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق بھارت کی حکومت کی اغراض ہوں گی۔

(2) متذکرہ بالا کے تابع پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ ہر ایک ریاست کی حکومت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے اپنی مماثل بھارتی ریاست کی تمام جائیداد اور اثاثوں اور تمام حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب سے متعلق، بجز ان کے جن کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، جائیداد ہو گی خواہ وہ کسی معاہدہ سے یاد گیر طور پر پیدا ہوں۔

296- اس میں بعد میں مندرجہ توضیحات کے تابع بھارت کے علاقہ میں کوئی جائیداد، جو اگر یہ آئین نافذ العمل نہ ہوتا تو ہنر مجسٹی یا جیسی کہ صورت ہو، کسی بھارتی ریاست کے حکمران کو عود بحق سرکار ہونے یا حق ساقط ہونے یا کسی جائز مالک کے نہ ہونے کی وجہ سے جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہوتی اگر وہ ایسی جائیداد ہو جو کسی ریاست میں واقع ہو تو ایسی ریاست میں مرکوز ہو گی اور کسی دوسری صورت میں یونین میں مرکوز ہو گی:

عود بحق سرکار یا سقوط
حق سے یا جائیداد
لاوارث کے طور پر
حاصل ہونے والی
جائیداد۔

بشرطیکہ کوئی جائیداد جو اس تاریخ پر جب وہ اس طرح ہنر محیسٹی یا کسی بھارتی ریاست کے حکمران کو حاصل ہوئی ہوتی، بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے قبضہ میں یا زیر اختیار تھی تو اگر وہ اغراض جن کے لیے اس وقت استعمال ہوئی تھی یا قبضہ میں تھی یونین کی اغراض تھیں تو ان کے مطابق یونین میں یا اور کسی ریاست کی تھیں تو اس ریاست میں مرکوز ہوگی۔

تشریح: اس دفعہ میں اصطلاحات ”حکمران“ اور ”بھارتی ریاست“ کے وہی معنی ہیں جو ان کے دفعہ 363 میں ہیں۔

ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آب کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیا کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔

297-(1) تمام اراضیات، معدنیات اور دیگر قیمتی اشیا، جو ملکی سمندر یا بھارت کے براعظمی کنارہ آب یا کلیتاً معاشی علاقہ کے اندر سمندر کے نیچے ہوں، یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(2) بھارت کے کلیتاً معاشی علاقہ کے جملہ دیگر وسائل یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(3) ملکی سمندر، بھارت کے براعظمی کنارہ آب کلیتاً معاشی علاقہ اور دیگر سمندری علاقے کی سرحدیں ایسی ہوں گی جو پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً مصرحہ ہوں۔

تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔

298- یونین اور ہر ایک ریاست کا عاملانہ اختیار کسی تجارت یا کاروبار کے کرنے اور جائیداد کے حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور منتقل کرنے اور کسی غرض کے لیے معاہدات کرنے سے متعلق ہوگا:

بشرطیکہ —

(الف) یونین کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا

کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت پارلیمنٹ قوانین بنا سکتی ہے، ہر ایک ریاست میں اس ریاست کی قانون سازی کے تابع ہو گا؛ اور (ب) ہر ایک ریاست کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز قوانین بنا سکتی ہے، پارلیمنٹ کی قانون سازی کے تابع ہو گا۔

299- (1) جملہ معاہدات جو یونین یا کسی ریاست کا عاملانہ

معاہدات۔

اختیار استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں صدر یا ریاست کے گورنر کے کیے ہوئے، جیسی کہ صورت ہو، ظاہر کیے جائیں گے اور وہ جملہ معاہدات اور جائیداد کے تملیک نامے جو اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں، صدر یا گورنر کی جانب سے ایسے اشخاص ایسے طریقہ سے تکمیل کریں گے جن کو اور جس طریقے کی وہ ہدایت کرے یا مجاز کرے۔

(2) نہ تو صدر اور نہ گورنر کسی معاہدہ یا جائیداد کے تملیک نامے

کی بابت ذاتی طور پر ذمہ دار ہو گا جو وہ اس آئین کی اغراض کے لیے یا بھارت کی حکومت سے متعلق اس سے قبل نافذ کسی قانون کی اغراض کے لیے کرے یا تکمیل کرے اور نہ کوئی شخص جو ان میں سے کسی کی جانب سے ایسا معاہدہ یا تملیک نامہ کرے یا اس کی تکمیل کرے اس کے بارے میں ذاتی حیثیت سے ذمہ دار ہو گا۔

300- (1) بھارت کی یونین کے نام سے بھارت کی

مقدمات اور کارروائیاں۔

حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جاسکے گا اور ریاست کے نام سے ریاست کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جاسکے گا اور ان توضیحات کے تابع جو اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے پارلیمنٹ یا ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے وضع کئے ہوئے ایکٹ کے ذریعہ کی جائیں اپنے متعلقہ امور کے تعلق سے اس قسم کی صورتوں میں مقدمہ دائر

کر سکیں گے یا ان پر مقدمہ دائر کیا جاسکے گا جیسا کہ بھارت کی ڈومینین اور مماثل صوبے یا مماثل بھارتی ریاستیں دائر کر سکتی تھیں یا ان پر دائر کیا جاسکتا تھا اگر یہ آئین نہ وضع کیا گیا ہوتا۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

(الف) اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں بھارت کی ڈومینین فریق ہو تو اس کارروائی میں بھارت کی یونین کا ڈومینین کا قائم مقام ہونا متصور ہو گا؛ اور

(ب) اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں کوئی صوبہ یا کوئی بھارتی ریاست فریق ہو تو اس کارروائی میں مماثل ریاست کا اس صوبے یا بھارتی ریاست کا قائم مقام ہونا متصور ہو گا۔

باب 4

جائیداد کا حق

300 الف - بہ استثنا قانونی اختیار کے کسی شخص کو جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

بہ استثنا قانونی اختیار کے
اشخاص کو جائیداد سے
محروم نہ کیا جائے گا۔

حصہ 13

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

301- اس حصہ کی دوسری توضیحات کے تابع بھارت کے سارے علاقہ میں تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی ہوگی۔

تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔

302- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایک ریاست اور دوسری ریاست کے درمیان یا بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں تجارت، بیوپار لین دین کی آزادی پر ایسی پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں۔

تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

303-(1) دفعہ 302 میں کسی امر کے باوجود نہ تو پارلیمنٹ کو اور نہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسا کوئی قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا جس سے ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں تجارت اور بیوپار کی نسبت کسی اندراج کی رو سے ایک ریاست کو دوسری ریاست پر ترجیح دی جائے یا دینے کا مجاز کیا جائے یا ایک ریاست اور دوسری ریاست میں کوئی امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے۔

تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع

نہ ہو گا جس سے کوئی ترجیح دی جائے یا ترجیح دینے کا مجاز کیا جائے یا امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے اگر ایسا قانون یہ قرار دے کہ ایسی صورت حال سے نمٹنے کے لیے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں مال کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ایسا کرنا ضروری ہے۔

ریاستوں کے درمیان
تجارت، بیوپار اور لین
دین پر پابندیاں۔

304- دفعہ 301 یا دفعہ 303 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، -

(الف) دوسری ریاستوں یا یونین علاقوں سے درآمد کیے ہوئے مال پر کوئی ایسا ٹیکس جو اس ریاست میں اس قسم کے بنائے ہوئے یا تیار کیے ہوئے مال پر لگتا ہو اس طرح عائد کر سکے گی کہ ایسے درآمد کیے ہوئے مال اور بنائے یا تیار کیے ہوئے مال میں امتیاز نہ ہو؛ اور

(ب) اس ریاست کے ساتھ یا اس کے اندر تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی معقول پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں:

بشرطیکہ فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی بل پیش ہو گا اور نہ کسی ترمیم کی تحریک ہو گی۔

موجودہ قوانین اور ان
قوانین کا تحفظ جن میں
سرکاری اجارہ داریوں
کی توضیح ہو۔

305- دفعات 301 اور 303 میں کوئی امر کسی موجودہ قانون کی توضیحات کو سوائے اس کے کہ جس حد تک صدر بذریعہ حکم دیگر طور پر ہدایت کرے، متاثر نہ کرے گا؛ اور دفعہ 301 کا کوئی امر آئین (چوتھی ترمیم) ایکٹ، 1955 کی تاریخ نفاذ کے قبل بنائے ہوئے قانون کے نفاذ کو اس حد تک متاثر نہ کرے گا جس کا تعلق ایسے کسی امر سے ہو جس کا حوالہ دفعہ 19 کے فقرہ (6) کے ذیلی فقرہ (ii) میں ہے یا جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے امر کی بابت قانون بنانے میں مانع ہو۔

306- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور

فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

307- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسے حاکم کا تقرر کر سکے گی جس کو وہ دفعات 301، 302، 303 اور 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے مناسب سمجھے اور اس حاکم کو جس کا اس طرح تقرر ہو ایسے اختیارات اور ایسے فرائض عطا کر سکے گی جو وہ ضروری خیال کرے۔

دفعات 301 تا 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے حاکم کا تقرر۔

حصہ 14

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب-1-ملازمتیں

تعبیر-

یونین یا ریاست کی
ملازمت کرنے والے
اشخاص کی بھرتی اور
شرائط ملازمت-

308- اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ”ریاست“ میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔

309- اس آئین کی توضیحات کے تابع متعلقہ مجلس قانون ساز کے ایکٹ یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں سرکاری ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کر سکیں گے:

بشرطیکہ یونین کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت صدر یا کوئی ایسا شخص جس کو وہ ہدایت دے، اور ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت ریاست کا گورنر یا کوئی شخص جس کو وہ ہدایت دے، اس دفعہ کے تحت متعلقہ مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے یا اس کے تحت اس بارے میں توضیح ہونے تک ایسی ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنانے کا مجاز ہو گا اور اس طرح بنے ہوئے قواعد کسی ایسے ایکٹ کی توضیحات کے تابع نافذ رہیں گے۔

یونین یا ریاست کی
ملازمت کرنے والے
اشخاص کے عہدوں
کی مدت۔

310-(1) سوائے اس کے کہ صریح طور سے اس آئین میں
توضیح ہو، ہر شخص جو یونین کی دفاعی ملازمت، سول ملازمت یا کل
بھارت ملازمت کارکن ہو یا دفاع کے سلسلہ میں کسی عہدہ یا یونین کے
تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک
عہدے پر مامور رہے گا اور ہر شخص جو ریاست کی کسی سول ملازمت کا
رکن ہو یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو اس ریاست کے
گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر مامور رہے گا۔

(2) باوجود اس کے کہ ہر شخص جو یونین یا کسی ریاست کے تحت
کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے
گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدہ پر مامور رہتا ہے، کسی
معادہ میں، جس کے تحت کسی شخص کا جو دفاعی ملازمت یا کل بھارت
ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کی سول ملازمت کارکن نہ ہو اس
آئین کے تحت کسی ایسے عہدہ پر تقرر ہو اگر صدر یا گورنر، جیسی کہ
صورت ہو، خصوصی اہلیتیں رکھنے والے کسی شخص کی خدمات حاصل
کرنے کے لیے ضروری تصور کرے تو یہ شرط ہوسکے گی کہ اس کو
معروضہ ادا کیا جائے گا اگر کسی منظورہ مدت کے ختم ہونے کے قبل اس
عہدہ کو برخاست کر دیا جائے یا ان وجوہ سے جن کا تعلق اس شخص کی
بد چلنی سے نہ ہو اس کو عہدہ چھوڑ دینے کا حکم دیا جائے۔

311-(1) کسی شخص کو جو یونین کی کسی سول ملازمت یا کل
بھارت ملازمت یا ریاست کی کسی سول ملازمت کارکن ہو یا یونین یا
ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو، ہر کوئی ایسا حاکم بر طرف یا
علاحدہ نہیں کر سکے گا جو اس حاکم کا ماتحت ہو جس نے اس شخص کا
تقرر کیا ہو۔

یونین یا ریاست کے
تحت سول حیثیت میں
مامور اشخاص کی
برطرفی، علاحدگی یا
درجہ میں تنزیلی۔

(2) متذکرہ بالا کسی شخص کی اس وقت تک برطرفی یا علاحدگی یا
درجہ میں تنزیلی نہیں کی جائے گی جب تک کہ ایسی تحقیقات نہ کی

جائے جس میں اس کو اس کے خلاف الزامات کی اطلاع دے دی گئی ہو اور اسے ان الزامات کے بارے میں عذرات پیش کرنے کا مناسب موقع دیا گیا ہو:

بشرطیکہ ایسی تحقیقات کے بعد اس پر ایسا کوئی تاوان عائد کرنے کی تجویز کی جائے تو ایسا تاوان ایسی تحقیقات کے دوران پیش کی گئی شہادت کی اساس پر عائد کیا جاسکے گا اور یہ ضروری نہ ہو گا کہ ایسے شخص کو تاوان پر نمائندگی کرنے کا موقع دیا جائے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ کا اطلاق نہ ہو گا —

(الف) جب کسی شخص کی ایسے چال چلن کی بنا پر برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزیلی کی جائے جس کے باعث اس کو کسی فوجداری الزام میں مجرم قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) جب ایسا حکم جسے کسی شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزیلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو، مطمئن ہو کہ کسی وجہ سے، جس کو وہ حکم قلم بند کرے گا، مناسب طور پر ایسی تحقیقات نہیں کی جاسکتی؛ یا (ج) جب صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ریاست کی سلامتی کی خاطر ایسی تحقیقات کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔

(3) اگر متذکرہ بالا کسی شخص کی بابت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا ایسی تحقیقات جس کا حوالہ فقرہ (2) میں ہے مناسب طور سے کی جاسکتی ہے تو اس پر ایسے حکم کا فیصلہ حتمی ہو گا جسے ایسے شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزیلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

کل بھارت ملازمتیں۔

312- (1) حصہ 6 کے باب 6 یا حصہ 11 میں کسی امر کے باوجود اگر راجیہ سبھانے ایسی قرارداد کے ذریعہ جس کی تائید کم سے کم ایسے دو تہائی ارکان نے کی ہو، جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، قرار دیا ہو کہ قومی مفاد کی خاطر ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے تو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ یونین اور ریاستوں کے

لیے مشترکہ ایک یا زیادہ کل بھارت ملازمتیں (جس میں کل بھارت ملازمت عدلیہ شامل ہے) قائم کرنے کے لیے توضع کر سکے گی اور اس باب کی دوسری توضعات کے تابع کسی ایسی ملازمت کے لیے بھرتی اور اس میں تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(2) ان ملازمتوں کا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارتی نظم و نسق سروس اور بھارتی پولیس سروس کہلاتی تھیں، اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ کی قائم کی ہوئی ملازمتیں ہونا منظور ہو گا۔

(3) فقرہ (1) میں محولہ کل بھارت ملازمت عدلیہ میں ضلع جج کے، جیسا کہ اس کی تعریف دفعہ 236 میں کی گئی ہے، عہدے سے کم تر کوئی عہدہ شامل نہیں ہو گا۔

(4) متذکرہ بالا کل بھارت ملازمت عدلیہ کے قیام کی توضع کرنے والے قانون میں حصہ 6 کے باب 6 کی ترمیم کے لیے ایسی توضعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی توضعات کو موثر کرنے کے لیے ضروری ہوں اور ایسا کوئی قانون دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

312 الف۔ (1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون —

(الف) ان اشخاص کے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سیکریٹری آف اسٹیٹ یا سیکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ پر اور اس کے بعد کسی ملازمت یا عہدہ پر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت خدمت انجام دے رہے ہوں حق محنت، رخصت اور پنشن کے متعلق شرائط ملازمت اور تادیبی امور سے متعلق حقوق میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استفادگی طور پر، تبدیلی کر سکے گی

بعض ملازمتوں کے
عہدہ داروں کی شرائط
ملازمت میں تبدیلی یا
ان کو منسوخ کرنے
کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

یا ان کو منسوخ کر سکے گی۔

(ب) ان اشخاص کی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت ملازمت سے علاحدہ ہو گئے ہوں یا دیگر طور پر ملازمت میں نہ رہے ہوں، پینشن سے متعلق شرائط ملازمت میں، خواہ آئین کے لیے یا استقامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یا ان کو منسوخ کر سکے گی:

بشرطیکہ ایسے کسی شخص کی صورت میں جو سپریم کورٹ یا کسی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج، بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل، یونین یا کسی ریاست کے پبلک سروس کمیشن کے رکن یا صدر یا اعلیٰ انتخابی کمشنر کے عہدہ پر مامور ہو یا رہا ہو، ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کو اس شخص کے ایسے عہدے پر تقرر کے بعد اس کی شرائط ملازمت میں سوائے اس حد تک جس حد تک ایسی خدمت کی شرائط ملازمت کا اطلاق اس شخص کے سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کرنے کی وجہ سے اس پر ہوتا، اس کے لیے ناموافق تبدیلی کرنے یا ان کو منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

(2) سوائے اس حد تک جس حد تک اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ بذریعہ قانون توضیح کرے، اس دفعہ کا کوئی امر اس آئین کی کسی دیگر توضیح کے تحت کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم کے فقرہ (1) میں محولہ اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے اختیار کو متاثر نہ کرے گا۔

(3) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو -

(الف) کسی نزاع میں جو کسی ایسے قول و قرار، اقرار نامہ یا اس قسم کے دیگر نوشتہ کی کسی شرط یا اس پر کسی تصدیق ظہری سے پیدا ہو جو فقرہ (1) میں مذکورہ کسی شخص نے کیا تھا یا تکمیل کیا تھا یا جو کسی ایسے مراسلہ سے پیدا ہو جو ایسے شخص کو تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں اس کے تقرر یا بھارت کی ڈومینین یا اس کے کسی صوبہ کی حکومت کے تحت ملازمت میں اس کے برقرار رہنے کے تعلق سے اجرا ہوا ہو؛

(ب) دفعہ 314 کے تحت، جیسی کہ وہ ابتداً وضع کی گئی تھی، کسی حق، ذمہ داری یا وجوب سے متعلق کس نزاع میں اختیار سماعت حاصل ہو گا۔

(4) دفعہ 314 میں، جیسی کہ وہ ابتداً وضع کی گئی تھی، یا اس آئین کی کسی دیگر توضیح میں کسی امر کے باوجود اس دفعہ کی توضیحات نافذ ہوں گی۔

313- تا وقتیکہ اس آئین کے تحت اس بارے میں دوسری توضیح نہ کی جائے وہ تمام قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل نافذ اور کسی ایسی سرکاری ملازمت یا کسی عہدہ پر قابل اطلاق تھے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد ایک کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی ملازمت یا عہدہ کے طور پر برقرار رہے، اس حد تک نافذ رہیں گے جس حد تک وہ اس آئین کی توضیحات کے مطابق ہوں۔

عبوری توضیحات۔

314- آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 29.8.1972 سے حذف۔

باب 2

پبلک سروس کمیشن

یونین اور ریاستوں
کے لیے پبلک سروس
کمیشن۔

315-(1) اس دفعہ کی توضیحات کے تابع ایک پبلک سروس کمیشن یونین کے لیے اور ایک پبلک سروس کمیشن ہر ایک ریاست کے لیے ہو گا۔

(2) دو یا زیادہ ریاستیں رضامند ہو سکیں گی کہ ان ریاستوں کے زمرہ کے لیے ایک ہی پبلک سروس کمیشن ہو اگر ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا جہاں ان کے دو ایوان ہوں ہر ایک ایوان اس مقصد کی قرارداد منظور کرے تو پارلیمنٹ ان ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ ایک مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کا (جس کا اس باب میں مشترکہ سروس کمیشن کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) تقرر کرنے کے لیے توضیح کر سکے گی۔

(3) کسی ایسے قانون میں جس کا اوپر ذکر ہے ایسی ضمنی اور نتیجی توضیحات ہو سکیں گی جو اس قانون کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ضروری یا مناسب ہوں۔

(4) یونین کا پبلک سروس کمیشن، اگر اس سے کسی ریاست کا گورنر ایسا کرنے کی درخواست کرے تو صدر کی منظوری سے اس ریاست کی تمام ضروریات یا ان میں سے کسی ضرورت کو پورا کرنے پر رضامند ہو سکے گا۔

(5) اس آئین میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے حوالوں کی، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ مخصوص زیر غور امر کے تعلق

سے یونین کی یا، جیسی کہ صورت ہو، اس ریاست کی ضروریات کو پورا کرنے والے کمیشن کے حوالے ہیں۔

316-(1) پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس اور دیگر کان کا تقرر، یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں، صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں، اس ریاست کا گورنر کرے گا:

ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی معیاد۔

بشرطیکہ جہاں تک ہو سکے ہر پبلک سروس کمیشن کے تقریباً آدھے ارکان ایسے اشخاص ہوں گے جو اپنے ایسے تقرر کی تاریخ پر کم سے کم دس سال تک یا تو بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہے ہوں اور دس سال کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل کی کوئی ایسی مدت شامل کی جائے گی جس کے دوران کوئی شخص تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہا ہو۔

(1 الف) اگر کمیشن کے میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے یا اگر کوئی ایسا میر مجلس غیر موجودگی یا کسی اور وجہ سے اپنے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے سکے تو ان فرائض کو جب تک کوئی شخص، جس کا فقرہ (1) کے تحت خالی عہدہ پر تقرر کیا گیا ہو، اس کے فرائض نہ سنبھالے یا، جیسی کہ صورت ہو، جب تک کہ میر مجلس اپنے کام پر واپس نہ آ گیا ہو، کمیشن کے دیگر ارکان میں سے ایک ایسا رکن انجام دے گا جس کا تقرر یونین پبلک سروس کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر، اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر اس غرض سے کرے۔

(2) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے چھ سال کی مدت تک یا اگر وہ یونین پبلک سروس کمیشن کا رکن ہو تو پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اور اگر ریاستی کمیشن یا مشترکہ کمیشن کا رکن ہو تو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک، ان میں جو

بھی پہلے ہو، اپنے عہدہ پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ —

(الف) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر کے نام اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کے گورنر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) پبلک سروس کمیشن کے کسی رکن کو دفعہ 317 کے فقرہ (1) یا فقرہ (3) میں توضیح کیے گئے طریقہ سے عہدہ سے علاحدہ کیا جاسکے گا۔

(3) کوئی شخص جو پبلک سروس کمیشن کے رکن کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہوا اپنے عہدہ کی مدت کے اختتام پر اس عہدہ پر دوبارہ تقرری کے لیے اہل نہ ہوگا۔

پبلک سروس کمیشن
کے رکن کی علاحدگی
اور معطلی۔

317- (1) فقرہ (3) کی توضیحات کے تابع کسی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یا کوئی دیگر رکن صرف صدر کے حکم سے بد اطواری کی بنا پر اس کے عہدہ سے تبا علاحدہ کیا جائے گا جب سپریم کورٹ، صدر کے اس سے استصواب کرنے پر دفعہ 145 کے تحت اس بارے میں مقررہ طریق کار کے مطابق تحقیقات کر کے رپورٹ کرے کہ میر مجلس کو یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے دیگر رکن کو اس بنا پر علاحدہ کر دینا چاہئے۔

(2) یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں گورنر کمیشن کے میر مجلس یا کسی ایسے رکن کو جس کے متعلق فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ سے استصواب کیا گیا ہو اس وقت تک کے لیے عہدے سے معطل کر سکے گا جب تک صدر ایسے استصواب پر سپریم کورٹ کی رپورٹ ملنے پر احکام صادر نہ کرے۔

(3) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود صدر، پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا دیگر رکن کو اپنے حکم سے علاحدہ کر سکے گا اگر میر مجلس یا ایسا دیگر رکن، جیسی کہ صورت ہو، -

(الف) دیوالیہ قرار دیا جائے؛ یا

(ب) اپنے عہدہ کی مدت کے دوران اپنے عہدہ کے فرائض سے غیر متعلق کوئی باقاعدہ کام معاوضہ پر کرے؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں دماغی یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے

اپنے عہدہ پر برقرار رہنے کے لیے ناموزوں ہو۔

(4) اگر پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا کسی دیگر رکن کا بھارت کی حکومت یا ریاستی حکومت کے یا اس کی طرف سے کیے ہوئے کسی معاہدے یا اقرار نامہ سے کسی طرح کا تعلق یا غرض ہو یا ہو جائے یا وہ اس کے نفع یا اس سے پیدا ہونے والے کسی فائدہ یا مشاہرہ میں کسی سند یافتہ کمپنی کے رکن کی حیثیت سے اور اس کے دوسرے ارکان کے ساتھ اشتراک کے سوا دیگر طور پر حصہ لے تو اس کا فقرہ (1) کی اغراض کے لے بد اطواری کامر تکب ہونا متصور ہو گا۔

318- یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور کسی ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر دساتیر العمل کے ذریعہ -

(الف) کمیشن کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط ملازمت

کا تعین کر سکے گا؛ اور

(ب) کمیشن کے عملہ کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط کے

متعلق توضیح کر سکے گا؛

بشرطیکہ پبلک سروس کمیشن کے رکن کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہ کی جائے گی جو اس کے لیے نا موافق ہو۔

کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

کمیشن کی رکنیت سے
ہٹ جانے کے بعد
عہدوں پر اس کے
ارکان کے فائز رہنے
کی ممانعت۔

319- عہدے سے ہٹ جانے کے بعد۔

(الف) یونین پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس بھارت کی
حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید ملازمت کے نااہل
ہو گا؛

(ب) ریاستی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یونین پبلک سروس
کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا کسی
دوسرے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر
کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی
دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(ج) یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن
یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل
ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی
دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(د) کسی ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی
رکن، یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر
رکن کی حیثیت سے یا اس ریاستی پبلک سروس کمیشن یا دیگر ریاستی
پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن
بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت
کے لیے اہل نہ ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن
کے کارہائے منصبی۔

320-(1) یونین اور ریاستی پبلک سروس کمیشنوں کا فرض
ہو گا کہ وہ یونین کی ملازمتوں اور ریاستی ملازمتوں پر تقرر کے لیے
علاحدہ امتحانات منعقد کریں۔

(2) یونین کمیشن کا یہ بھی فرض ہو گا کہ اگر کوئی دو یا زیادہ
ریاستیں ایسی خواہش کریں تو کسی ملازمت کے لیے، جس کے لیے خاص
اہلیت رکھنے والے امیدوار درکار ہوں، مشترکہ بھرتی کی اسکیمیں

مرتب کرنے اور ان کو روبرو عمل لانے میں ان ریاستوں کی مدد کرے۔
(3) یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن سے،
جیسی کہ صورت ہو، مشورہ لیا جائے گا۔

(الف) سول ملازمتوں اور سول عہدوں کے لیے بھرتی کرنے
کے طریقوں سے متعلق تمام امور پر؛

(ب) ان اصولوں پر جن پر سول ملازمتوں اور عہدوں پر
تقررات کرنے اور ایک ملازمت سے دوسری ملازمت میں ترقیاں
دینے اور تبادلہ کرنے کے لیے عمل کیا جائے اور ایسے تقررات،
ترقیوں یا تبادلوں کے لیے امیدواروں کی موزونیت کے بارے میں؛

(ج) ان سب تادیبی امور پر جن کا اثر بھارت کی حکومت یا
کسی ریاست کی حکومت کے ماتحت سول ملازم کی حیثیت سے
ملازمت کرنے والے شخص پر پڑے جن میں ایسے امور سے متعلق
عرضداشت یا عرضیاں شامل ہیں؛

(د) کسی ادعا پر جس کو وہ شخص کرے یا اس کے متعلق کیا
جائے جو بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج
شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم
کی حیثیت سے ملازمت کر رہا ہو یا کی ہو، کہ کوئی صرفہ، جو اس نے
ایسی قانونی کارروائی میں صفائی پیش کرنے پر برداشت کیا ہو جو اس کے
خلاف ان افعال کی بابت دائر کی گئی ہو جو اس نے اپنے فرض کی انجام
دہی میں کیے ہوں یا جن کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، بھارت کے مجتمہ فنڈیا،
جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمہ فنڈ سے دیا جائے؛

(ه) ان جسمانی ضرر کی بابت پینشن دینے کے ادعا پر، جو کسی
شخص کو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت یا ریاست کی حکومت
کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت
سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے کے دوران پہنچے ہوں اور ایسی

دی جانے والی کسی رقم کی مقدار کے سوال پر، اور پبلک سروس کمیشن کا فرض ہو گا کہ وہ اس سے اس طرح رجوع کیے ہوئے کسی امر پر اور کسی دیگر امر پر صلاح دے جس پر صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کا گورنر اس سے رجوع کرے:

بشرطیکہ صدر کل بھارت ملازمتوں اور یونین کے امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں بھی اور گورنر ریاستی امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں دساتیر العمل بنا سکے گا جن میں ان امور کی صراحت کی جائے گی جن میں یا تو عام طور پر یا کسی خاص قسم کی کارروائی میں یا خاص حالات میں پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینا ضروری نہ ہو گا۔

(4) فقرہ (3) میں کسی امر سے یہ لازم نہ ہو گا کہ پبلک سروس کمیشن سے مشورہ اس طریقہ کے بارے میں، جس کے مطابق دفعہ 16 کے فقرہ (4) میں محولہ کوئی توضیح کی جائے یا اس طریقہ کے بارے میں کیا جائے، جس کے مطابق دفعہ 335 کی توضیحات نافذ کی جائیں۔

(5) فقرہ (3) کے فقرہ شرطیہ کے تحت صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے سب دساتیر العمل پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان میں، جیسی کہ صورت ہو، ان کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، اتنی مدت تک جو چودہ دن سے کم نہ ہو، رکھے جائیں گے اور وہ ایسی رد و بدل کے تابع ہوں گے جن کو تینٹیخ یا ترمیم کے طور پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا دونوں ایوان اس اجلاس کے دوران کرے جس میں وہ اس طرح رکھے جائیں۔

پبلک سروس کمیشنوں
کے کارہائے منصبی کو
وسیع کرنے کا اختیار۔

321- پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کا، جیسی کہ صورت ہو، بنایا ہوا کوئی ایکٹ توضیح کر سکے گا کہ یونین اور ریاست کی ملازمتوں کے بارے میں نیز کسی مقامی حاکم یا قانون کے ذریعہ تشکیل

دی ہوئی دیگر سند یافتہ جماعت یا کسی عوامی ادارہ کی ملازمتوں کے بارے میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن زائد کارہائے مخصصی انجام دے۔

322- یونین یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے مصارف کا بار جن میں کمیشن کے ارکان یا عملہ کو یوان کی بابت واجب الادا یافت، الاؤنس اور پنشن شامل ہیں بھارت کے مجتمہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

پبلک سروس کمیشنوں
کے مصارف۔

323-(1) یونین کمیشن کا فرض ہو گا کہ صدر کو کمیشن کی کارگزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ایسی رپورٹ کے ملنے پر صدر اس کی نقل ایک یادداشت کے ساتھ جس میں ان کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

پبلک سروس کمیشنوں
کی رپورٹیں۔

(2) ریاستی کمیشن کا فرض ہو گا کہ ریاست کے گورنر کو کمیشن کی کارگزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور مشترکہ کمیشن کا فرض ہو گا کہ ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کے گورنر کو جس کی ضروریات کو وہ مشترکہ کمیشن پورا کرتا ہو اس ریاست کے بارے میں کمیشن کی کارگزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ہر ایک صورت میں گورنر ایسی رپورٹ کے ملنے پر اس کی نقل ایک یادداشت کے ساتھ جس میں ایسی کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 14 الف

ٹریبونل

انتظامی ٹریبونل۔

323 الف۔ (1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ ایسے اشخاص کی، جو یونین یا کسی ریاست یا بھارت کے علاقے کے اندر یا بھارت کی حکومت کے زیر اختیار یا حکومت کی ملکیتی یا زیر اختیار کسی کارپوریشن کے امور سے متعلق سرکاری ملازمتوں اور عہدوں پر مقرر کیے گئے ہوں، ملازمت میں بھرتی اور شرائط ملازمت کے بارے میں انتظامی ٹریبونل کے ذریعے تنازعات و شکایات کے تصفیہ یا سماعت کے لیے توجیح کر سکے گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل امور کے لیے توجیح کی جاسکے گی،۔

(الف) یونین کے لیے انتظامی ٹریبونل کا اور ہر ریاست کے لیے یاد و یا زیادہ ریاستوں کے لیے علاحدہ انتظامی ٹریبونل کا قیام عمل میں لانا؛
(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کر سکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جن میں قانون میعاد سماعت کی توضیحات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توجیح کرنا جن پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوا تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو فقرہ (1) میں متذکرہ تنازعات و شکایات کی نسبت خارج کرنا؛

(ه) مذکورہ ٹریبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعویٰ جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی توضیح کرنا؛

(و) دفعہ 371 د کے فقرہ (3) کے تحت صدر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کرنا یا اس میں ترمیم کرنا؛

(ز) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیحات (جن میں فیس کی توضیحات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو پارلیمنٹ مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(3) اس آئین کی کسی دیگر توضیح میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیحات موثر ہوں گی۔

323 ب- (1) متعلقہ مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ فقرہ (2) میں مصرحہ تمام امور یا ان میں سے کسی ایسے امر کی نسبت جن کے بارے میں مذکورہ مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو تنازعات، شکایات یا جرائم کے ٹریبونل کے ذریعے تصفیے یا سماعت کے لیے توضیح کر سکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ امور حسب ذیل پر مشتمل ہوں گے، یعنی:-
(الف) کوئی ٹیکس عائد کرنا، اس کی تشخیص، وصولی اور اس

کا نفاذ؛

دیگر امور کے لیے
ٹریبونل۔

(ب) زر مبادلہ، کسٹم کی حدود کے آر پار در آمد اور بر آمد؛
(ج) صنعتی اور مزدوروں کی نسبت تنازعات؛
(د) زرعی اصلاحات جو دفعہ 31 الف میں تعریف کے مطابق
کسی املاک کے یا ان میں کسی حقوق کے ریاست کے ذریعہ حصول یا
ایسے حقوق کے زائل یا ان میں تبدیلی کرنے یا زرعی اراضی کی حد مقرر
کرنے کے طریق کے طور پر یا کسی دیگر طریق پر کی جائیں؛
(ه) شہری جائیداد کی انتہائی حد مقرر کرنا؛
(و) پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان یا کسی ریاستی مجلس قانون ساز
کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات لیکن اس میں ایسے امور شامل
نہیں ہیں جن کا دفعہ 329 اور دفعہ 329 الف میں حوالہ دیا گیا ہے؛
(ز) غذائی اجناس (جن میں کھانے کے تیل اور ان کے بیج شامل
ہیں) اور ایسی دیگر اشیاء کی، جن کی نسبت صدر بذریعہ سرکاری اعلان
قراردے کہ وہ اس دفعہ کی اغراض کے لیے لازمی اجناس ہیں، پیداوار،
حصول، فراہمی و تقسیم اور مندرجہ اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی رکھنا؛
(ح) کرایہ، اس کی ضابطہ بندی اور نگرانی اور کرایہ داری کے
مسائل جن میں مالک مکان اور کرایہ داروں کا حق، ٹائٹل اور مفاد شامل ہے؛
(ط) ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ح) میں مصرحہ امور کی نسبت
قوانین کے خلاف جرائم اور ان امور میں سے کسی کی نسبت فیس؛
(ی) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ط) میں مصرحہ
امور کے ضمن میں آتا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل
توضیح کی جاسکے گی۔

(الف) ٹریبونل کے نظام کا قیام عمل میں لانا؛
(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین
عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے

قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کر سکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جس میں قانون میعاد سماعت کی نسبت توضیحات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیح کرنا جس پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوائے تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو متذکرہ ٹریبونل کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹریبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعوے جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی نسبت توضیح کرنا؛

(و) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیحات (جن میں فیس کے متعلق توضیحات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو متعلقہ مجلس قانون ساز مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(4) اس آئین کی کسی دیگر توضیح میں یا بی وقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیحات موثر ہوں گی۔

تشریح:۔ اس دفعہ میں کسی امر سے متعلق مجلس قانون ساز سے پارلیمنٹ یا، جیسی کہ صورت ہو، کوئی ایسی ریاستی مجلس قانون ساز مراد ہے جو اس امر کی نسبت حصہ XI کی توضیحات کے مطابق قوانین بنانے کی مجاز ہو۔

حصہ 15

انتخابات

انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔

324-(1) اس آئین کے تحت پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی مجلس قانون ساز کے لیے ہونے والے تمام انتخابات اور صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایک کمیشن میں مرکوز ہوگی (جس کو اس آئین میں انتخابی کمیشن کہا گیا ہے)۔

(2) انتخابی کمیشن اعلیٰ انتخابی کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کی، اگر کوئی ہوں، ایسی تعداد پر مشتمل ہوگا جس کا صدر وقتاً فوقتاً تعین کرے اور انتخابی کمشنروں کا تقرر اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع صدر کرے گا۔

(3) جب کسی دیگر کمشنر کا اس طرح تقرر ہو تو اعلیٰ انتخابی کمشنر انتخابی کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(4) لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر انتخاب سے پہلے اور ہر ریاست کی قانون ساز کونسل کے، جس میں ایسی کونسل ہو، پہلے عام انتخاب سے قبل اور اس کے بعد دو سالہ انتخاب سے قبل انتخابی کمیشن سے مشورہ کرنے کے بعد صدر ایسے علاقائی کمشنروں کا بھی تقرر کر سکے گا جن کو وہ کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے

کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد دینے کے لیے ضروری سمجھے۔
(5) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع انتخابی کمشنروں اور علاقائی کمشنروں کی شرائط ملازمت اور ان کے عہدہ پر رہنے کی معیاد ایسی ہوگی جن کا صدر قاعدہ کے ذریعہ تعین کرے:

بشرطیکہ اعلیٰ انتخابی کمشنر کو اس طریقہ کے سوا جس کے بموجب اور ان وجوہ کے بغیر جن کی بنا پر سپریم کورٹ کے کسی جج کو علاحدہ کیا جاسکتا ہے، اس کے عہدے سے علاحدہ نہیں کیا جائے گا اور اعلیٰ انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہیں کی جائے گی جو اس کے ناموافق ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی دیگر انتخابی کمشنر یا علاقائی کمشنر کو اعلیٰ انتخابی کمشنر کے مشورہ کے بغیر عہدہ سے علاحدہ نہ کیا جائے گا۔
(6) صدر یا کسی ریاست کا گورنر، جب انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے، انتخابی کمیشن یا علاقائی کمشنر کے لیے ایسا عملہ مہیا کرے گا جو کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ضروری ہو۔

325- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے انتخاب کے لیے ہر علاقائی حلقہ انتخاب کی ایک عام انتخابی فہرست ہوگی اور کوئی شخص محض مذہب، نسل، ذات، جنس یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی ایسی فہرست میں شامل ہونے کے لیے نااہل نہ ہوگا اور نہ وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی ایسے حلقہ انتخاب کی کسی خصوصی انتخابی فہرست میں شامل کیا جائے۔

کوئی شخص مذہب، نسل، ذات یا جنس کی بنا پر خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لیے نااہل نہ ہوگا اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے۔

326- لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے یعنی ہر شخص جو

لوک سبھا اور ریاستوں

کی قانون ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے۔

پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق توضیح کرنے کا اختیار۔

ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیح کرنے کا اختیار۔

انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔

بھارت کا شہری ہو اور اس تاریخ پر جو متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائے، اٹھارہ سال کی عمر سے کم نہ ہو اور اس آئین یا متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت عدم سکونت، فتور عقل، جرم یا رشوت ستانی یا بدعنوانی کی بنا پر نااہل نہ ہو، کسی ایسے انتخاب میں رائے دہندہ کی حیثیت سے درج فہرست کیے جانے کا مستحق ہو گا۔

327- اس آئین کی توضیحات کی تابع، پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیح کر سکے گی جن میں انتخابی فہرستوں کی تیاری، انتخابی حلقوں کی حد بندی اور وہ جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

328- اس آئین کی توضیحات کے تابع اور جب تک پارلیمنٹ اس بارے میں توضیح نہ کرے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیح کر سکے گی جس میں انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ایسے جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوان یا ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

329- اس آئین میں کسی امر کے باوجود —
(الف) کسی ایسے قانون کے جو اس پر جو انتخابی حلقوں کی حد بندی یا ایسے انتخابی حلقوں کے لیے نشستیں مختص کرنے سے متعلق دفعہ 327 یا دفعہ 328 کے تحت بنایا گیا ہو یا بنایا گیا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں یا کسی ریاست کی مجلس قانون

ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے لیے کسی انتخاب پر کسی عدالت میں اعتراض انتخابی درخواست کے سوانہ کیا جائے گا جو ایسے حاکم کو ایسے طریقہ سے پیش ہو جس کے بارے میں متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیح کی جائے۔

329 الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی

دفعہ 36 کے ذریعہ 20.6.1979 سے حذف۔

حصہ 16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیحات

درج فہرست ذاتوں
اور درج فہرست
قبیلوں کے لئے لوک
سجھائیں نشستیں محفوظ
کی جائیں گی۔

330-(1) لوک سجھائیں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

(الف) درج فہرست ذاتوں کے لیے؛

(ب) آسام کے خود اختیاری اضلاع کے درج فہرست قبیلوں کو
چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لئے؛ اور

(ج) آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں

کے لیے۔

(2) ان نشستوں کی تعداد کا جو درج فہرست ذاتوں یا درج

فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست یا یونین علاقہ
میں محفوظ کی جائیں ان نشستوں کی کل تعداد سے جو اس ریاست یا
یونین علاقہ کو لوک سجھائیں محض کی جائیں تقریباً وہی تناسب ہو گا
جو درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا
درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا اس
ریاست یا یونین علاقہ کے جز میں، جیسی کہ صورت ہو، جس کی بابت
نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں اس ریاست یا یونین علاقہ کی کل
آبادی میں ہے۔

(3) فقرہ (2) میں مندرج کسی امر کے باوجود ان نشستوں کی تعداد کا جو آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے لوک سبھا میں محفوظ کی جائیں ان نشستوں کی کل تعداد سے جو اس ریاست کو مختص کی جائیں، ایسا تناسب ہو گا جو اس تناسب سے کم نہ ہو گا جو مذکورہ خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا ریاست کی کل آبادی سے ہو۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 332 میں اصطلاح ”آبادی“ سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

331-دفعہ 81 میں کسی امر کے باوجود صدر، اگر اس کی رائے ہو کہ اینگلو انڈین فرقہ کی لوک سبھا میں کافی نمائندگی نہیں ہے تو، اس فرقہ کے زیادہ سے زیادہ دو ارکان کو لوک سبھا کے لیے نامزد کر سکے گا۔

لوک سبھا میں اینگلو انڈین فرقہ کی نمائندگی۔

332-(1) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست ذاتوں کے لیے اور آسام کے خود اختیاری ضلعوں کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی۔
(2) ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری اضلاع کے لیے بھی نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ۔

(3) ان نشستوں کی تعداد کا جو درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز

اسمبلی میں محفوظ کی جائیں اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد سے، جہاں تک ہو سکے وہی تناسب ہو گا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا یا اس ریاست یا اس کے جز میں، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا، جس کی بابت نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں، اس ریاست کی آبادی میں ہے۔

(3الف) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026 ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر اروناچل پردیش، میگھالیہ، میزورم اور ناگالینڈ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشست ایسی کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی وہ —

(الف) اگر آئین (ستاونویں ترمیم) ایکٹ، 1987 کے نافذ ہونے کی تاریخ کو ایسی ریاست کی موجودہ قانون ساز اسمبلی میں (جسے اس فقرہ میں اس کے بعد موجودہ قانون ساز اسمبلی کہا گیا ہے) سبھی نشستیں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ذریعہ رکھی ہوئی ہیں تو ایک نشست کو چھوڑ کر سبھی نشستیں ہوں گی؛ اور

(ب) کسی دیگر حالت میں اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب نشستوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہو گا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی (مذکورہ تاریخ کو اس طرح موجود) تعداد کا تناسب موجودہ قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(3ب) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026 ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر تری پورہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشستیں اس موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست

قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی، وہ اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب جگہوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہوگا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی آئین (بہتر ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے ذریعہ نافذ ہونے کی تاریخ کو اس طرح موجودہ تعداد کا تناسب مذکورہ تاریخ کو اس قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(4) ان نشستوں کی تعداد کا جو ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ کی جائیں اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ایسا تناسب ہوگا جو اس ضلع کی آبادی اور اس ریاست کی کل آبادی کے تناسب سے کم نہ ہو۔

(5) آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ نشستوں کے لیے انتخابی حلقوں میں اس ضلع کے باہر کا کوئی رقبہ شامل نہ ہوگا۔
(6) کوئی شخص جو ریاست آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے کسی درج فہرست قبیلہ کا رکن نہ ہو اس ضلع کے کسی حلقہ انتخاب سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں انتخاب کے قابل نہ ہوگا:

بشرطیکہ آسام ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع میں شامل انتخابی حلقوں میں درج فہرست قبائل اور غیر درج فہرست قبائل کی نمائندگی، جسے اس طرح مطلع کیا گیا تھا اور بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کی تشکیل کے قبل موجود تھی، بنائی رکھی جائے گی۔

333-دفعہ 170 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کا گورنر اگر اس کی رائے ہو کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی کی ضرورت ہے اور اس میں اس کی کافی نمائندگی نہیں ہے تو اس فرقے کے ایک رکن کو اسمبلی کے لیے نامزد کرے گا۔

ریاستوں کی قانون ساز
اسمبلیوں میں اینگلو
انڈین فرقے کی
نمائندگی۔

نشستوں کے تحفظ اور
خصوصی نمائندگی کا
سٹر سال بعد ختم
ہو جانا۔

334- اس حصہ میں مندرجہ بالا توجیعات کے باوجود اس
آئین کی توجیعات جو —

(الف) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج
فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ کرنے؛ اور
(ب) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نامزدگی
کے ذریعے اینگوانڈین فریقے کی نمائندگی سے متعلق ہیں،
اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ستر سال کی مدت کے منقضي ہو جانے
پر نافذ نہ رہیں گی:

ملازمتوں اور عہدوں
پر درج فہرست
ذاتوں اور درج
فہرست قبیلوں کے
ادعا۔

335- یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں
اور عہدوں پر تقررات کرنے میں نظم و نسق کی کارکردگی برابر
قائم رکھتے ہوئے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے
ارکان کے ادعا کا لحاظ کیا جائے گا:

بشرطیکہ اس دفعہ کا کوئی امر درج فہرست ذاتوں اور درج
فہرست قبیلوں کے ارکان کے مفاد میں یونین یا کسی ریاست کے امور
سے متعلق ملازمتوں کی کسی قسم یا قسموں میں یا عہدوں پر ترقی کے
معاملوں میں تحفظ کے لئے، کسی امتحان میں اہلیت کے لئے ضروری
نمبروں میں رعایت دینے یا اس کی سطح کم کرنے کے لئے توجیعات
کرنے میں مانع نہیں ہو گا۔

بعض ملازمتوں میں
اینگوانڈین فریقے کے
لیے خصوصی توجیعات۔

336- (1) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد اس کے پہلے دو سال
کے دوران اینگوانڈین فریقے کے ارکان کے تقررات ریلوے، کسٹم،
ڈاک و تار کی یونین ملازمتوں میں عہدوں پر اسی بنا پر کیے جائیں گے
جس پر پندرہ اگست، 1947ء سے عین قبل کیے جاتے تھے۔

بعد کے آنے والے دو سال کی ہر مدت کے دوران مذکورہ
ملازمتوں میں اس فریقے کے ارکان کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں
کی تعداد عین ماقبل کے دو سال کی مدت کے دوران اس طرح محفوظ کی

ہوئی تعداد سے جہاں تک ہو سکے دس فیصد کم ہو گی:
بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسے
تحفظات ختم ہو جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کا کوئی امر اس فقرہ کے تحت اینگلو انڈین فرقے
کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کے سوا یا ان کے علاوہ دوسرے
عہدوں پر اس فرقے کے ارکان کے تقررات میں مانع نہ ہو گا اگر ایسے
ارکان قابلیت کی بنا پر دوسرے فرقوں کے ارکان کے مقابلہ میں مقرر
ہونے کے اہل پائے جائیں۔

337- اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے تین مالیاتی
سالوں کے دوران یونین اور ہر ایک ریاست اینگلو انڈین فرقے کے
مفاد کے لیے تعلیم کی بابت اتنی ہی رقمی منظوریوں، اگر کوئی ہوں،
دے گی جتنی 31 مارچ، 1948 پر ختم ہونے والے مالیاتی سال میں
دی گئی تھیں۔

اینگلو انڈین فرقے کے
مفاد کے لیے تعلیمی
رقمی منظوریوں کی
بابت خصوصی توجیہ۔

بعد کے آنے والے تین سال کی ہر مدت کے دوران رقمی
منظوریاں عین ماقبل کے تین سال کی مدت کی رقمی منظور یوں سے دس
فیصدی کم ہوں گی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسی
رقمی منظوریوں جس حد تک وہ اینگلو انڈین فرقے کے لیے خصوصی رعایت
ہوں، ختم ہو جائیں گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی تعلیمی ادارہ اس دفعہ کے تحت کسی رقمی
منظوری کے پانے کا مستحق نہ ہو گا۔ بجز اس کے کہ اس میں کم سے کم
چالیس فیصدی سالانہ داخلے اینگلو انڈین فرقے کے سوا دوسرے فرقوں
کے ارکان کو دیے جاتے ہوں۔

338-(1) درج فہرست ذاتوں کے لیے ایک کمیشن ہو گا جو
درج فہرست ذاتوں کے لیے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

درج فہرست ذاتوں
کے لیے قومی کمیشن۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعے اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توجیحات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر کان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر کان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعے طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعے میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر کان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) درج فہرست ذاتوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیح کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست ذاتوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست ذاتوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ه) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی موثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعے کیے جانے چاہئیں اور درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے

متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی تہذیبات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشات پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشات پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:-

- (الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرنا اور حلف پراس کی آزمائش کرنا؛
- (ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛
- (ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛
- (د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اسکی نقل

کا مطالبہ کرنا؛

(۵) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(۶) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(۹) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست ذاتوں

کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

(10) اس دفعہ میں درج فہرست ذاتوں کے لیے ہدایت کا یہ

مطلب سمجھا جائے گا کہ اس میں ایسے دیگر پسماندہ طبقوں کے لیے ہر ہدایت، جن کو صدر دفعہ 340 کے فقرہ (1) کے تحت متعین کمیشن کی رپورٹ کو حاصل کرنے پر حکم کے ذریعہ صراحت کرے، اور اینگوانڈین فرقی کے لیے ہدایت بھی ہے۔

درج فہرست قبیلوں
کے لئے قومی کمیشن۔

338 الف۔ (1) درج فہرست قبیلوں کے لئے ایک کمیشن ہو گا

جو درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تین بنائے گئے کسی قانون کی

توضیحات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر کان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر کان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی معیاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس،

نائب میر مجلس اور دیگر کان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) درج فہرست قبیلوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ

کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیح کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے

اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛
(ب) درج فہرست قبیلوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛
(ج) درج فہرست قبیلوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛
(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛
(ه) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی موثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛
(و) درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توجیحات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائے گا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشات پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گا اور

اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشنوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی: —

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرنا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ه) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست قبیلوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

(10) اس دفعہ میں درج فہرست قبیلوں کے لیے ہدایت کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ اس میں ایسے دیگر پسماندہ طبقوں کے لیے ہر ہدایت، جن کی صدر دفعہ 340 کے فقرہ (1) کے تحت متعین کمیشن کی رپورٹ کو حاصل کرنے پر حکم کے ذریعہ صراحت کرے، اور اینگلو انڈین فرقے کے لیے ہدایت بھی ہے۔

339-(1) صدر، ریاستوں کے درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق اور قبیلوں کے مفاد کے بارے میں رپورٹ دینے کے لیے کمیشن کا تقرر حکم کے ذریعہ کسی بھی وقت اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر کر سکے گا۔

حکم میں کمیشن کی بناوٹ، اختیارات اور ضابطے واضح کیے جاسکیں گے اور اس میں ایسی ضمنی یا معاون توضیح مندرج ہو سکے گی جنہیں صدر ضروری یا پسندیدہ سمجھے۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی توسیع کسی ریاست کو ایسی ہدایت دینے تک ہوگی جو اس ریاست کے درج فہرست قبیلوں کے مفاد کے لیے ہدایت میں ضروری بتائے گئے منصوبوں کے بنانے اور تکمیل کے بارے میں ہے۔

340-(1) صدر، حکم کے ذریعہ بھارت کے علاقہ کے اندر سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پسماندہ طبقوں کے حالات اور ان دقتوں کی، جوان کو اٹھانی پڑتی ہیں، تفتیش کرنے اور ان تدابیر کے بارے میں جو یونین یا کسی ریاست کو ایسی دقتوں کو رفع کرنے اور ان کے حالات کو سدھارنے کے لیے کرنی چاہئیں اور ان رقتی منظور یوں کی بابت جو یونین یا کسی ریاست کو اس غرض کے لیے دینی چاہئیں اور ان شرائط کی بابت جن کے تابع ایسی رقتی منظوریوں دینی چاہئیں، سفارش کرنے کے لیے ایسے اشخاص پر مشتمل، جن کو وہ موزوں خیال کرے، ایک کمیشن کا تقرر کر سکے گا اور اس حکم میں جس سے اس کمیشن کا تقرر کیا جائے اس طریق کار کا تعین کیا جائے گا جس کے مطابق کمیشن عمل کرے گا۔

(2) اس طرح تقرر کیا ہوا کمیشن ان امور کی تفتیش کرے گا جو اس کے سپرد کیے جائیں اور صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا جس میں وہ واقعات درج ہوں گے جن کا اس کو علم ہو اور ایسی

درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پر یونین کی نگرانی۔

پسماندہ طبقوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر۔

سفارشات کی جائیں گی جو وہ مناسب خیال کرے۔

(3) صدر، اس طرح پیش کی ہوئی رپورٹ کی ایک نقل، ایک یادداشت کے ساتھ جس میں اس پر کی ہوئی کارروائی کی وضاحت کی گئی ہو، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

درج فہرست ذاتیں۔

341-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورہ کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں یا ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے ایسی ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں کسی ذات، نسل یا قبیلہ کو یا کسی ذات، نسل یا قبیلہ کے حصہ کو یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ بالا طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں سے کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

درج فہرست قبیلے۔

342-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورے کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان قبیلوں، یا قبائلی فرقوں یا قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے اس ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت اجرائی کے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست قبیلوں کی فہرست سے کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ یا کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ کے حصہ یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرائی کے ہوئے اطلاع نامہ میں کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

حصہ 17

سرکاری زبان

باب 1- یونین کی زبان

یونین کی سرکاری
زبان۔

343-(1) یونین کی سرکاری زبان دیونا گری رسم الخط میں

ہندی ہوگی۔

یونین کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے
ہندسوں کی شکل بھارتی ہندسوں کی بین الاقوامی شکل ہوگی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ

سے پندرہ سال کی مدت تک انگریزی زبان کا استعمال یونین کی ان
سب اغراض کے لیے برقرار رہے گا جس کے لیے وہ ایسی تاریخ نفاذ کے
عین قبل استعمال ہو رہی تھی:

بشرطیکہ صدر، مذکورہ مدت کے اندر یونین کی سرکاری اغراض

میں سے کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے علاوہ ہندی زبان اور
ہندسوں کی بین الاقوامی شکل کے علاوہ ہندسوں کی دیونا گری شکل کے
استعمال کو بذریعہ حکم مجاز کر سکے گا۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ

پندرہ سال کی مذکورہ مدت کے بعد۔

(الف) انگریزی زبان، یا

(ب) ہندسوں کی دیونا گری شکل،

ایسی اغراض کے لیے استعمال کرنے کی، جن کی صراحت اس قانون میں کی جائے، تو ضیح کر سکے گی۔

344-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کے منقضي ہونے پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضي ہونے پر، بذریعہ حکم، ایک کمیشن تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور آٹھویں فہرست بند میں مصرحہ مختلف زبانوں کی نمائندگی کرنے والے ایسے دوسرے ارکان پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے اور اس حکم میں اس طریق کار کا تعین ہو گا جس کے مطابق کمیشن کام کرے گا۔

(2) اس کمیشن کا فرض ہو گا کہ وہ حسب ذیل امور کے بارے میں صدر سے سفارشات کرے۔

(الف) یونین کی سرکاری اغراض کے لیے ہندی زبان کا بتدریج استعمال؛

(ب) یونین کی تمام سرکاری اغراض یا کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے استعمال پر پابندیاں؛

(ج) دفعہ 348 میں متذکرہ تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کی جانے والی زبان؛

(د) یونین کی ایک یا زیادہ مصرحہ اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل؛

(ه) یونین کی سرکاری زبان اور یونین اور کسی ریاست یا ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین مراسلت کی زبان اور ان کے استعمال سے متعلق صدر کی جانب سے کمیشن سے رجوع ہوا کوئی دیگر امر۔

(3) فقرہ (2) کے تحت اپنی سفارشات کرتے وقت کمیشن بھارت کی صنعتی، ثقافتی اور سائنسی ترقی کا اور سرکاری ملازمتوں کے بارے میں ان رقبوں کے اشخاص کے جائز حقوق اور مفادات کا، جہاں ہندی نہیں بولی جاتی، مناسب لحاظ کرے گا۔

سرکاری زبان کے لیے
کمیشن اور پارلیمنٹ کی
کمیٹی۔

(4) تیس ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جن میں سے بیس لوک سبھا کے ارکان اور دس راجیہ سبھا کے ارکان ہوں گے جن کو لوک سبھا کے ارکان اور راجیہ سبھا کے ارکان تناسبی نمائندگی کے طریقہ کے مطابق واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ منتخب کریں گے۔

(5) کمیٹی کا فرض ہو گا کہ فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے ہوئے کمیشن کی سفارش کی جانچ کرے اور صدر کو ان پر اپنی رائے کی نسبت رپورٹ پیش کرے۔

(6) دفعہ 343 میں کسی امر کے باوجود، فقرہ (5) میں متذکرہ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد صدر، اس پوری رپورٹ یا اس کے کسی جز کے بموجب ہدایات جاری کر سکے گا۔

باب 2

علاقائی زبانیں

ریاست کی سرکاری
زبان یا زبانیں۔

345-دفعات 346 اور 347 کی توضیحات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، اس ریاست میں استعمال ہونے والی کسی ایک یا زیادہ زبانوں یا ہندی کو اس زبان یا ان زبانوں کی حیثیت سے اختیار کر سکے گی جس کا یا جن کا اس ریاست کی تمام سرکاری اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کیا جانا ہو:

بشرطیکہ جب تک اس ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دیگر طور پر توضیح نہ کرے انگریزی زبان ان سرکاری اغراض کے لیے اس ریاست کے اندر استعمال ہوتی رہے گی جن کے لیے وہ اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہوتی تھی۔

346- وہ زبان جس کا یونین میں سرکاری اغراض کے لیے استعمال فی الوقت مجاز کیا گیا ہے ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست اور کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہوگی:

بشرطیکہ اگر دو یا زیادہ ریاستیں متفق ہو جائیں کہ ہندی زبان ایسی ریاستوں کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہوگی تو وہ زبان ایسی مراسلت کے لیے استعمال ہو سکے گی۔

347- اس بارے میں مطالبہ کیے جانے پر صدر، اگر وہ مطمئن ہو کہ کسی ریاست کی آبادی سے قابل لحاظ تناسب کی خواہش ہے کہ وہ ریاست کی کسی زبان کے استعمال کو جس کو وہ بولتے ہیں، تسلیم کرے تو ہدایت کر سکے گا کہ ایسی زبان بھی اس ریاست بھر میں یا اس کے کسی حصہ میں اس غرض کے لیے، جس کی وہ صراحت کرے، سرکاری طور پر تسلیم کر لی جائے۔

ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست یا کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان۔

اس زبان کے متعلق خصوصی توضیح جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔

باب 3

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے

عالیہ وغیرہ کی زبان

348- (1) اس حصہ کی متذکرہ بالا توضیحات میں کسی امر کے باوجود، تا وقت یہ کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح نہ کرے -

(الف) سپریم کورٹ اور ہر عدالت عالیہ میں ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہوگی؛

(ب) مستند متن —

زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں اور بلوں وغیرہ کے لیے استعمال ہوگی۔

(i) ان سب بلوں یا ان کی ترمیمات کا جو پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں میں پیش کیے جائیں یا ان کی تحریک کی جائے،
(ii) ان سب ایکٹوں کا جو پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہوں اور ان سب آرڈیننسوں کا جن کا صدر یا کسی ریاست کا گورنر بذریعہ اعلان نافذ کرے، اور
(iii) ان سب احکام، قواعد، دساتیر العمل اور ذیلی قوانین کا جو اس آئین کے تحت یا پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت اجرا ہوں،
انگریزی زبان میں ہو گا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر صدر کی ماقبل منظوری سے ہندی زبان یا کسی دوسری زبان کو جو اس ریاست کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال ہوتی ہو، اس عدالت عالیہ کی کاروائی میں جس کا صدر مقام اس ریاست میں ہو، استعمال کرنے کا مجاز کر سکے گا:
بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، ڈگری یا حکم پر نہ ہو گا جو ایسی عدالت عالیہ صادر کرے یا دے۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کے باوجود، جہاں ریاست کی مجلس قانون ساز نے انگریزی زبان کے سوا کسی اور زبان کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش شدہ بلوں یا اس کے منظور کیے ہوئے ایکٹوں یا اس ریاست کے گورنر کی جانب سے بذریعہ اعلان نافذ کیے ہوئے آرڈیننسوں یا اس ذیلی فقرہ کے پیرا (iii) میں متذکرہ کسی حکم، قاعدہ، دستور العمل یا ذیلی قانون میں استعمال کے لیے مقرر کیا ہو تو انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ جو اس ریاست کے گورنر کے اختیار سے اس ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع

ہو، اس دفعہ کے تحت انگریزی زبان میں ان کا مستند متن متصور ہو گا۔
349- اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت کے
دوران پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی
ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی ایسا بل پیش ہو گا نہ اس میں ترمیم کی
تحریر ہو گی جس میں دفعہ 348 کے فقرہ (1) کی متذکرہ اغراض میں
سے کسی غرض کے لیے استعمال ہونے والی زبان کی نسبت توضیح درج
ہو اور صدر جب تک دفعہ 344 کے فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے
ہوئے کمیشن کی سفارشات اور اس دفعہ کے فقرہ (4) کے تحت دی ہوئی
رپورٹ پر غور نہ کر لے، کسی ایسے بل کو پیش کرنے اور کسی ایسی
ترمیم کی تحریر کرنے کے بارے میں اپنی منظوری نہ دے گا۔

زبان سے متعلق بعض
قوانین وضع کرنے
کا خاص طریق کار۔

باب 4

خاص ہدایتیں

350- ہر شخص کو کسی شکایت کے ازالہ کے لیے یونین یا کسی
ریاست کے کسی عہدہ دار یا حاکم کو ان زبانوں میں سے کسی زبان
میں جو یونین یا اس ریاست میں، جیسی کہ صورت ہو، استعمال ہوں
عرضداشت پیش کرنے کا حق ہو گا۔

شکایتوں کے ازالہ کی
درخواستوں میں استعمال
ہونے والی زبان۔

350 الف- ہر ریاست اور اس ریاست کے اندر ہر مقامی حاکم
کی کوشش ہو گی کہ لسانی اقلیتی زمروں سے تعلق رکھنے والے بچوں
کو تعلیم کے ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی کافی
سہولتیں مہیا کرے اور صدر، کسی ریاست کو ایسی ہدایتیں اجرا کر سکے
گا جو ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے وہ ضروری یا مناسب سمجھے۔

ابتدائی درجے میں
مادری زبان میں تعلیم
دینے کی سہولتیں۔

لسانی اقلیتوں کے لیے
خاص عہدیدار۔

350 ب- (1) لسانی اقلیتوں کے لیے ایک خاص عہدہ دار
ہو گا جس کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) اس خاص عہدے دار کا فرض ہو گا کہ اس آئین کے تحت
لسانی اقلیتوں کے لیے دیئے ہوئے تحفظات کے متعلق سب امور کی
تفتیش کرے اور صدر کو ان امور پر ایسے وقفوں سے، جن کی صدر
ہدایت دے، رپورٹ کرے اور صدر ایسی ساری رپورٹوں کو پارلیمنٹ
کے ہر ایوان میں پیش کروائے گا اور متعلقہ ریاستوں کی حکومتوں کو
بھجوائے گا۔

ہندی زبان کو فروغ
دینے کے لیے ہدایت۔

351- یونین کا یہ فرض ہو گا کہ ہندی زبان کی اشاعت کو
فروغ دے تاکہ وہ بھارت کی ملی جلی تہذیب کے تمام عناصر کے لیے
اظہار خیال کے ذریعہ کے طور پر کام آئے اور اس کے مزاج میں دخل
انداز ہوئے بغیر ہندوستانی اور آٹھویں فہرست بند میں مندرجہ بھارت
کی دوسری زبانوں میں استعمال ہونے والی تراکیب، اسلوب اور
اصطلاحات کو جذب کر کے اور، جہاں بھی ضروری ہو یا مناسب ہو،
اس کے ذخیرہ الفاظ کے لیے اولاً سنسکرت اور ثانیاً دوسری زبانوں سے
اخذ کر کے اس کو مالا مال کرے۔

حصہ 18

ہنگامی حالت سے متعلق توضیحات

352-ا اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی شدید ہنگامی حالت موجود ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ، بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے تو وہ اعلان نامہ کے ذریعہ پورے بھارت یا اس کے کسی علاقے کی نسبت، جس کی اعلان نامہ میں صراحت کی گئی ہو، اس منشا کا ایک اعلان کر سکے گا۔

ہنگامی حالت کا اعلان
نامہ۔

تشریح:- ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ جس میں یہ قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملے یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے حقیقی طور پر جنگ یا ایسا کوئی حملہ یا بغاوت واقع ہونے سے پہلے کیا جاسکے گا جب کہ صدر مطمئن ہو کہ اس کے واقع ہونے کا فوری خطرہ ہے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت اجراء کیے ہوئے اعلان نامہ کو مابعد اعلان نامہ سے تبدیل یا منسوخ کیا جاسکے گا۔

(3) صدر تب تک فقرہ (1) کے تحت اعلان نامہ یا ایسے اعلان نامہ میں تبدیلی کا اعلان جاری نہ کرے گا جب تک اسے یونین کابینہ (یعنی کابینہ جو دفعہ 75 کے تحت مقررہ وزیراعظم اور کابینہ درجے کے

دیگر وزیر پر مشتمل ہو) کا یہ فیصلہ کہ ایسا اعلان نامہ جاری کیا جائے،
تحریری طور پر موصول نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے تحت جاری کیا گیا ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ
کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا اور سابقہ اعلان نامہ کو منسوخ
کرنے والے اعلان نامہ کے سوا اس کا نفاذ ایک مہینے کی مدت
منقضی ہونے پر ختم ہو جائے گا تا وقت یہ کہ ایسی مدت منقضی
ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قرارداد کے
ذریعے منظور نہ کیا جائے:

بشرطیکہ اگر ایسا اعلان نامہ (جو سابقہ اعلان نامہ منسوخ کرنے
والا اعلان نامہ نہ ہو) اس وقت جاری کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی
گئی ہو یا لوک سبھا کا توڑا جانا اس فقرہ میں محولہ ایک مہینے کی مدت کے
دوران واقع ہو اور اگر اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد راجیہ سبھانے
منظور کر دی ہو لیکن لوک سبھانے اس مدت کے منقضی ہونے سے
پہلے منظور نہ کی ہو تو اسی تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر
تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کے ختم ہونے پر اعلان نامہ
کا نفاذ ختم ہو جائے گا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی
ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد کو
منظور کر دے۔

(5) اس طرح منظور کیا گیا اعلان نامہ، جب تک کہ اسے
منسوخ نہ کیا جائے، فقرہ (4) کے تحت اعلان نامہ کی منظوری کی
دوسری قرارداد منظور ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی
ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور اتنی بار جتنی بار ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری
رکھنے کی منظوری کی قرارداد پارلیمنٹ کے دونوں ایوان منظور کرتے
ہیں، ایسا اعلان نامہ بجز اس کے کہ منسوخ کیا جائے، اس تاریخ سے

جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتا، چھ مہینوں کی مزید مدت کے لیے نافذ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر چھ مہینوں کی کسی ایسی مدت کے دوران لوک سبھا کا توڑا جانا واقع ہو جائے اور ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرارداد کو راجیہ سبھا نے منظور کر دیا ہو لیکن مذکورہ مدت کے دوران لوک سبھا نے اسے منظور نہ کیا ہو تو ایسا اعلان نامہ اس تاریخ سے، جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا اگر مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد کو منظور نہ کر دے۔

(6) فقرہ (4) اور (5) کی اغراض کے لیے کسی قرارداد کو پارلیمنٹ کا کوئی ایوان صرف اس ایوان کی کل رکنیت کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان کے موجود اور رائے دینے والے کم سے کم دو تہائی ارکان کی اکثریت سے منظور کرے گا۔

(7) متذکرہ فقروں میں درج کسی امر کے باوجود، صدر فقہ (1) کے تحت جاری کردہ کسی اعلان نامہ کو یا ایسے اعلان نامہ کو تبدیل کرنے والے کسی اعلان نامہ کو، اگر لوک سبھا ایسے اعلان نامہ کی نامنظوری کی یا اس کے نفاذ کو نامنظور کرنے کی قرارداد منظور کرے، منسوخ کر دے گا۔

(8) جب لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ اپنے دستخط سے -

(الف) اگر اجلاس جاری ہو تو اسپیکر کو؛ یا

(ب) اگر اجلاس جاری نہ ہو تو صدر کو،

اپنے اس منشا کا تحریری نوٹس دے کہ فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ

اعلان نامہ کے نفاذ کو یا اس اعلان نامہ کو بدلنے والے کسی نافذہ اعلان نامہ کو، جیسی کہ صورت ہو، نامنظور کرنے کی نسبت قرارداد پیش کی جانی چاہیے تو اس صورت میں اسپیکر یا صدر کو، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے چودہ دن کے اندر اس قرارداد پر غور و خوض کرنے کے لیے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

(9) صدر کو اس دفعہ کی رو سے جو اختیار عطا کیا گیا ہے، اس میں جب جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت ہو یا جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا فوری خطرہ ہو تو مختلف وجوہ کی بنا پر مختلف اعلان نامے اجرا کرنے کا اختیار شامل ہو گا خواہ فقرہ (1) کے تحت صدر کا پہلے ہی سے اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ موجود ہو یا نہ ہو اور ایسا اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا نہ ہو۔

ہنگامی حالت کے
اعلان نامہ کا اثر۔

353- جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو۔

(الف) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو اس کے عاملانہ اختیار کے استعمال کرنے کے طریقے کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کے اختیار میں ایسے قوانین بنانا شامل ہو گا جن سے اس امر کی بابت یونین یا یونین کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کیے جائیں اور ان پر فراغ عائد کرنے کا مجاز کیا جائے باوجود اس کے کہ وہ ایسا امر ہو جو یونین فہرست میں درج نہیں ہے:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقہ کے صرف کسی ایک حصے کے لیے نافذ العمل ہو تو۔

(i) فقرہ (الف) کے تحت ہدایت دینے کی نسبت یونین کے

عاملانہ اختیار کی، اور

(ii) فقرہ (ب) کے تحت بنانے کے نسبت پارلیمنٹ کے اختیار کی،
ایسی ریاست کے علاوہ جس میں، یا جس کے کسی حصے میں، ہنگامی
حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو کسی دیگر ریاست پر بھی وسعت
ہو گی اگر اور جہاں تک بھارت کو یا اس کے علاقے کے کسی حصہ
کی سلامتی کو بھارت کے علاقے کے ایسے حصہ میں یا اس کے تعلق
سے جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے سرگرمیوں کے
سبب خطرہ درپیش ہے۔

354-(1) صدر، جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل
ہو، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ دفعات 268 تا 279 کی تمام
توضیحات یا ان میں سے کوئی توضیح اتنی مدت کے لیے جس کی
صراحت اس حکم میں ہو اور جو بہر حال اس مالیاتی سال کے اختتام
سے جس میں، ایسا اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، متجاوز نہ ہو گی، ایسی
مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع، جن کو وہ مناسب خیال کرے، نافذ
رہے گی۔

(2) ہر حکم جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو اس کے صادر ہونے
کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا
جائے گا۔

355-یونین کا فرض ہو گا کہ وہ ریاست کو بیرونی حملے اور
اندرونی شورش سے محفوظ رکھے اور اس کا اطمینان کرے کہ ہر
ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیحات کے مطابق چلائی جاتی ہے۔

356-(1) اگر صدر کسی ریاست کے گورنر کی رپورٹ ملنے
پر یاد گیر طور پر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں
اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیحات کے مطابق نہیں چلائی
جاسکتی تو صدر اعلان نامہ کے ذریعہ -

آمدنی کی تقسیم کی
نسبت توضیحات کا
اطلاق اس وقت جب
ہنگامی حالت کا اعلان
نامہ نافذ العمل ہو۔

ریاستوں کو بیرونی حملے اور
اندرونی شورش سے محفوظ
رکھنے کا یونین کا فرض۔

ریاستوں میں آئینی
طریقوں کے ناکام ہوجانے
کی حالت میں توضیحات۔

(الف) اس ریاست کی حکومت کے جملہ کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کو اور ان جملہ اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو جو گورنر یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے سوا اس ریاست کی کسی جماعت یا حاکم میں مرکوز ہو یا جن کو وہ استعمال کر سکتا ہو خود اپنے ذمہ لے سکے گا؛ (ب) قرار دے سکے گا کہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعہ یا اس کے اختیار سے کیا جائے گا؛

(ج) ایسی ضمنی اور نیچی توضیحات کر سکے گا جو صدر کو اعلان نامہ کے مقاصد کو رو بہ عمل لانے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، جن میں ریاست میں کسی جماعت یا حاکم سے متعلق اس آئین کی توضیحات کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کی توضیحات شامل ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر سے صدر ان اختیارات میں سے کسی اختیار کو جو عدالت عالیہ میں مرکوز ہوں یا جن کا استعمال وہ کر سکتی ہو، خود اپنے ذمہ لینے یا عدالت عالیہ سے متعلق اس آئین کی کسی توضیح کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔ (2) کسی ایسے اعلان نامہ کو کسی مابعد اعلان نامہ سے منسوخ یا تبدیل کیا جاسکے گا۔

(3) اس دفعہ کے تحت ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش ہو گا اور سوائے اس کے کہ وہ ایسا اعلان نامہ ہو جس سے ما قبل اعلان نامہ منسوخ ہوتا ہو، دو ماہ کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قراردادوں کے ذریعہ اس کو منظور کر لیا گیا ہو: بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ (جو ما قبل اعلان نامہ کو منسوخ نہ کرتا ہو) اس وقت اجرا کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی جائے یا

لوک سبھا اس فقرہ میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرار داد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن اس مدت کے منقضي ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مذکورہ مدت منقضي ہونے پر نافذ العمل نہ رہیگا۔ بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضي ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرار داد منظور کر دی ہو۔

(4) اس طرح منظور کیا ہو اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اعلان نامہ کے اجرا کی تاریخ سے چھ ماہ منقضي ہونے کے بعد نافذ العمل نہ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ایسے اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے پارلیمنٹ کے دونوں ایوان کوئی قرار داد منظور کریں، تو ایسا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اس تاریخ سے، جس پر بصورت دیگر وہ اس فقرہ کے تحت نافذ العمل نہ رہتا، چھ ماہ کی مزید مدت تک نافذ رہے گا، لیکن ایسا کوئی اعلان نامہ بہر صورت تین سال سے زائد نافذ نہ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر لوک سبھا چھ ماہ کی ایسی کسی مدت کے دوران ٹوٹ جائے اور راجیہ سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کا نفاذ منظور کرتے ہوئے منظور کر دی ہو لیکن مذکورہ مدت میں لوک سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کے نافذ رکھنے کی نسبت منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو تیس دن کی مذکورہ مدت کے منقضي ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا۔ بجز اس کے

کہ تیس دن کی مذکورہ مدت کے قبل لوک سبھانے بھی کوئی قرار داد اس اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے منظور کر دی ہو: مزید شرط یہ بھی ہے کہ پنجاب ریاست کی بابت 11 مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کئے گئے اعلان نامہ کی صورت میں اس فقرہ کی پہلی شرط میں ”3 سال“ کے لیے ہدایت کا اس طرح مطلب سمجھا جائے گا کہ جیسے وہ 5 سال کے لیے ہدایت ہو۔

(5) فقرہ (4) میں درج کسی امر کے باوجود فقرہ (3) کے تحت منظور کردہ کسی اعلان نامہ کے نفاذ کو ایسے اعلان نامہ کی تاریخ اجرا سے ایک سال کی مدت منقضي ہونے کے بعد جاری رکھنے کی نسبت کوئی قرار داد پارلیمنٹ کا کوئی بھی ایوان منظور نہیں کرے گا بجز اس کے کہ۔

(الف) ایسی قرار داد منظور ہوتے وقت تمام بھارت میں یا کسی پوری ریاست یا اس کے کسی حصے میں، جیسی کہ صورت ہو، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ ہو، اور

(ب) انتخابی کمیشن نے اس امر کی تصدیق کی ہو کہ فقرہ (3) کے منظور شدہ اعلان نامہ کا مذکورہ قرار داد میں مصرحہ مدت کے دوران متعلقہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے عام انتخابات کروانے میں درپیش مشکلات کے باعث نافذ رہنا لازمی ہے: لیکن اس فقرہ کی کوئی بات پنجاب ریاست کی بابت 11 مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کیے گئے اعلان نامہ کو لاگو نہیں ہوگی۔

دفعہ 356 کے تحت
اجرایے ہوئے اعلان
نامہ کے تحت قانون
سازی کے اختیارات
کا استعمال۔

357-(1) جب دفعہ 356 کے فقرہ (1) کے تحت اجرائے ہوئے اعلان نامہ کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہو کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعے یا اس کے اختیار سے کیا جاسکے گا تو -

(الف) پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کا قوانین بنانے کا اختیار صدر کو عطا کرے اور صدر کو مجاز کرے کہ وہ ایسی شرائط کے تابع جن کا عائد کرنا وہ مناسب خیال کرے اس طرح عطا کیا ہوا اختیار کسی دیگر ایسے حاکم کو تفویض کرے جس کی صراحت وہ اس بارے میں کرے؛

(ب) پارلیمنٹ یا صدر یا دیگر حاکم کے لیے، جس میں ذیلی فقرہ (الف) کے تحت قوانین بنانے کا اختیار مرکوز ہو، جائز ہو گا کہ وہ ایسے قوانین بنائے جو یونین یا اس کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کریں اور ان پر فرائض عائد کریں یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کریں؛

(ج) صدر کے لیے جائز ہو گا کہ جب لوک سبھا کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو پارلیمنٹ سے مصارف کی منظوری ہونے تک ریاست کے مجتمہہ فنڈ سے ایسے مصارف کرنے کا مجاز کرے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو ریاستی مجلس قانون ساز کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے پارلیمنٹ یا صدر یا فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی دیگر حاکم نے بنایا ہو جس کو پارلیمنٹ یا صدر یا ایسا دیگر حاکم دفعہ 356 کے تحت اعلان نامہ اجرا ہونے کے سوا بنانے کا مجاز نہ ہو تا تو اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہنے کے بعد بھی اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ اسے کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم نے بدلایا منسوخ نہ کیا ہو یا اس میں ترمیم نہ کی ہو۔

358- جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ، جس میں قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی علاقہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملہ کی وجہ سے خطرہ درپیش ہے، نافذ العمل ہو تو دفعہ 19 کے کسی امر سے ریاست کا جس کی تعریف حصہ 3 میں کی گئی ہے کوئی ایسا قانون بنانے یا ایسی کوئی عاملانہ کارروائی کرنے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس

ہنگامی حالت میں دفعہ
19 کی توضیحات کی
معتدلی۔

کو اگر اس حصہ کی مندرجہ توضیحات نہ ہوتیں تو بنانا یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی، لیکن اس طرح بنایا ہوا کوئی قانون جو از نہ ہونے کی حد تک جو نہی اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، نافذ نہیں رہے گا مگر ان امور کی بابت نافذ رہے گا جو اس قانون کے اس طرح نافذ نہ رہنے کے پہلے کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں پر یا جس کے کسی حصے میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو کوئی ایسا قانون وضع کیا جاسکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(2) فقرہ (1) میں مندرجہ کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر

نہ ہو گا —

(الف) کوئی ایسا قانون جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون، جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

359-(1) جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو صدر، حکم کے ذریعے قرار دے سکے گا کہ حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) ایسے حقوق کو جن کا اس حکم میں ذکر کیا جائے نافذ کرانے کے لیے کسی عدالت میں درخواست کرنے کا حق اور ایسے متذکرہ حقوق کے نافذ کرانے کے

ہنگامی حالت کے دوران
حصہ 3 کے عطا کیے
ہوئے حقوق کے نفاذ
کی معطلی۔

لیے کسی عدالت میں زیر غور تمام کارروائی اس اعلان نامہ کے نفاذ کی مدت کے دوران یا اس سے کم کسی ایسی مدت کے لیے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، معطل رہے گی۔

(1 الف) جب فقرہ (1) کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم، جس میں حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) کسی حق کا ذکر ہو، نافذ العمل ہو تو اس حصہ کے کسی امر سے جس سے وہ حقوق عطا ہوں، کسی ایسے قانون کے بنانے کا یا کوئی ایسی عاملانہ کارروائی کرنے کا جس کے بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی اگر اس حصہ میں مندرجہ توضیحات نہ ہوتیں ریاست کا اختیار جس کی حصہ مذکور میں صراحت ہے محدود نہ ہو گا لیکن اس طرح بنائے گئے کسی قانون کا نفاذ جو نہی متذکرہ بالا حکم نافذ العمل نہ رہے سوائے ان امور کے، جو اس قانون کے نفاذ کے اس طرح موقوف ہو جانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، موقوف ہو جائے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں یا جس کے کسی حصہ میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو، کوئی ایسا قانون وضع کیا جاسکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(1 ب) فقرہ (1 الف) میں مندرج کسی امر کا اطلاق حسب ذیل

پر نہ ہو گا۔

(الف) کوئی ایسا قانون، جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی

حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔
(2) متذکرہ بالا طریقہ پر صادر کیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق ہو سکے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصے میں ہی نافذ العمل ہو تو اس صورت میں ایسا کوئی حکم بھارت کے علاقہ کے کسی دوسرے حصہ پر قابل اطلاق نہ ہو گا۔ بجز اس کے کہ صدر، اس امر سے مطمئن ہوتے ہوئے کہ بھارت کے علاقہ کے اس حصے یا اس کی نسبت جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، بھارت یا اس کے علاقے کے کسی حصے کی سلامتی کو سرگرمیوں کے سبب خطرہ درپیش ہے، ایسے اطلاق کو ضروری سمجھے۔

(3) ہر اس حکم کو جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو، اس کے صادر ہونے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

359 الف۔ آئین (ترسیٹھویں ترمیم) ایکٹ، 1989 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 6.1.1990 سے حذف۔

مالیاتی ہنگامی حالت
کے متعلق توضیحات۔

360- (1) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کے مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ ہے تو وہ اس امر کا اقرار ایک اعلان نامہ کے ذریعہ کر سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کیا گیا اعلان نامہ —

(الف) بعد والے اعلان نامہ کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل کیا جاسکے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا؛

(ج) دو ماہ کی مدت منقضی ہونے پر یہ نافذ العمل نہ رہے گا۔
بجز اس کے کہ مذکورہ مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بذریعہ قرارداد منظور کر لیا گیا ہو:
بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ اس وقت اجرا کیا جائے جبکہ لوک سبھا توڑ دی جائے یا لوک سبھا ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھانے منظور کر دی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھانے کوئی قرارداد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھانے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرارداد منظور کر دی ہو۔

(3) اس مدت کے دوران جس میں کوئی ایسا اعلان نامہ جس کا ذکر فقرہ (1) میں ہے نافذ العمل ہو تو یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو مالیاتی مناسبت کے ایسے اصولوں پر عمل کرنے کی ہدایات دینے سے، جن کی صراحت ہدایات میں کی جائے اور ایسی دیگر ہدایات دینے سے متعلق ہو گا جن کو صدر اس غرض سے ضروری اور کافی تصور کرے۔

(4) اس آئین میں کسی امر کے باوجود -

(الف) ایسی کسی ہدایت میں شامل ہو سکے گی -

(i) کوئی توضیح جس سے امور ریاست کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی یافت اور الاؤنس میں کمی کرنے کا حکم دیا جائے؛

(ii) کوئی توضیح جس کی رو سے جملہ رتنی بلوں یا دوسرے بلوں

کو جن پر دفعہ 207 کی توضیحات کا اطلاق ہوتا ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہونے کے بعد صدر کی منظوری کے لیے علاحدہ رکھ دینے کا حکم دیا جائے؛

(ب) اس مدت کے دوران جس میں اس دفعہ کے تحت مجریہ کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو، صدر کے لیے جائز ہو گا کہ وہ یونین کے امور کے سلسلے میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی جس میں سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے جج شامل ہیں، یافت اور الاؤنسوں میں کمی کرنے کی ہدایت دے۔

حصہ 19

متفرق

صدر اور گورنروں اور
راج پر مکھوں کا تحفظ۔

361-(1) صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پر مکھ اپنے منصبی اختیارات اور فرائض استعمال کرنے اور انجام دینے یا کسی ایسے فعل کے لیے جو اس نے ان اختیارات اور فرائض کے استعمال کرنے اور انجام دینے میں کیا ہو یا اسکا کرنا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت کو جواب دہ نہ ہوگا: بشرطیکہ پارلیمنٹ کے کسی ایوان کی تقریر یا نامزد ہوئی عدالت، ٹریبونل یا جماعت دفعہ 61 کے تحت کسی الزام کی تفتیش کے لیے صدر کے رویہ پر نظر ثانی کر سکے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے کسی شخص کے، بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے خلاف مناسب کارروائی دائر کرنے کے حق پر پابندی لگائی گئی ہے۔ (2) کسی بھی قسم کی فوجداری کارروائی صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف اس کے عہدے کی مدت کے دوران کسی عدالت میں دائر نہیں کی جائے گی یا جاری نہیں رکھی جائے گی۔

(3) صدر یا کسی ریاست کے گورنر کی گرفتاری یا قید کا کوئی حکم نامہ اس کے عہدے کی مدت کے دوران کسی عدالت سے جاری نہ ہوگا۔

(4) کوئی دیوانی کارروائی جس میں صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف دادرسی کا ادعا کیا گیا ہو، اس کے عہدے کی مدت

کے دوران کسی عدالت میں کسی ایسے فعل کی بابت جو اس نے خواہ صدر یا ایسی ریاست کے گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد اپنی ذاتی حیثیت میں کیا ہو یا جس کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، تب تک دائر نہیں کی جائے گی جب تک کہ تحریری نوٹس کے جس میں کارروائی کی نوعیت، اس کے لیے بنائے دعویٰ، اس فریق کا نام، حلیہ و مقام سکونت جو ایسی کارروائی دائر کرے اور اس دادرسی کا اندراج ہو جس کا وہ ادعا کرے، صدر یا گورنر کے، جیسی کہ صورت ہو، حوالے کیے جانے یا اس کے دفتر پر رکھے جانے کے عین بعد دو ماہ منقضى نہ ہو جائیں۔

361 الف۔ (1) پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان، یا جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی کارروائی کی نسبت صحیح رپورٹ کی اخبارات میں اشاعت کی نسبت کسی شخص کے خلاف کسی عدالت میں دیوانی یا فوجداری نوعیت کی کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے گی بجز اس کے کہ ایسی اشاعت کی نسبت یہ ثبوت دیا جائے کہ بدینتی پر مبنی ہے:

بشرطیکہ اس فقرہ میں مندرج کسی امر کا اطلاق کسی ایسی رپورٹ کی اشاعت پر نہ ہو گا جو پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کے کسی ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی خفیہ نشست کی کارروائی سے متعلق ہو۔

(2) فقرہ (1) کا اطلاق ایسی رپورٹوں یا امور کی نسبت ہو گا جنہیں نشریاتی اسٹیشن کی جانب سے فراہم کردہ کسی پروگرام یا سروس کے حصہ کے طور پر لاسکلی تار برقی کے ذریعے نشر کیا جائے اور اس کا اطلاق اس طرح ہو گا جس طرح کسی اخبار میں ایسی رپورٹوں یا امور کی اشاعت کی نسبت ہوتا ہے۔

پارلیمنٹ اور ریاستی
مجلس قانون ساز کی
کارروائی کی اشاعت
کا تحفظ۔

تشریح:- اس دفعہ میں ”اخبار“ میں کوئی ایسی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ بھی شامل ہے جو کسی اخبار میں اشاعت کے لیے مہیا کیے جانے والے مواد پر مبنی ہو۔

نفع بخش سیاسی عہدہ پر
تقرری کے لئے
نااہلیت۔

361 ب۔ کسی سیاسی جماعت کا کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا 2 کے تحت ایوان کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کے عہدہ کی میعاد ختم ہوگی یا اس تاریخ تک جس کو وہ کسی ایوان کے لئے کوئی انتخاب لڑتا ہے اور منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران کوئی نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے بھی نااہل ہوگا۔
تشریح:- اس دفعہ کی اغراض کے لئے، -

(الف) اصطلاح ”ایوان“ کے وہی معنی ہیں جو اس کے دسویں فہرست بند کے پیرا 1 کے فقرہ (الف) میں ہیں؛

(ب) ”نفع بخش سیاسی عہدہ“ اصطلاح سے مراد ہے، -

(i) بھارت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کوئی عہدہ جہاں ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، کے سرکاری مال میں سے کی جاتی ہو؛ یا
(ii) کسی ادارے کے تحت، چاہے سند یافتہ جماعت ہو یا نہیں، جو حکومت بھارت یا ریاست کی حکومت کی کئی یا جزوی طور پر ملکیت میں ہو، کوئی عہدہ اور ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی ایسے ادارہ کے ذریعہ کی جاتی ہے،
سوائے اس صورت کے جہاں ایسی تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی معاوضہ کے طور پر ہو۔

362- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے

ذریعہ حذف کیا گیا۔

363-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 143 کی توضیحات کے تابع کسی ایسی نزاع میں، جو ایسے کسی عہد نامہ، اقرار نامہ قول و قرار، قول، سند یا اس قسم کے دوسرے نوشتہ کی کسی شرط سے پیدا ہو جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی بھارتی ریاست کے حکمران نے کیا ہو یا جس کی تکمیل کی ہو اور جس کی بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں سے کوئی حکومت فریق تھی اور جو ایسی تاریخ نفاذ کے بعد نافذ العمل رہا ہو یا نافذ العمل رکھا گیا ہو یا کسی نزاع میں جو کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول و قرار، قول، سند یا دوسرے اسی قسم کے نوشتہ کے متعلق اس آئین کی توضیحات میں سے کسی توضیح کے تحت پیدا ہونے والے حق یا اس کے پیدا ہونے والی ذمہ داری یا وجوب کی بابت پیدا ہو، نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہو گا۔

(2) اس دفعہ میں—

(الف) ”بھارتی ریاست“ سے مراد ہے کوئی علاقہ جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ہر مجسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کیا ہو؛ اور
(ب) ”حکمران“ میں داخل ہے پرنس، چیف یا دیگر شخص جس کو ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ہر مجسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے کسی بھارتی ریاست کا حکمران تسلیم کیا ہو۔
363 الف۔ اس آئین یا نافذ الوقت کسی قانون میں کسی امر کے باوجود —

(الف) کسی پرنس، چیف یا دیگر شخص کو جس کو آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی ایسی ریاست کا حکمران تسلیم کیا تھا یا ایسا شخص جسے ایسے نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے ایسے حکمران کا جانشین تسلیم

بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والی نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو، جنہیں تسلیم کر لیا گیا تھا، تسلیم نہ کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔

کیا تھا ایسی تاریخ نفاذ پر اور ایسی تاریخ سے ایسا حکمراں یا ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

(ب) آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ پر اور اس تاریخ سے صرف خاص درخواست کیا جاتا ہے اور صرف خاص سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب زائل کیے جاتے ہیں اور حسب فقرہ (الف) میں متذکرہ حکمراں یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے حکمراں کے جانشین یا دیگر کسی شخص کو کوئی رقم بطور صرف خاص ادا نہ ہوگی۔

بڑی بندر گاہوں اور
ہوائی اڈوں کے متعلق
خاص توضیحات۔

364-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ ایسی تاریخ سے جس کی اس اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے۔

(الف) پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے ہوئے قانون کا کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق نہ ہو گا یا اس کا اطلاق ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے؛ یا

(ب) کوئی موجودہ قانون کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے میں سوائے ان امور کی نسبت جو مذکورہ تاریخ سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو نافذ نہ رہے گا یا وہ ایسی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق کی صورت میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے۔

(2) اس دفعہ میں۔

(الف) ”بڑی بندر گاہ“ سے ایسی بندر گاہ مراد ہے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون یا کسی موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندر گاہ قرار دی جائے اور اس میں وہ تمام رقبے داخل ہیں جو فی الوقت ایسی بندر گاہ کی حدود میں واقع ہوں۔

(ب) ”ہوائی اڈے“ سے ایسا ہوائی اڈا مراد ہے جس کی تعریف ہوائی راستوں، طیاروں اور ہوابازی سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے۔

365- جب کوئی ریاست اس آئین کی توضیحات میں سے کسی توضیح کے تحت عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہے تو صدر کے لیے یہ قرار دینا جائز ہو گا کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیحات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی۔

یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔

366- اس آئین میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ذیل کی اصطلاحات کے وہ معنی ہیں جو یہاں ترتیب وار انہیں دیئے گئے ہیں، یعنی۔

تعریفات۔

(1) ”زرعی آمدنی“ سے ایسی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے؛
(2) ”اینگوانڈین“ سے ایسا شخص مراد ہے جس کا باپ یا جس کے سلسلہ ذکور کے اجداد میں سے کوئی دوسرا مورث یورپی نسب سے ہے یا تھا لیکن جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو اور ایسے علاقوں میں ایسے ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا ہوا تھا جو وہاں مستقل سکونت رکھتے ہوں نہ کہ محض عارضی اغراض کے لیے وہاں مقیم ہوں؛

(3) ”دفعہ“ سے اس آئین کی کوئی دفعہ مراد ہے؛
(4) ”قرض لینا“ میں سالیانے منظور کر کے رقم حاصل کرنا شامل ہے اور ”قرضہ“ کی بھی اسی طرح تعبیر کی جائے گی؛

(4الف) ☆-----☆-----☆

(5) ”فقرہ“ سے اس دفعہ کا ایسا فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(6) ”کارپوریشن ٹیکس“ سے آمدنی پر کوئی ٹیکس مراد ہے جس حد تک وہ ٹیکس کمپنیوں سے واجب الادا ہو اور وہ ایسا ٹیکس ہو جس کے بارے میں ذیل کی شرائط پوری ہوتی ہوں:-

(الف) یہ کہ وہ زرعی آمدنی کی بابت نہیں لگایا جاسکتا؛
(ب) یہ کہ کمپنیوں کے ادا کیے ہوئے ٹیکس کی بابت کوئی منہائی ایسے موضوعہ قوانین کے ذریعے، جن کا ٹیکس پر اطلاق ہو کمپنیوں سے افراد کو واجب الادا منافع رسدی سے کیے جانے کا اختیار دیا گیا ہو؛
(ج) یہ کہ بھارتی آمدنی ٹیکس کی اغراض کے لیے ایسا منافع رسدی پانے والے افراد کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں یا ایسے افراد سے واجب الادا یا ان کو واپس ملنے والے بھارتی آمدنی ٹیکس کا حساب شمار کرنے میں اس طرح ادا شدہ ٹیکس کا لحاظ کرنے کے لیے کوئی توضیح موجود نہ ہو؛

(7) ”مماثل صوبہ“، ”مماثل بھارتی ریاست“ یا ”مماثل ریاست“ سے شہادت کی صورتوں میں ایسا صوبہ، بھارتی ریاست یا ریاست مراد ہے جس کو صدر کسی زیر بحث خاص غرض کے لیے مماثل صوبہ، مماثل بھارتی ریاست یا مماثل ریاست ہونا، جیسی کہ صورت ہو، قرار دے؛

(8) ”دین“ میں سالیانوں کے طور پر اصل رقوم کے واپس کرنے کے وجوب کی بابت کوئی ذمہ داری شامل ہے اور کسی ضمانت کے تحت کسی ذمہ داری اور ”مصارف دین“ کی حسب تعبیر کی جائے گی؛

(9) ”محصول املاک“ سے ایسا محصول مراد ہے جس کی تشخیص ایسی اصل مالیت پر یا اس کے حوالے سے کی جائے جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس محصول کے متعلق بنائے ہوئے قوانین سے یا ان کے تحت مقررہ قواعد کے بموجب اس تمام جائیداد کی معین کی جائے جو موت پر منتقل ہو یا جس کا اس طرح مذکورہ قوانین

کی توضیحات کے تحت اس طرح منتقل ہونا متصور ہو؛

(10) ”موجودہ قانون“ سے ایسا قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستور العمل مراد ہے جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستور العمل کو بنانے کا اختیار رکھنے والی کسی مجلس قانون ساز، حاکم یا شخص نے منظور کیا یا صادر کیا ہو؛

(11) ”فیڈرل کورٹ“ سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کے تحت قائم کی ہوئی فیڈرل کورٹ مراد ہے؛

(12) ”مال“ میں سب سامان، اجناس اور اشیاء شامل ہیں؛

(13) ”ضمانت“ میں شامل ہے کوئی وجوب جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی کاروبار کے منافع کے ایک معینہ رقم سے کم ہو جانے کی صورت میں رقم ادا کرنے کے بارے میں قبول کیا گیا ہو؛

(14) ”عدالت العالیہ“ سے کوئی ایسی عدالت مراد ہے جس کا اس آئین کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی عدالت العالیہ ہونا متصور ہو اور اس میں شامل ہیں —

(الف) بھارت کے علاقہ میں کوئی عدالت جو اس آئین کے تحت عدالت العالیہ کے طور پر قائم یا مکرر قائم کی گئی ہو،

(ب) بھارت کے علاقہ میں کوئی دوسری عدالت جس کا پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس آئین کی سب اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے؛

(15) ”ذیلی ریاست“ سے ایسا علاقہ مراد ہے جس کو بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کر لیا ہے؛

(16) ”حصہ“ سے اس آئین کا کوئی حصہ مراد ہے؛

(17) ”پینشن“ سے کسی بھی قسم کی پینشن مراد ہے خواہ اس کے لیے رقمی حصہ دیا جائے یا نہ دیا جائے جو کسی شخص کو یا اس کے متعلق

واجب الادا ہو اور اس میں شامل ہیں اس طرح واجب الادا ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کی یافت اور اس طرح واجب الادا کوئی گریجویٹ اور کوئی رقم یار قوم جو پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیگیوں کی واپسی کے طور پر ان پر سود یا بلا سود کے یا ان میں کسی اضافے کے ساتھ واجب الادا ہوں؛

(18) ”ہنگامی حالت کا اعلان نامہ“ سے دفعہ 352 کے فقرہ

(1) تحت اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ مراد ہے؛

(19) ”عام اطلاع نامہ“ سے بھارت کے گزٹ یا جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے سرکاری گزٹ میں مندرجہ کوئی اطلاع نامہ مراد ہے؛

(20) ”ریلوے“ میں شامل نہیں ہے۔

(الف) وہ ٹرام وے جو کلیتاً بلدی رقبہ میں ہو، یا

(ب) مواصلات کا کوئی دوسرا سلسلہ جو کلیتاً کسی ریاست کے اندر واقع ہو اور جس کا پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعہ ریلوے نہ ہونا قرار دیا ہو؛

(21) ☆-----☆-----☆

(22) ”حکمران“ سے وہ پرنس، چیف یا دیگر شخص مراد ہے جسے آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی بھارتی ریاست کا حکمران تسلیم کیا تھا یا کوئی ایسا شخص جسے صدر نے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت ایسے حکمران کا جانشین تسلیم کیا تھا؛

(23) ”فہرست بند“ سے اس آئین کا کوئی فہرست بند مراد ہے؛

(24) ”درج فہرست ذاتیں“ سے ایسی ذاتیں، نسلیں، قبیلے یا

ایسی ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 341 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو؛

(25) ”درج فہرست قبیلے“ سے ایسے قبیلے یا قبائلی فرقے یا ایسے قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 342 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو؛

(26) ”کفالتوں“ میں اسٹاک شامل ہیں؛

(26 الف) ☆-----☆-----☆

(27) ”ذیلی فقرہ“ سے اس فقرہ کا کوئی ایسا ذیلی فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(28) ”ٹیکس اندازی“ میں شامل ہے کسی ٹیکس یاد ر آمدی محصول کا عائد کرنا خواہ وہ عام، مقامی یا خاص ہو اور ”ٹیکس“ کی حسب تعبیر کی جائے گی؛

(29) ”آمدنی ٹیکس“ میں زائد منافع ٹیکس کی نوعیت کا ٹیکس شامل ہے؛

(29 الف) ”مال بکری یا خرید پر ٹیکس“ کے تحت حسب ذیل

آتے ہیں —

(الف) کسی جائیداد بہ شکل جنس کو نقدی، موجد ادا ینگگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض کسی معاہدہ کی مطابقت کے سوا منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ب) کسی معاہدہ کار کی تکمیل میں مضمحل جائیداد بہ شکل جنس کو (خواہ مال کے طور پر یا دیگر طور پر) منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ج) کرایا خرید پر یا اقساط میں ادا ینگگی کے کسی طریقے پر مال کی حوالگی پر ٹیکس،

(د) کسی مال کو کسی غرض کے لیے استعمال کرنے کے حق کو نقدی، موجد ادا ینگگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض منتقل کرنے پر (خواہ وہ کسی مصرحہ مدت کے لیے ہو یا نہیں) ٹیکس،

(ہ) کسی غیر سند یافتہ انجمن یا اشخاص کی جماعت کے ذریعہ اپنے کسی رکن کو نقدی، موجد ادا ایگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض مال کی فراہمی پر ٹیکس،

(و) مال کی، جو خوراک یا انسانی استعمال کے لیے دیگر شے یا مشروب ہو (خواہ وہ مشروب نشہ آور ہو یا نہ ہو) خدمات کے طور پر یا اس کے کسی جزو کے طور پر یا کسی بھی دیگر طریقہ پر فراہمی پر ٹیکس، جب کہ وہ فراہمی یا خدمات نقدی، موجد ادا ایگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض ہوں،

اور مال کی ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس شخص کے ذریعہ جو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کر رہا ہے، اس مال کی بکری ہے اور اس شخص کے ذریعہ، جس کو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کی جاتی ہے، اس کی خرید ہے؛

(30) ”یونین علاقہ“ سے کوئی ایسا یونین علاقہ مراد ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند میں ہے اور اس میں ایسا کوئی دیگر علاقہ شامل ہے جو بھارت کے علاقہ میں داخل ہو لیکن جس کی صراحت اس فہرست بند میں نہ ہو۔

تعبیر۔

367-(1) بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 کا اطلاق ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کی جائیں، اس آئین کی تعبیر کے لیے اس طرح ہو گا جیسا کہ اس کا اطلاق بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کی تعبیر کے لیے ہوتا ہے۔

(2) اس آئین میں پارلیمنٹ یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں صدر کے بنائے ہوئے آرڈیننس یا گورنر کے بنائے ہوئے آرڈیننس کا، جیسی

کہ صورت ہو، حوالہ شامل ہے۔
 (3) اس آئین کی اغراض کے لیے ”مملکت غیر“ سے بھارت
 کے سوا کوئی مملکت مراد ہے:
 بشرطیکہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی توضیحات کے تابع
 صدر، حکم کے ذریعہ ایسی اغراض کے لیے جن کی صراحت اس حکم
 میں کی جائے، کسی مملکت کا مملکت غیر نہ ہونا قرار دے سکے گا۔

حصہ 20

آئین کی ترمیم

پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کے لیے طریق کار۔

368-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ اپنے آئین سازی کے اختیار کے استعمال میں اس آئین کی ترمیمات میں اضافہ، تبدیلی یا ترمیم کے طور پر اس دفعہ میں مندرجہ طریق کار کے مطابق ترمیم کر سکے گی۔

(2) اس آئین کی ترمیم کی تحریک اس غرض سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صرف بل پیش کر کے ہو سکے گی اور جب وہ بل ہر ایک ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت سے اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہو جائے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس کو صدر کے پاس پیش کیا جائے گا اور وہ بل کو منظور کرے گا اور تب آئین، اس بل کی ترمیمات کے مطابق ترمیم شدہ قرار دے دیا جائے گا: بشرطیکہ اگر ایسی ترمیم سے کوئی تبدیلی۔

(الف) دفعہ 54، دفعہ 55، دفعہ 73، دفعہ 162 یا دفعہ 241 میں، یا

(ب) حصہ 5 کے باب 4، حصہ 6 کے باب 5 یا حصہ 11 کے

باب 1 میں، یا

(ج) ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں، یا

(د) پارلیمنٹ میں ریاستوں کی نمائندگی میں، یا

(ه) اس دفعہ کی توضیحات میں،

کرنا مقصود ہو تو اس ترمیم کے لیے اس بل کو، جس میں ایسی ترمیم کے لیے توضیح کی گئی ہو، صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش کرنے سے قبل کم سے کم نصف ریاستوں کی مجالس قانون ساز کی توثیق بھی ان مجالس قانون ساز کی اس غرض سے منظورہ قراردادوں کے ذریعہ لازمی ہوگی۔

(3) دفعہ 13 کے کسی امر کا اطلاق اس دفعہ کے تحت کی ہوئی کسی

ترمیم پر نہ ہوگا۔

(4) اس آئین کی کسی ترمیم پر (جس میں حصہ 3 کی توضیحات

شامل ہیں) جو خواہ آئین بیالیسویں ترمیم ایکٹ، 1976ء کی دفعہ 55 کے نفاذ سے قبل یا بعد، اس دفعہ کے تحت کی جائے یا اس کا کیا جانا ظاہر ہوتا ہو، کسی بنا پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(5) شبہات رفع کرنے کے لیے اس کے ذریعے یہ قرار دیا جاتا

ہے کہ اس دفعہ کے تحت اس آئین کی توضیحات میں اضافہ، تبدیلی یا ترمیم کے طور پر ترمیم کرنے کا پارلیمنٹ کا آئین سازی کا اختیار کسی بھی طرح محدود نہیں ہوگا۔

حصہ 21

عارضی، عبوری اور خصوصی تو ضیعات

ریاستی فہرست کے امور کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔

369-اس آئین میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کو حسب ذیل امور کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا گویا کہ وہ متوازی فہرست میں مندرج تھے، یعنی:-

(الف) کسی ریاست کے اندر سوتی اور اونی پارچہ جات، خام روئی (جن میں اوٹی ہوئی روئی اور بنا اوٹی ہوئی روئی یا کپاس شامل ہیں)، بنو، کاغذ (جس میں اخباری کاغذ شامل ہے)، کھانے کی چیزیں (جس میں کھانے کے قابل تلہن اور تیل شامل ہیں)، مویشی کا چارہ (جس میں کھلی اور ان کے دیگر مرتکزے شامل ہیں)، کونڈ (جس میں کوک اور کوئیلے سے نکالی گئی اشیاء شامل ہیں)، لوہا، فولاد اور ابرق کی تجارت اور بیوپار اور ان کی پیداوار، رسد اور تقسیم؛

(ب) فقرہ (الف) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کی بابت قوانین کے خلاف جرائم، ان امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات اور ان امور میں سے کسی امر کی بابت فیس لیکن اس میں وہ فیس شامل نہیں جو کسی عدالت میں لی جاتی ہو،

لیکن پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ اگر اس

دفعہ کی توضیحات نہ ہوتیں تو بنانے کی مجاز نہ ہوتی، سوائے اس کے کہ وہ ان امور کی بابت ہو جو اس مدت کے منقضی ہو جانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، مجاز نہ ہونے کی حد تک مذکورہ مدت کے منقضی ہو جانے کے بعد نافذ نہیں رہے گا۔

370-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، -

(الف) دفعہ 238 کی توضیحات کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر کے تعلق سے نہ ہو گا؛

ریاست جموں و کشمیر
کے متعلق عارضی
توضیحات¹۔

(ب) مذکورہ ریاست کے لیے قانون بنانے کے بارے میں پارلیمنٹ کا اختیار حسب ذیل امور تک محدود ہو گا -

(i) یونین فہرست اور متوازی فہرست میں مندرجہ ایسے امور جن کی بابت صدر، ریاست کی حکومت کے مشورے سے قرار دے کہ وہ ریاست کی بھارت کی وڈمین میں شرکت کو منضبط کرنے والی دستاویز شرکت میں صراحت کیے ہوئے ان امور کے مماثل ہیں جن کے بارے میں ڈومینین کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے لیے قانون بنا سکے گی؛ اور

(ii) مذکورہ فہرستوں میں ایسے دوسرے امور جن کی صراحت صدر، ریاستی حکومت کی اتفاق رائے سے حکم کے ذریعہ کرے۔
تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، ریاست کی حکومت سے وہ شخص مراد ہے جس کو صدر مہاراجہ کے اعلان نامہ

1 اس دفعہ کے ذریعے عطا کیے ہوئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صدر نے جموں و کشمیر ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر یہ اعلان کیا ہے کہ 17 نومبر 1952 سے مذکورہ دفعہ 370 اس رد و بدل کے ساتھ نافذ ہو گی کہ اس کے فقرہ (1) میں تشریح کی جگہ پر مندرجہ ذیل تشریح کر دی گئی ہے۔ یعنی:-

تشریح:- اس دفعہ کے مقاصد کے لیے ریاست کی سرکار سے وہ شخص مراد ہے جس کو ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر صدر نے ریاست کی اس وقت کام کر رہی وزیروں کی کونسل کی صلاح پر کام کرنے والے جموں و کشمیر کے صدر ریاست کی شکل میں تسلیم کیا ہو۔ (وزارت قانون حکم نمبر آئینی حکم 66 بتاریخ 15 نومبر 1952)
☆ اب ”گورنر“۔

مورخہ 5 مارچ، 1948ء کے تحت فی الوقت برسر کار وزیرا کی کونسل کی صلاح پر عمل کرنے والا مہاراجہ جموں و کشمیر تسلیم کر لیا ہو؛
(ج) دفعہ 1 اور اس دفعہ کی توجیحات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ہوگا؛

(د) اس آئین کی ایسی دوسری توجیحات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہوگا جن کی صدر حکم¹ کے ذریعے صراحت کرے:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم جو ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (i) میں محولہ ریاست کی دستاویز شرت میں مصرحہ امور کے متعلق ہو، اس ریاست کی حکومت سے مشورہ کیے بغیر اجرانہ ہوگا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم جو ماقبل شرطیہ پیرا میں مذکورہ امور کے سوا کسی اور امر کے متعلق ہو، بغیر اس حکومت کی اتفاق رائے کے اجرانہ ہوگا۔

(2) اگر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (ii) یا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے دوسرے شرطیہ فقرہ میں محولہ اتفاق رائے اس ریاست کے لیے آئین بنانے کی غرض سے آئین ساز اسمبلی کے انعقاد کے قبل کیا جائے تو وہ اسمبلی میں ایسے فیصلہ کے لیے جو اس پر وہ کرنا چاہے، پیش کیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توجیحات میں کسی امر کے باوجود، صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعے قرار دے سکے گا کہ وہ دفعہ نافذ العمل نہیں رہے گی یا صرف ایسی مستثنیات یا ترمیمات کے ساتھ اور اس تاریخ سے نافذ العمل رہے گی جن کی وہ صراحت کرے:

بشرطیکہ صدر کے ایسا اطلاع نامہ اجرا کرنے سے قبل فقرہ (2) میں مذکورہ ریاست کی آئین ساز اسمبلی کی سفارش ضروری ہوگی۔

1 مختلف اوقات پر اس طرح ترمیم کیے ہوئے، آئین (جموں و کشمیر ریاست کولا گونا) حکم، 1954 (آئینی حکم 48)

☆-----☆-----☆(1)-371

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر ریاست مہاراشٹر یا گجرات سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ حسب ذیل امور کے بارے میں گورنر کی خصوصی ذمہ داری کی بابت توضیح کر سکے گا۔

مہاراشٹر اور گجرات
کی ریاستوں کے متعلق
خصوصی توضیح۔

(الف) ودر بھا، مراٹھواڑہ اور بقیہ مہاراشٹریا، جیسی کہ صورت ہو، سوراشر، کچھ اور بقیہ گجرات کے لیے علاحدہ ترقیاتی بورڈوں کا قیام اس حکم کے ساتھ کہ ان بورڈوں میں سے ہر ایک کے کام پر ایک رپورٹ ہر سال ریاست قانون ساز اسمبلی میں پیش کی جائے گی؛

(ب) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع مذکورہ رقموں پر ترقیاتی مصارف کے لیے رقوم کی منصفانہ تقسیم، اور

(ج) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع ایسا منصفانہ انتظام جس میں سب مذکورہ رقموں کے متعلق تکنیکی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے لیے کافی سہولیتیں اور اس ریاستی حکومت کے زیر اختیار ملازمتوں میں ملازمت کے کافی مواقع مہیا کیے جائیں۔

371-الف-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) پارلیمنٹ کے کسی ایسے ایکٹ کا اطلاق جو —

(i) ناگاؤں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii) ناگاؤں کے رواجی قانون اور ضابطہ،

(iii) دیوانی اور فوجداری عدل گستری، جس میں ناگاؤں کے

رواجی قانون کے مطابق فیصلے مشتمل ہیں،

(iv) اراضی اور اس کے وسائل کی ملکیت اور انتقال،

سے متعلق ہو، ریاست ناگا لینڈ پر نہ ہو گا بغیر اس کے کہ ناگا لینڈ کی قانون ساز اسمبلی، قرارداد کے ذریعہ ایسا فیصلہ کرے۔

(ب) ناگا لینڈ کے گورنر کی ریاست ناگا لینڈ میں قانون اور

ریاست ناگا لینڈ سے
متعلق خصوصی توضیح۔

امن وامان قائم رکھنے کی نسبت اس وقت تک خاص ذمہ داری ہوگی جب تک اس کی رائے میں اندرونی فسادات جو ناگاہاڑی ٹیون سانگ علاقہ میں اس ریاست کے قائم ہونے کے عین قبل ہوتے رہے ہیں، اس علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جاری رہیں اور اس کے تعلق سے اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں گورنر مجلس وزراء سے مشورہ لینے کے بعد اس کارروائی کے بارے میں جو کرنا ہو اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لے گا:

بشرطیکہ اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا امر ہے یا نہیں جس کے متعلق گورنر کو ذیلی فقرہ کے تحت عمل کرنے میں اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لینا ضروری ہے تو گورنر کا اس کے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہو گا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز پر اس بنا پر اعتراض نہ ہو گا کہ اس کو اپنے انفرادی فیصلہ سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہئے تھا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر صدر گورنر سے رپورٹ کے ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ گورنر پر ریاست ناگالینڈ میں پابندی قانون اور امن وامان کی بابت اب خصوصی ذمہ داری کا ہونا ضروری نہیں ہے تو وہ حکم کے ذریعے ہدایت کر سکے گا کہ اس تاریخ سے، جس کی حکم میں صراحت کی جائے گورنر کی ایسی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؛

(ج) کسی رقتی منظوری کے مطالبہ کے متعلق اپنی سفارش کرتے وقت، ناگالینڈ کا گورنر اس امر کا اطمینان کر لے گا کہ بھارت کے مجتہد فنڈ سے کسی مخصوص ملازمت یا غرض کے لیے بھارت کی حکومت کی مہیا کی ہوئی کوئی رقم اس ملازمت یا غرض کے متعلق رقتی منظوری کے مطالبہ میں نہ کہ کسی دیگر مطالبہ میں شامل ہے؛

(د) اس تاریخ سے جس کی صراحت ناگالینڈ کا گورنر اس بارے میں عام اطلاع نامہ کے ذریعہ کرے، ٹیون ساگ ضلع کے لیے پیپٹیس ارکان پر مشتمل ایک علاقائی کونسل قائم کی جائے گی اور گورنر اپنے اختیار تمیزی سے قواعد بنائے گا جن میں ذیل کے بارے میں توضیح ہوگی—

(i) علاقائی کونسل کی بناوٹ اور وہ طریقہ جس سے علاقائی کونسل کے ارکان چنے جائیں گے:

بشرطیکہ ٹیون ساگ ضلع کا نائب کمشنر بہ اعتبار عہدہ علاقائی کونسل کا میر مجلس ہو گا اور علاقائی کونسل کے نائب میر مجلس کو اس کے ارکان اپنے ہی میں سے منتخب کریں گے،

(ii) علاقائی کونسل کے ارکان چنے جانے اور ہونے کی اہلیتیں،

(iii) علاقائی کونسل کے ارکان کے عہدے کی میعاد اور ان

کو دی جانے والی یافت اور الاؤنس، اگر کوئی ہوں،

(iv) علاقائی کونسل کا طریق کار اور کام کا انصرام،

(v) علاقائی کونسل کے عہدہ داروں اور عملہ کا تقرر اور ان

کی شرائط ملازمت، اور

(vi) کوئی دیگر امر جس کی بابت علاقائی کونسل کی تشکیل اور

اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے قواعد بنانا ضروری ہو۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، ریاست ناگالینڈ کے

قائم ہونے کی تاریخ سے دس سال کی مدت یا ایسی مزید مدت تک

جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کے مشورہ پر عام اطلاع نامہ

کے ذریعہ اس بارے میں کرے۔

(الف) ٹیون ساگ ضلع کا نظم و نسق گورنر کرے گا؛

(ب) جب کوئی رقم بھارت کی حکومت ناگالینڈ کی حکومت کو

مجموعی حیثیت سے ریاست ناگالینڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے

مہیا کرے تو گورنر اپنے اختیار تمیزی سے ٹیون ساگ ضلع اور بقیہ ریاست کے درمیان اس رقم کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرے گا؛

(ج) ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا اطلاق ٹیون ساگ ضلع پر نہ ہو گا۔ جہاں اس کے کہ گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایسے ایکٹ کی بابت ہدایت کر سکے گا کہ اس ایکٹ کا اطلاق ٹیون ساگ ضلع یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا ترمیمات کے تابع ہو گا جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر کرے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقامتی اثر حاصل ہو؛

(د) گورنر ٹیون ساگ ضلع کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی دیگر قانون کی، جس کا کافی الوقت اس ضلع پر اطلاق ہوتا ہو، ترمیم یا ترمیم استقامتی اثر سے، اگر ضروری ہو، ہو سکے گی؛

(ہ) (i) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی میں ٹیون ساگ ضلع کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن کا گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورہ پر ٹیون ساگ کے امور کے لیے وزیر کی حیثیت سے تقرر کرے گا اور وزیر اعلیٰ اپنی صلاح دیتے وقت مذکورہ بالا ارکان کی اکثریت کی سفارش پر عمل کرے گا،

(ii) ٹیون ساگ کے امور کا وزیر ٹیون ساگ ضلع کے متعلق

1 آئین (مشکلات کو دور کرنا) حکم نمبر 15 کے پیرا 2 میں یہ توضیح ہے کہ بھارت کے آئین کی دفعہ 371 الف اس طرح مؤثر ہو گی جیسے کہ اس کے فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے پیرا (i) میں مندرجہ ذیل شرط (1-12-1963) سے جوڑ دی گئی ہو یعنی ”مگر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح پر کسی شخص کو ٹیون ساگ کے وزیر کی شکل میں ایسے وقت تک کے لیے مقرر کر سکے گا جب تک ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز میں ٹیون ساگ ضلع کے لیے تفویض کی ہوئی نشستوں کو بھرنے کے لیے قانون کے مطابق اشخاص کو منتخب نہیں کر لیا جاتا ہے۔“

تمام امور طے کرے گا اور ان کی بابت اس کا گورنر سے براہ راست تعلق رہے گا لیکن وہ اس کے بارے میں وزیر اعلیٰ کو مطلع رکھے گا؛
(و) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیحات میں کسی امر کے باوجود ٹیون سانگ ضلع کے متعلق جملہ امور کا حتمی فیصلہ گورنر اپنے اختیار تمیزی سے کرے گا؛

(ز) دفعات 54 اور 55 اور دفعہ 80 کے فقرہ (4) میں کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخب ارکان یا ایسے ہر ایک رکن کے حوالوں میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے منتخب کیے ہوئے ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان یا رکن کے حوالے شامل ہوں گے؛

(ح) دفعہ 170 میں -

(i) فقرہ (1) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے تعلق سے اس طرح نافذ ہو گا گویا لفظ ”ساٹھ“ کے بجائے لفظ ”چھیالیس“ قائم کیا گیا تھا،
(ii) فقرہ مذکورہ میں ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے حوالہ میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے ارکان کا انتخاب شامل ہو گا،
(iii) فقرات (2) اور (3) میں علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالوں سے اضلاع کو ہما اور مو کوک چنگ کے علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالے مراد ہیں۔

(3) اگر اس دفعہ کی مذکورہ توضیحات میں سے کسی توضیح کو نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر حکم کے ذریعہ کوئی ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اسے ضروری معلوم ہو:
بشرطیکہ ایسا کوئی حکم ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ سے تین سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہو گا۔

تشریح:- اس دفعہ میں اضلاع کو ہما، مو کوک چنگ اور ٹیونگ سانگ کے وہی معنی ہوں گے جو ان کے ریاست ناگالینڈ ایکٹ، 1962ء میں ہیں۔

ریاست آسام سے
متعلق خصوصی توضیح۔

371 ب۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست آسام سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 کے آخر میں دیئے گئے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان اور اس اسمبلی کے دوسرے ارکان کی اتنی تعداد پر مشتمل، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، اس اسمبلی کی ایک کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں اس کمیٹی کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے اس اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں ترمیمات کے بارے میں توضیح کر سکے گا۔

ریاست منی پور سے
متعلق خصوصی توضیح۔

371 ج۔ (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست منی پور سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی ایسی کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں جو اس ریاست کے پہاڑی علاقوں سے منتخب اس اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ہو اور ان ترمیمات کے بارے میں، جو اس کمیٹی کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے حکومت کے کام کے قواعد اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں کرنے ہوں اور گورنر کی خصوصی ذمہ داری کے بارے میں توضیح کر سکے گا۔

(2) گورنر سالانہ یا جب بھی صدر ایسا حکم دے، صدر کو ریاست منی پور میں پہاڑی رقبوں کے نظم و نسق کے متعلق ایک رپورٹ دے گا اور یونین کا عاملانہ اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا۔

تشریح:- اس دفعہ میں اصطلاح ”پہاڑی رقبہ“ سے ایسے رقبے

ریاست آندھرا پردیش
سے متعلق خصوصی
توضیحات۔

مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم پہاڑی رقبے قرار دے۔
371 د۔ (1) صدر، ریاست آندھرا پردیش سے متعلق کیے گئے
حکم کے ذریعہ مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے
ریاست کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے
سرکاری ملازمت اور تعلیم سے متعلق منصفانہ مواقع اور سہولتوں کے
لیے توجیہ کر سکے گا اور ریاست کے مختلف حصوں کے لیے مختلف
توضیحات کی جا سکیں گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کیے گئے کسی حکم میں خاص طور پر،—
(الف) ریاستی حکومت کے لیے محکوم ہو سکے گا کہ وہ ریاست کی
سول ملازمت میں کسی قسم یا اقسام کے عہدوں یا ریاست کے تحت کسی
قسم یا اقسام کے سول عہدوں کو مختلف حصوں کے لیے مختلف مقامی
مستقل عملوں میں منظم کرے اور ایسے اصولوں اور طریق کار کے
مطابق جن کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر مامور اشخاص
کو اس طرح منظم کیے ہوئے مقامی مستقل عملوں میں مختص کرے؛
(ب) ریاست کے کسی حصہ یا حصوں کی صراحت کرے جو—
(i) ریاستی حکومت کے تحت کسی مقامی مستقل عملہ میں
(چاہے اس دفعہ کے تحت کسی حکم کی متابعت میں قائم ہو یا دیگر طور
پر تشکیل دیا گیا ہو) عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے،
(ii) ریاست میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی مستقل عملہ
میں عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے، اور
(iii) ریاست میں کسی ایسی جامعہ یا ریاستی حکومت کے زیر
نگرانی کسی اور تعلیمی ادارے میں داخلہ کی اغراض کے لیے،
مقامی رقبے سمجھے جائیں گے؛
(ج) اس حد کی جس تک، اس طریقے کی جس کے مطابق اور
ان شرائط کی صراحت کرے، جن کے تابع—

(i) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسے مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

(ii) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسی جامعہ یا دوسرے تعلیمی ادارے میں داخلے سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

ان امیدواروں کو یا ان کے حق میں جو اس مقامی رقبہ میں کسی ایسی مدت تک، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، مقیم رہے ہوں یا تعلیم پائے ہوں، ایسے مستقل عملہ، جامعہ یا دیگر تعلیمی ادارہ سے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، ترجیح دی جائے گی یا ان کا تحفظ کیا جائے گا۔

(3) صدر، حکم کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں ایک انتظامی ٹریبونل اس غرض سے تشکیل دینے کے لیے توضع کر سکے گا کہ وہ ایسا اختیار سماعت، اختیارات و قانونی اختیار جن کی صراحت حکم میں کی جائے [جن میں ایسا کوئی اختیار سماعت، اختیار و قانونی اختیار شامل ہے جو آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا کوئی ٹریبونل یا دیگر حاکم استعمال کر سکتا تھا] حسب ذیل امور کے بارے میں استعمال کرے، یعنی:-

(الف) اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں، ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر جن کی حکم میں صراحت کی جائے، تقرر، تعیناتی یا ترقی؛

(ب) سینیارٹی ان اشخاص کی جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو، جن کی حکم میں

صراحت کی جائے؛

(ج) ان اشخاص کی ایسی دیگر شرائط ملازمت جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر ہو یا ریاست میں کسی حاکم مقامی کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو جن کی حکم میں صراحت کی جائے۔

(4) فقرہ (3) کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم میں۔

(الف) انتظامی ٹریبونل کو مجاز کیا جاسکے گا کہ وہ اپنے اختیار سماعت کے اندر کسی امر سے متعلق شکایات کے ازالے کے لیے درخواستیں وصول کرے، جس کی صدر حکم میں صراحت کرے، یا ان پر ایسے احکام صادر کرے جو انتظامی ٹریبونل مناسب تصور کرے؛

(ب) انتظامی ٹریبونل کے اختیارات اور اقتدارات اور طریق کار سے متعلق (جن میں انتظامی ٹریبونل کی خود اپنی توہین کی بابت سزا دینے کے اختیارات سے متعلق توجیحات شامل ہیں) ایسی توجیحات درج ہو سکیں گی جو صدر ضروری تصور کرے؛

(ج) انتظامی ٹریبونل کو ایسی اقسام کی کارروائیاں جو اس کے اختیار سماعت کے اندر امور کی نسبت کارروائیاں ہوں اور سپریم کورٹ کے سوا کسی عدالت یا ٹریبونل یا دیگر حاکم کے روبرو ایسے حکم کی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر تصفیہ ہوں جن کی حکم میں صراحت کی جائے، منتقل کرنے کے لیے توجیحات ہو سکے گی؛

(د) ایسی اضافی، اتفاقی اور تہی توجیحات درج ہو سکیں گی (جن میں فیس اور میعاد سماعت شہادت یا نافذ الوقت کسی قانون کی مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق کے بارے میں توجیحات شامل ہیں) جو صدر ضروری تصور کرے۔

(5) انتظامی ٹریبونل کا ایسا حکم جس سے کسی کارروائی کا حتمی

تصفیہ ہو، ریاستی حکومت کی توثیق کے بعد یا اس تاریخ سے، جب وہ حکم صادر ہو، تین ماہ کے منقضي ہونے پر ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو نافذ ہو جائے گا:

بشرطیکہ ریاستی حکومت خاص حکم سے جو تحریراً صادر کیا جائے اور ان وجوہ کی بنا پر، جن کی اس میں صراحت کی جائے گی، انتظامی ٹریبونل کے کسی حکم میں اس کے نافذ ہونے سے پہلے ترمیم یا اس کی ترمیم کر سکے گی اور ایسی صورت میں انتظامی ٹریبونل کا حکم صرف ایسی ہی تبدیل شدہ شکل میں نافذ ہو گا یا نافذ نہ ہو گا، جیسی کہ صورت ہو۔

(6) ہر خاص حکم جو ریاستی حکومت فقرہ (5) کے شرطیہ فقرہ کے تحت صادر کرے، اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ریاستی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔

(7) ریاست کی عدالت عالیہ کو انتظامی ٹریبونل پر نگرانی کے کوئی اختیارات نہ ہوں گے اور (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا ٹریبونل اختیار سماعت، اختیار یا اٹھارٹی کسی امر کے نسبت استعمال نہیں کرے گا جو انتظامی ٹریبونل کے اختیار سماعت، اختیار یا اٹھارٹی کے تابع ہو یا اس سے متعلق ہو۔

(8) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ انتظامی ٹریبونل کا برقرار رہنا ضروری نہیں ہے تو صدر حکم کے ذریعہ انتظامی ٹریبونل کے روبرو زیر تصفیہ کارروائیوں کی منتقلی اور تصفیہ کے لیے ایسے حکم میں ایسی توضیحات کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے۔

(9) کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر حاکم کے کسی فیصلے ڈگری یا حکم کے باوجود، —

(الف) کسی شخص کے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے کا —

(i) جو یکم نومبر، 1956ء سے قبل ریاست حیدرآباد کی، جو اس تاریخ سے قبل موجود تھی، حکومت یا اس میں کسی حاکم مقامی کے تحت

کسی عہدہ پر رہا ہو،

(ii) جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے قبل ریاست آندھرا پردیش کی حکومت یا اس میں کسی مقامی یاد گیر حاکم کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو، اور

(ب) ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ کسی شخص کی یا اس کے روبرو کی ہوئی کسی کارروائی یا کیے ہوئے امر کا،

محض اس بنا پر جائز یا کالعدم ہو جانا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہو گا کہ ایسے شخص کا تقرر، اس کی تعیناتی، ترقی یا تبادلہ اس وقت نافذ کسی قانون کے بموجب عمل میں آیا تھا جس میں ریاست حیدر آباد میں یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست آندھرا پردیش کے حصوں میں ایسے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے سے متعلق سکونت کی شرط کی توضیح ہو۔

(10) اس دفعہ اور اس کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کی توجیعات اس آئین کی کسی توضیح میں یا نافذ الوقت کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود موثر ہوں گی۔

371-ہ۔ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں جامعہ کے قیام کے لیے توضیح کر سکے گی۔

371-و۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) ریاست سکم کی قانون سازا سنبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی؛

(ب) آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975ء کی تاریخ نفاذ سے (جس کا یہاں بعد میں اس دفعہ میں مقررہ دن سے حوالہ دیا گیا ہے) —

(i) سکم کی اسمبلی کا، جو اپریل، 1974ء میں سکم میں منعقدہ انتخابات کے نتیجہ میں ان تیس ارکان کے ساتھ مذکورہ انتخابات میں منتخب ہوئے ہیں (جن کا یہاں بعد میں موجود ارکان سے حوالہ

آندھرا پردیش میں
مرکزی جامعہ کا قیام۔
ریاست سکم سے متعلق
خصوصی توجیعات۔

دیا گیا ہے) بنائی گئی ہے اس آئین کے تحت باضابطہ تشکیل پائی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو گا؛

(ii) موجودہ ارکان کا اس آئین کے تحت باضابطہ منتخب کی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ہونا متصور ہو گا؛ اور

(iii) ریاست سکم کی مذکورہ قانون ساز اسمبلی اس آئین کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اختیارات استعمال کرے گی اور اس کے کارہائے منصبی انجام دے گی؛

(ج) اس اسمبلی کی صورت میں، جس کا فقرہ (ب) کے تحت ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو، دفعہ 172 کے فقرہ (1) میں پانچ سال کی مدت کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ چار سال کی مدت کے حوالے ہیں اور چار سال کی مذکورہ مدت کا مقررہ دن سے شروع ہونا متصور ہو گا؛

(د) پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ دیگر توضیحات کیے جانے تک لوک سبھا میں ایک نشست ریاست سکم کو دی جائے گی اور ریاست سکم ایک پارلیمانی حلقہ انتخاب بن جائے گی جسے سکم کا پارلیمانی حلقہ انتخاب کہا جائے گا؛

(ه) مقررہ دن پر موجودہ لوک سبھا میں ریاست سکم کے نمائندہ کا انتخاب ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کریں گے؛

(و) پارلیمنٹ، سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کی غرض سے ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی میں ان نشستوں کی تعداد کے لیے جو ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں سے پر کی جاسکیں گی اور اسمبلی کے انتخابی حلقوں کی حد بندی کے لیے جن سے صرف ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کے لیے کھڑے ہو سکیں گے، توضیح کر سکے گی؛

(ز) سکم کے گورنر پر سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کی سماجی و معاشی ترقی کے لیے امن اور منصفانہ انتظام کی خصوصی ذمہ داری ہوگی اور اس فقرہ کے تحت اپنی خصوصی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے میں سکم کا گورنر ایسی ہدایات کے تابع، جو صدر وقتاً فوقتاً اجرا کرنا مناسب تصور کرے، اپنے حسب اختیار تمیزی عمل کرے گا؛

(ح) تمام جائیداد اور اثاثے (خواہ ریاست سکم میں شامل علاقوں کے اندر ہوں یا باہر)، جو مقررہ دن سے عین قبل حکومت سکم یا کسی دیگر حاکم یا کسی شخص میں حکومت سکم کی اغراض کے لیے مرکوز تھے، مقررہ دن سے ریاست سکم کی حکومت میں مرکوز ہو جائیں گے؛

(ط) اس عدالت عالیہ کا جو ریاست سکم میں شامل علاقوں میں مقررہ دن سے عین قبل اس طور پر کام کر رہی تھی مقررہ دن پر اور اس دن سے ریاست سکم کی عدالت عالیہ ہونا متصور ہوگا؛

(ی) ریاست سکم کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری و مالی اختیارات سماعت کی جملہ عدالتیں، جملہ حکام اور جملہ عدالتی، عاملانہ اور دفتری عہدہ دار مقررہ دن پر اور اس دن سے اپنے متعلقہ کارہائے منصبی اس آئین کی توجیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے؛

(ک) وہ جملہ قوانین جو ریاست سکم میں شامل علاقوں یا اس کے کسی حصہ میں مقررہ دن سے عین قبل نافذ تھے، مجاز مجلس قانون سازی یا دیگر حاکم مجاز سے ترمیم یا منسوخ کیے جانے تک ان میں نافذ رہیں گے؛

(ل) ریاست سکم کے نظم و نسق سے متعلق فقرہ (ک) میں محولہ کسی قانون کے اطلاق میں سہولت کی غرض سے اور کسی ایسے قانون کی توجیعات کو آئین کی توجیعات کے مطابق بنانے کی غرض سے صدر، مقررہ دن سے دو سال کے اندر بذریعہ حکم قانون میں ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں بطور ترمیم یا ترمیم کر سکے گا جو ضروری یا قرین

مصلحت ہوں اور اس کے بعد ہر ایسا قانون اس طرح کی ہوئی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی پر کسی عدالت میں اعتراض نہ ہوگا؛

(م) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو ایسے کسی تنازعہ یا دیگر امر کی نسبت اختیارات سماعت حاصل ہوگا جو سکم سے متعلق ایسے کسی عہد نامے، اقرار نامہ، قول یا دیگر نوشتہ سے پیدا ہو جو مقررہ دن سے قبل طے یا تکمیل پایا تھا اور جس کی بھارت کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں کوئی حکومت ایک فریق تھی لیکن اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے دفعہ 143 کی توجیعات میں کمی کی گئی ہے؛

(ن) صدر عام اعلان کے ذریعہ کسی بنائے ہوئے قانون کو جو تاریخ اعلان پر بھارت کی کسی ریاست میں نافذ ہو، ایسی پابندیوں یا تبدیلیوں کے ساتھ، جو وہ مناسب خیال کرے، ریاست سکم سے متعلق وسعت پذیر کر سکے گا؛

(س) اگر اس دفعہ کی متذکرہ بالا توجیعات میں سے کسی توجیحات کے نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر بذریعہ حکم¹ ہر ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دوسری دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اس کو ضروری معلوم ہو؛

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم مقررہ دن سے دو سال کے منقضي ہو جانے کے بعد صادر نہ ہوگا؛

(ع) ریاست سکم یا اس میں شامل علاقوں سے متعلق اس مدت کے دوران، جو مقررہ دن سے شروع ہو اور اس تاریخ سے عین قبل منقضي ہو جب آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کو صدر کی منظوری حاصل ہوئی، کیے ہوئے جملہ امور اور کی ہوئی جملہ

1 آئین (دشواریوں کا رفع کرنا) حکم نمبر: 11 (آئین حکم 99) دیکھیے۔

کارروائیوں کی نسبت، جہاں تک وہ اس آئین کی توضیحات کے موافق ہوں جن کی آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 سے ترمیم ہوئی ہے، یہ متصور ہو گا کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ آئین کے تحت کیے گئے ہیں یا کی گئی ہیں۔

371-ز۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) مندرجہ ذیل کے متعلق پارلیمنٹ کا کوئی ایکٹ میزورم ریاست کو تب تک لاگو نہیں ہو گا جب تک میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی قرارداد کے ذریعہ اس طرح طے نہیں کیا جاتا ہے، یعنی:—

(i) میزولوگوں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii) میزوروائتی قانون اور ضابطہ،

(iii) سول اور فوج داری انصرام جہاں فیصلے میزوروائتی

قانون کے مطابق ہونے ہیں،

(iv) ملکیت اور انتقال اراضی:

بشرطیکہ اس فقرہ کی کوئی بات آئین (ترینویں ترمیم) ایکٹ، 1986 کی تاریخ نفاذ سے ٹھیک پہلے میزورم یونین ریاستی علاقہ میں نافذ کسی مرکزی ایکٹ کو لاگو نہیں ہو گی؛

(ب) میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم چالیس ارکان پر مشتمل ہو گی۔

371-ح۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) اروناچل پردیش کا گورنر، اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق خصوصی طور پر ذمہ دار رہے گا اور گورنر اس بارے میں اپنے کارہائے منصبی کو انجام دینے میں اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال وزیروں کی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد کرے گا:

بشرطیکہ اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کوئی معاملہ ایسا معاملہ ہے یا

میزورم ریاست کے
متعلق خصوصی توضیح۔

اروناچل پردیش
ریاست کے
خصوصی توضیح۔

نہیں جس کے بارے میں گورنر سے اس فقرہ کے تحت توقع کی گئی کہ وہ اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کر کے کام کرے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا گیا فیصلہ حتمی ہو گا اور گورنر کے ذریعہ کسی بات کا جواز اس بنا پر زیر سوال نہیں لایا جائے گا کہ اس کو اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کر کے کام کرنا چاہئے تھا یا نہیں:

مزید شرط یہ کہ اگر گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا کسی اور طرح صدر کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب یہ ضروری نہیں ہے کہ اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق گورنر کی خاص ذمہ داری رہے تو وہ حکم کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ گورنر کی ایسی ذمہ داری اس تاریخ سے نہیں رہے گی جس کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ب) اروناچل پردیش ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

گوار ریاست کے متعلق
خصوصی توضیح۔

371 ط۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود گوا کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

ریاست لے کر نائک سے
متعلق خصوصی توضیحات۔

371 ی۔ (1) صدر، ریاست کرناٹک سے متعلق کے گئے حکم کے ذریعہ مندرجہ ذیل کی بابت گورنر کی کسی خصوصی ذمہ داری کے لئے توضیح کر سکے گا۔

(الف) اس توضیح کے ساتھ حیدرآباد۔ کرناٹک علاقے کے لئے ایک علیحدہ ترقی بورڈ کا قیام کر کے بورڈ کے کام کاج سے متعلق رپورٹ ہر سال ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے روبرو رکھی جائے گی؛

(ب) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع، مذکورہ علاقے پر ترقیاتی خرچ کے لئے فنڈس کی منصفانہ تخصیص؛ اور

(ج) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع، مذکورہ علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے، سرکاری ملازمت،

1 آئین (اٹھانویں ویں ترمیم) ایکٹ، 2012 کے ذریعہ 2 جنوری، 2013 سے شامل۔

تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے معاملات میں منصفانہ مواقع۔
(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کیا گیا حکم مندرجہ
ذیل کے لئے توضع کر سکے گا۔

(الف) پیدائش یا سکونت کے ذریعہ حیدرآباد - کرناٹک
علاقے سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے اس علاقے کے تعلیمی اور
پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں نشستوں کے ایک تناسب کا تحفظ؛ اور
(ب) حیدرآباد - کرناٹک علاقے میں ریاستی حکومت اور ریاستی
حکومت کے زیر کنٹرول کسی انجمن یا ادارے کے تحت عہدوں یا عہدوں
کی اقسام کی پہچان کرنا اور پیدائش یا سکونت کے ذریعہ اس علاقے سے
تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ایسے عہدوں کے ایک تناسب کا تحفظ
کرنا اور براہ راست بھرتی یا ترقی کے ذریعہ یا کسی ایسے طریقے میں، جس
کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر تقرر کی کرنا۔

372-(1) دفعہ 395 میں محولہ ایکٹوں کے اس آئین سے
منسوخ ہو جانے کے باوجود لیکن اس آئین کی دیگر توجیحات کے تابع
وہ جملہ قوانین، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے
علاقہ میں نافذ تھے، اس میں نافذ رہیں گے تا وقت یہ کہ کوئی مجاز مجلس
قانون سازی یا دیگر حاکم مجاز ان کو نہ بدلے یا ان کو منسوخ یا ان میں
ترمیم نہ کرے۔

(2) بھارت کے علاقہ میں نافذ کسی قانون کی توجیحات کو اس آئین
کی توجیحات کے موافق بنانے کے لیے صدر حکم کے ذریعہ ایسے
قانون میں ترمیم یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا

موجودہ قوانین کا نافذ رہنا
اور ان میں تطبیقات۔

1 دیکھیے قوانین کے حکم تطبیق 1950 تاریخ 26 جنوری 1950 گزٹ آف انڈیا "غیر معمولی" صفحہ 449 جو کہ اعلان نامہ نمبر
ایس آر او 115 تاریخ 5 جون 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 51 کے ذریعہ ترمیم کیا گیا۔ اطلاع نامہ
نمبر ایس آر او 810 تاریخ 4 نومبر 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 903 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او
508 تاریخ 4 اپریل 1951 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 287 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 1140 بی تاریخ
2 جولائی 1952 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 616/1 اور ٹراڈ ٹور۔ کوچین لینڈا کو پوزیشن لاز آرڈر
1952 تاریخ 20 نومبر 1952 کی تطبیق۔

جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیح کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، ایسی کی ہوئی مناسب تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا -

(الف) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے تین سال کے منقضي ہو جانے کے بعد صدر کو کسی قانونی تطبیق یا تبدیلی و ترمیم کرنے کا اختیار دینا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی ترمیم یا ترمیم میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں صدر نے مذکورہ فقرہ کے تحت تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

تشریح:-(1) اس دفعہ میں ”نافذ قانون“ کی اصطلاح میں کوئی ایسا قانون شامل ہو گا جس کو بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز نے اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور کیا یا بنایا ہو اور وہ اس کے قبل منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ وہ یا اس کے حصے اس وقت بالکل یا مخصوص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہوں۔

تشریح:-(2) بھارت کے کسی علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز کا منظور کیا ہوا یا بنایا ہوا کوئی قانون جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بیرون علاقہ نیز بھارت کے علاقہ کے اندر نافذ تھا، متذکرہ بالا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع بیرون علاقہ میں اسی طرح نافذ رہے گا۔

تشریح:-(3) اس دفعہ میں مندرجہ کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے کسی عارضی نافذ الوقت قانون کو اس تاریخ کے بعد جس پر وہ منقضي ہو جاتا اگر یہ آئین نافذ نہ ہوتا، نافذ رکھنا مراد ہے۔

تشریح:-(4) کوئی آرڈیننس جسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ،

1935 کی دفعہ 88 کے تحت کسی صوبے کے گورنر نے شائع و نافذ کیا ہو اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل نافذ ہو، بجز اس کے کہ مماثل ریاست کا گورنر اس کے قبل اس کو منسوخ کر دے، دفعہ 382 کے فقرہ (1) کے تحت کام انجام دینے والی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے اجلاس سے چھ ہفتے منقضي ہو جانے پر نافذ العمل نہ رہے گا اور اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ مذکورہ مدت کے بعد کسی ایسے آرڈیننس کو نافذ رکھا گیا ہے۔

372 الف۔ (1) آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں نافذ کسی قانون کی توجیحات کو ایکٹ مذکورہ سے ترمیم کیے ہوئے اس آئین کی توجیحات کے موافق بنانے کے لیے صدر یکم نومبر، 1957 کے قبل صادر کیے ہوئے حکم کے ذریعہ اس قانون میں ترمیم یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توجیحات کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت حکم میں کی جائے گی ایسی کی ہوئی تطبیق اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی ترمیم یا ترمیم کرنے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں فقرہ مذکور کے تحت صدر نے مناسب تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

373- تا وقت یہ کہ دفعہ 22 کے فقرہ (7) کے تحت پارلیمنٹ قانون نہ بنائے یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ایک سال منقضي نہ ہو جائے ان میں جو بھی پہلے ہو، مذکورہ دفعہ یوں نافذ رہے گی گویا اس کے فقرات (4) اور (7) میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے حوالہ کے بجائے صدر کے صادر کیے ہوئے حکم کا حوالہ قائم کیا گیا تھا۔

قوانین کی تطبیق کا
صدر کو اختیار۔

بعض صورتوں میں
صدر کو ان اشخاص کے
بارے میں حکم دینے کا
اختیار جو انسدادی نظر
بندی میں ہوں۔

فیڈرل کورٹ کے
ججوں اور فیڈرل کورٹ
میں یا ہر مجسٹریٹ بہ اجلاس
کو نسل کے روبرو وزیر
غور کار روایتوں کے
متعلق توجیحات۔

374-(1) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل عہدہ پر مامور
فیڈرل کورٹ کے جج بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کیا
ہو، ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کے بارے میں ایسے
حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 125 کے تحت سپریم کورٹ
کے ججوں کے بارے میں توضیح کی گئی ہے۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر فیڈرل کورٹ میں زیر غور دیوانی
یا فوجداری جملہ ناشات، اپیلیں اور کارروائیاں سپریم کورٹ میں منتقل
ہو جائیں گی اور سپریم کورٹ کو اس کی سماعت اور فیصلہ کرنے کا
اختیار حاصل ہو گا اور اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل فیڈرل کورٹ
کے دیئے یا صادر کیے ہوئے فیصلوں اور احکام کو وہی نفوذ اور اثر حاصل
رہے گا گویا انہیں سپریم کورٹ نے دیا یا صادر کیا تھا۔

(3) اس آئین میں کسی امر کا یہ اثر نہ ہو گا کہ بھارت کے علاقہ
میں کسی عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق
اپیلوں اور درخواستوں کا تصفیہ کرنے کے ہر مجسٹریٹ بہ اجلاس کو نسل
کے اختیارات سماعت کے استعمال کو، جہاں تک ایسے اختیارات سماعت
کا استعمال قانون کی رو سے مجاز کیا جائے، ناجائز قرار دے اور ہر مجسٹریٹ
بہ اجلاس کو نسل کے ایسی کسی اپیل یا درخواست پر اس آئین کی تاریخ
نفاذ کے بعد دیئے ہوئے کسی حکم کا تمام اغراض کے لیے ایسا ہی اثر ہو گا
گویا کہ وہ ایسا حکم یا ڈگری تھی جس کو سپریم کورٹ نے اس آئین
سے عطا کیے ہوئے اختیار کے استعمال میں صادر کیا تھا۔

(4) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر اور تاریخ نفاذ سے پہلے فہرست بند
کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست میں پریوی کونسل کی حیثیت سے
کام کرنے والے حاکم کو اس ریاست کے اندر کسی عدالت کے کسی
فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلیں اور درخواستیں
لینے اور تصفیہ کرنے کا اختیار نہ رہے گا اور ایسے نفاذ پر حاکم مذکور کے
روبرو وزیر غور تمام اپیلیں اور دوسری کارروائیاں سپریم کورٹ میں
منتقل ہو جائیں گی اور تصفیہ پائیں گی۔

(5) اس دفعہ کی توجیعات کو نافذ کرنے کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مزید توجیعات کر سکے گی۔

375-بھارت کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری اور مال کے اختیار سماعت کی جملہ عدالتیں اور تمام عدالتی، عاملانہ اور انتظامی حکام اور تمام عہدہ دار اپنے متعلقہ کار منصبی اس آئین کی توجیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے۔

عدالتیں، حکام اور عہدیدار اس آئین کی توجیعات کے تابع کار منصبی انجام دیتے رہیں گے۔

376-(1) دفعہ 217 کے فقرہ (2) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر مامور کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے جج، ججز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر مماثل ریاست میں عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور اس بنا پر ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کی بابت ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 221 کے تحت ایسی عدالت عالیہ کے ججوں کے بارے میں توضیح کی گئی ہے۔ کوئی ایسا جج، باوجود اس کے کہ وہ بھارت کا شہری نہیں ہے، ایسی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے یا کسی اور عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے تقرر کے قابل ہو گا۔

عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توجیعات۔

(2) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کے مماثل کسی بھارتی ریاست کی عدالت عالیہ کے جج، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں ججز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر اس طرح مصرحہ ریاست کی عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور دفعہ 217 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اس مدت کے منقضي ہو جانے تک عہدے پر برقرار رہیں گے جس کا تعین صدر حکم کے ذریعے کرے۔ (3) اس دفعہ میں ”جج“ کی اصطلاح میں قائم مقام جج یا زائد جج شامل نہیں ہے۔

بھارت کے کمپٹر ولر
اور آڈیٹر جنرل کے
متعلق توجیعات۔

پبلک سروس کمیشن
کے متعلق توجیعات۔

377- بھارت کا آڈیٹر جنرل جو اس آئین کی تاریخ کے عین قبل
عہدہ پر فائز ہو، بجز اس کے کہ اس نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی
تاریخ نفاذ پر بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل ہو جائے گا اور اس بنا پر
ایسی یافت اور رخصت اور پینشن سے متعلق ایسے حقوق کا مستحق ہو گا
جن کا بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے لیے دفعہ 148 کے فقرہ
(3) کے تحت توجیعات کی گئی ہے اور اپنے عہدہ کی معیاد کے ختم ہونے
تک، جس کا تعین ان توجیعات کے تحت کیا جائے گا جو اس پر ایسی تاریخ
نفاذ کے عین قبل قابل اطلاق تھیں، عہدہ پر برقرار رہنے کا مستحق ہو گا۔

378- (1) بھارت کی ڈومینین کے پبلک سروس کمیشن کے
وہ ارکان جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں
ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب
کر لیا ہو، یونین کے پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے
اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن
اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس
معیاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان
قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے
عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

(2) کسی صوبہ کے پبلک سروس کمیشن یا صوبوں کے ایک
گروہ کی ضروریات کو پورا کرنے والے پبلک سروس کمیشن کے
ارکان، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں، ایسی
تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو،
مماثل ریاست کے پبلک سروس کمیشن یا، جیسی کہ صورت ہو، مماثل
ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے مشترکہ ریاستی پبلک
سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1)
اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ
فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس معیاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار

رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

378 الف۔ دفعہ 172 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956ء کی دفعات 28 اور 29 کے تحت تشکیل دی ہوئی ریاست آندھرا پردیش کی قانون ساز مجلس، بجز اس کے کہ اس سے پیشتر توڑ دی جائے، مذکورہ دفعہ 29 میں متذکرہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک نہ کہ اس سے زائد مدت تک برقرار رہے گی اور مذکورہ مدت کے منقضي ہونے کا اثر اس قانون ساز اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا ہو گا۔

آندھرا پردیش کی
قانون ساز اسمبلی کی
مدت کے بارے میں
خصوصی توجیعات۔

379 تا 391- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 2 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

392- (1) کسی قسم کی دشواریوں کو خاص طور پر ان دشواریوں کو رفع کرنے کی غرض سے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کی توجیعات کو اس آئین کی توجیعات سے بدلنے کے تعلق سے ہوں، صدر، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ یہ آئین اس مدت کے دوران جس کی اس حکم میں صراحت کی جائے، ایسی ترمیمات کے، جو تبدیلیوں، اضافوں یا حذف کے طور پر کی گئی ہوں، تابع نافذ رہے گا، جن کو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم حصہ 5 کے باب 2 کے تحت باقاعدہ تشکیل دی ہوئی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے بعد صادر نہ ہو گا۔

دشواریوں کو رفع
کرنے کا صدر کا
اختیار۔

(2) فقرہ (1) کے تحت صادر شدہ ہر حکم پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

(3) ان اختیارات کو جو اس دفعہ، دفعہ 324، دفعہ 367 کے فقرہ (3) اور دفعہ 391 کی رو سے صدر کو عطا کیے گئے ہیں، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومین کا گورنر جنرل استعمال کر سکتا ہے۔

حصہ 22

مختصر نام، تاریخ نفاذ، مستند ہندی متن اور تنسیحات

مختصر نام۔

تاریخ نفاذ۔

393-اس آئین کو بھارت کا آئین کہا جائے گا۔

394-یہ دفعہ اور دفعات 5، 6، 7، 8، 9، 60، 324، 366،

367، 379، 380، 388، 391، 392، اور 393 فی الفور نافذ ہوں

گی اور اس آئین کی باقی توضیحات 26 جنوریء سے، جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ کہا گیا ہے، نافذ ہوں گی۔

394 الف: (1) صدر، -

ہندی زبان میں مستند

متن۔

(الف) اس آئین کے ہندی زبان میں ترجمہ کو، جس پر آئین ساز اسمبلی کے ارکان نے دستخط کئے تھے، ایسی تبدیلیوں کے ساتھ جو اسے مرکزی ایکٹوں کے ہندی زبان میں مستند متن میں اپنائی گئی زبان، طریقہ کار اور اصطلاحات کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہیں اور ایسی اشاعت کے قبل کی گئی اس آئین کی سبھی ترمیمات کو اس میں شامل کرتے ہوئے؛

(ب) انگریزی زبان میں کی گئی اس آئین کی ہر ترمیم کے

ہندی زبان میں ترجمہ کو،

اپنی اتھارٹی کے تحت شائع کرائے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت شائع اس آئین اور اس کی ہر ایک

ترمیم کے ترجمہ کے وہی معنی ہونگے جو اس کے اصل کے ہیں اور اگر

ایسے ترجمہ کے کسی حصہ کے معنی اس طرح لگانے میں کوئی دشواری

آتی ہے تو صدر اس کی مناسب طریقہ سے نظر ثانی کرائے گا۔
 (3) اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کا اس دفعہ کے تحت
 شائع ترجمہ سبھی اغراض کے لیے اس کا ہندی زبان میں مستند متن
 سمجھا جائے گا۔

395- بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947ء اور گورنمنٹ
 آف انڈیا ایکٹ، 1935ء مع ان جملہ قوانین موضوعہ کے جو
 آخر الذکر ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتے ہیں، لیکن جن میں
 برخاستگی اختیار سماعت پر یوی کونسل ایکٹ، 1940ء شامل نہیں
 ہے، ذریعہ، ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں۔

تسبیحات۔

پہلا فہرست بند

(دفعات 1 اور 4)

۱۔ ریاستیں

علاقے

نام۔

1۔ آندھرا پردیش۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاست آندھرا ایکٹ، 1953 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، آندھرا پردیش و مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں اور آندھرا پردیش اور میسور (انتقال ریاست علاقہ) ایکٹ، 1968 کے فہرست بند میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش و مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

2۔ آسام۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل صوبہ آسام، کھاسی ریاستوں اور آسام کے قبائلی رقبوں میں شامل تھے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کی صراحت آسام (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1951 کے فہرست بند میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جو ناگالینڈ ریاست ایکٹ، 1962 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرحہ ہیں اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں

ہیں جو شمال مشرقی علاقہ تنظیم جدید ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5، دفعہ 6 اور دفعہ 7 میں مصرحہ ہیں۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ بہار میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار و اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت پہلے مندرجہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

3- بہار۔

وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید بمبئی ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

4- گجرات۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

5- کیرالا۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 9 کے ضمن (1) اور راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن اس میں مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں مصرحہ علاقہ جات نہیں ہیں۔

6- مدھیہ پردیش۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مدراس میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 4 اور آندھرا پردیش و مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے اس کے

7- تامل ناڈو۔

ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاست آندھرا ایکٹ، 1953 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) اور دفعہ 4 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب)، دفعہ 6 اور دفعہ 7 کے ضمن (1) کے فقرہ (د) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

8- مہاراشٹر۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 8 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کا ذکر تنظیم جدید بمبئی ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کیا گیا ہے۔

9- کرناٹک۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 7 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور میسور (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1968 کے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

10- اوڈیشہ۔

وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ اوڈیشہ میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے۔

11- پنجاب۔

وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 11 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کا ذکر محصلہ علاقہ جات (انضمام) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کا ذکر آئین (نویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، دفعہ 4 اور دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

- 12- راجستھان - وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 10 میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔
- 13- اتر پردیش - وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو اس صوبہ میں شامل تھے جو صوبہ جات متحدہ کہلاتا تھا یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبہ کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت ہریانہ اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں اور اتر پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس میں شامل نہیں ہیں جو ہریانہ اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہیں۔
- 14- مغربی بنگال - وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مغربی بنگال میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور چندر نگر کا وہ علاقہ جس کا تعین چندر نگر (انضمام) ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 کے فقرہ (ج) میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے بھی جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔
- 15- جموں و کشمیر - وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل جموں و کشمیر کی دیسی ریاست میں شامل تھا۔
- 16- ناگالینڈ - وہ علاقے جن کی صراحت ریاست ناگالینڈ ایکٹ، 1962 کی

دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

17- ہریانہ۔ وہ علاقہ جو پنجاب تنظیم جدید ایکٹ، 1966 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرح ہے اور وہ علاقہ جو ہریانہ اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرح ہے لیکن وہ علاقہ اس کے ضمن میں نہیں ہے جو اس ایکٹ کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں مصرح ہے۔

18- ہماچل پردیش۔ وہ علاقے جن کا نظم و نسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ ہماچل پردیش اور بلاسپور کے ناموں سے اعلیٰ کمشنروں کے صوبے تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

19- منی پور۔ وہ علاقہ جس کا نظم و نسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ منی پور کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

20- تری پورہ۔ وہ علاقہ جس کا نظم و نسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ تری پورہ کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

21- میگھالیہ۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5 میں کی گئی ہے۔

22- سکم۔ وہ علاقے جو آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کی تاریخ نفاذ سے عین قبل سکم میں شامل تھے۔

23- میزورم۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

24- اروناچل پردیش۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 7 میں کی گئی ہے۔

25- گوا۔ وہ علاقے جن کی صراحت گوا، دمن اور دیو (تنظیم جدید) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

- 26- چھتیس گڑھ۔ وہ علاقے جن کی صراحت مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔
- 27- اتر کھنڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت اتر پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔
- 28- جھار کھنڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

2- یونین علاقے

وسعت

- نام۔
1- دہلی۔ وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ دہلی میں شامل تھا۔
- ☆1.....
- ☆2.....
- 3- جزائر انڈومان و نکو بار۔ وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ انڈومان و نکو بار میں شامل تھا۔
- 4- کش دیپ۔ وہ علاقہ جس کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

1. ہماچل پردیش ریاست ایکٹ، 1970 (53 باہت 1970) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (1-1-1971) سے ہماچل پردیش سے متعلق اندراج 2 کو ترک کیا گیا۔

2. شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81 باہت 1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے منی پور اور تری پورہ سے متعلق اندراجات کو ترک کیا گیا۔

3. شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81 باہت 1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے اندراجات 4 سے 9 تک کو اندراجات 2 سے 7 تک کی شکل میں دوبارہ شمار کیا گیا۔

4. کش دیپ منی کوئی اور امین دیوی جزیرے (تبدیلی نام) ایکٹ، 1973 (34 باہت 1973) کی دفعہ 5 کے ذریعہ (1-11-1973) سے کش دیپ منی کوئی، امین دیوی جزیرہ کی جگہ پر قائم مقام کیا گیا۔

- 4- دادرا اور نگر حویلی۔ وہ علاقہ جو 11 اگست، 1961 سے عین قبل آزاد دادرا اور نگر حویلی میں شامل تھا۔
- 5- دمن اور دیو۔ وہ علاقہ جس میں گواد من اور دیو تنظیم جدید ایکٹ، 1987 کی دفعہ 4 میں صراحت کی گئی ہے۔
- 6- پڈ وچیری۔ وہ علاقہ جو 26 اگست، 1962 سے عین قبل بھارت میں پانڈیچری، کاریکل، ماہی اور نیم نامی فرانسیسی بستیوں میں شامل تھا۔
- 7- چنڈی گڑھ۔ وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 4 میں کی گئی ہے۔

دوسرا فہرست بند

{دفعات 59(3)، 65(3)، 75(6)، 97، 125،
148(3)، 158(3)، 164(5)، 186 اور 221}

حصہ الف

صدر اور ریاستوں کے گورنر کے متعلق تو ضیعات

1- صدر اور ریاستوں کے گورنر کو حسب ذیل ماہانہ مشاہرے
ادا ہوں گے، یعنی —

صدر.....☆ 10,000 روپے۔

ریاست کا گورنر.....☆☆ 5,500 روپے۔

2- صدر اور ریاستوں کے گورنروں کو ایسے الاؤنس بھی دیے
جائیں گے جو بالترتیب بھارت کی ڈومینین کے گورنر جنرل اور
مماثل صوبوں کے گورنروں کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل
واجب الادا تھے۔

3- صدر اور ریاستوں کے گورنر عہدہ کی اپنی اپنی پوری میعاد

☆ اب = 1,50,000 روپے بذریعہ 2008 کا ایکٹ نمبر 28 دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

☆☆ اب = 1,10,000 روپے بذریعہ 2009 کا ایکٹ نمبر 1 دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

کے دوران ان ہی مراعات کے مستحق ہوں گے جن کے مستحق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بالترتیب گورنر جنرل اور مماثل صوبوں کے گورنر تھے۔

4- جب نائب صدر یا کوئی اور شخص صدر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو یا بہ حیثیت صدر کار گزار ہو یا کوئی شخص گورنر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو تو وہ اتنے ہی مشاہرے، الاؤنس اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کا صدر یا گورنر جس کے کار منصبی وہ انجام دے یا جس کی جگہ وہ کار گزار ہو، جیسی کہ صورت ہو، ہوتا۔

× × × × × حصہ ب حذف

حصہ ج

لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے
میر مجلس اور نائب میر مجلس اور ریاست کی قانون ساز
اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل
کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کے متعلق توضیحات۔

7- لوک سبھا کے اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے اسپیکر کو واجب الادا تھے اور لوک سبھا کے نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے نائب اسپیکر کو واجب الادا تھے۔

8- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت

اور الاؤنس دئے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو ترتیب وار واجب الادا تھے اور جہاں ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ میں کوئی قانون ساز کونسل نہ تھی تو اس ریاست کی قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا تعین اس ریاست کا گورنر کرے۔

حصہ د

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیحات۔

9-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو مدت کارگزاری کی بابت حسب ذیل شرح سے ماہانہ یافت دی جائے گی، یعنی:-
 اعلیٰ جج.....☆ 10,000 روپے
 کوئی دیگر جج.....☆☆ 9,000 روپے:
 بشرطیکہ اگر سپریم کورٹ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت پارلیمانی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو سپریم کورٹ میں اس کی ملازمت کی بابت یافت سے حسب ذیل رقم گھٹادی جائیں گی۔
 (الف) اس پنشن کی رقم، اور

☆ اب = 1,00,000 روپے بذریعہ 2009 کا ایکٹ نمبر 23 دفعہ 8 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

☆☆ اب = 90,000 روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ 8 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت، اس کو ادائیگی کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زر معاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم، اور

(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریجویٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔

(2) سپریم کورٹ کا ہر جج بلا ادائیگی کر ایہ سرکاری قیام گاہ استعمال کرنے کا مستحق ہو گا۔

(3) اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (2) میں کسی امر کا اس جج پر جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل، —

(الف) فیڈرل کورٹ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 374 کے فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، یا

(ب) فیڈرل کورٹ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت سپریم کورٹ کا (اعلیٰ جج کے سوا) کوئی دیگر جج ہو گیا ہو،

ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہنے کی مدت میں اطلاق نہ ہو گا اور ہر وہ جج جو اس طرح سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج یا دیگر جج ہو جائے، اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے یا، جیسی کہ صورت ہو، مدت کارگزاری کی بابت اس یافت کے علاوہ جس کی صراحت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں کی گئی ہے خصوصی تجواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پارہا تھا۔

(4) سپریم کورٹ کے ہر جج کو ان اخراجات کی پابجائی کے لئے جو وہ بھارت کے علاقہ کے اندر فرض منصبی کے ضمن میں سفر پر برداشت کرے ایسے مناسب الاؤنس ملیں گے اور سفر کے سلسلے میں اسے

سہولتیں دی جائیں گی جو صدر وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

(5) سپریم کورٹ کے ججوں کی رخصت (جس میں الاؤنس رخصت شامل ہیں) اور پنشن کے بارے میں حقوق ان توضیحات سے محکوم ہوں گے جن کا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل فیڈرل کورٹ کے ججوں پر اطلاق ہوتا تھا۔

10-(1) عدالت عالیہ کے ججوں کو مدت کارگزاری کی بابت حسب ذیل ماہانہ شرح سے یافت دی جائے گی، یعنی:-

اعلیٰ جج.....☆ 9,000 روپے

کوئی دیگر جج.....☆☆ 8,000 روپے:

بشرطیکہ اگر عدالت عالیہ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت یا کسی ریاستی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو عدالت عالیہ میں اس کی ملازمت کی بابت اس کی یافت میں سے حسب ذیل رقم گھٹادی جائے گی —

(الف) اس پنشن کی رقم، اور

(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت اس کو اداشدنی پنشن کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زر معاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم، اور

(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریجویٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔

(2) ہر وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل، —

(الف) کسی صوبہ کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے

☆ اب = 90,000 روپے بذریعہ 2009 کا ایکٹ نمبر 23 دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

☆☆ اب = 80,000 روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

عہدہ پرفائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 376 کے فقرہ (1) کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، یا (ب) کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پرفائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ کا (اعلیٰ جج کے سوا) کوئی جج ہو گیا ہو، ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، مدت کارگزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں مصرحہ یافت کے علاوہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پارہا تھا۔

(3) کوئی شخص جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پرفائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر فہرست بند مذکور میں جس کی ترمیم مذکورہ ایکٹ سے ہوئی ہے مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، اگر وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل اپنی یافت کے علاوہ الاؤنس کے طور پر کوئی رقم لے رہا تھا تو وہ ایسے اعلیٰ جج کی حیثیت سے مدت کارگزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاوہ وہی رقم بطور الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا۔

11- اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف

ہو، —

(الف) اصطلاح ”اعلیٰ جج“ میں کوئی قائم مقام اعلیٰ جج اور ”جج“ میں کوئی عارضی جج شامل ہے۔
(ب) ”اصل مدت کارگزاری“ میں شامل ہے —

(i) وہ مدت جو کسی جج نے جج کی حیثیت سے فرض منصبی پر یا ایسے دیگر کارہائے منصبی کی انجام دہی میں صرف کی ہو جن کا انجام دینا وہ صدر کے کہنے پر اپنے ذمہ لے؛

(ii) تعطیلات جن سے وہ مدت خارج ہے جس کے دوران کوئی جج رخصت پر رہے؛ اور

(iii) کسی عدالت عالیہ سے سپریم کورٹ کو یا ایک عدالت عالیہ سے کسی دوسری عدالت عالیہ کو تبادلہ پر ملازمت پر رجوع ہونے کی مدت۔

حصہ ۵

بھارت کے کمپٹر ولرو آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیحات۔

12-(1) بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر ماہانہ ☆ 4,000 روپے کی شرح سے یافت دی جائے گی۔

(2) وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 377 کے تحت بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل ہو گیا ہے، اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاوہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے پارہا تھا۔

(3) بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رخصت اور پینشن

☆ بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو بذریعہ 1971 کے ایکٹ نمبر 56 کی دفعہ 3 کے سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر یافت ادا کی جائے گی۔ 2009 کے ایکٹ نمبر 23 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (1.1.2006) سے سپریم کورٹ کے ججوں کی یافت بڑھا کر = 1,00,000 روپے فی ماہ کر دی گئی ہے۔

کے حقوق اور دیگر شرائط ملازمت ان توضیحات کے تابع محکوم ہوں گے یا ہوتے رہیں گے، جیسی کہ صورت ہو، جن کا اطلاق بھارت کے آڈیٹر جنرل پر اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہوتا اور ان توضیحات میں گورنر جنرل کے لیے جملہ حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے گی گویا کہ وہ صدر کے لیے حوالے ہیں۔

تیسرا فہرست بند

{دفعات 75(4)، 99، 124(6)، 148(2)، 164(3)،

188 اور 219}

حلف یا اقرار صالح کے نمونے

I
یونین کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف کا نمونہ

”میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں یونین کے وزیر کی حیثیت سے اپنے فرائض وفاداری اور دیانتداری سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے بموجب بلا خوف یا رعایت، عناد یا شفقت انصاف کروں گا۔“

II

یونین کے وزیر کے لیے حلف رازداری کا نمونہ

”میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ کسی امر کی جو یونین کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیر غور لایا جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ

ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے
ضروری ہو براہ راست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا۔“

III

الف

پارلیمنٹ کے لیے انتخاب کے امیدوار کے
حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

”میں الف ب، جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا) میں نشست پر
کرنے کے لیے امیدوار کی حیثیت سے نامزد کیا گیا ہے

خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد
رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور
سہلیت کو برقرار رکھوں گا۔“

ب

پارلیمنٹ کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ
”میں الف ب جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا) کا رکن منتخب

(یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد
رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور
سہلیت کو برقرار رکھوں گا اور میں جس کار منصبی کو حاصل کرنے
والا ہوں اس کے فرائض کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا۔“

IV

سپریم کورٹ کے ججوں اور بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر
جنرل کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

”میں الف ب، جسے بھارت کی سپریم کورٹ کے اعلیٰ جج

بھارت کا آئین
تیسرا فہرست بند

(یا ج) (یا بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل) کی حیثیت سے
مقرر کیا گیا ہے

خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سلطنت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو برقرار رکھوں گا۔“

V

ریاست کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف کا نمونہ

”میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سلطنت کو برقرار رکھوں گا، میں وفاداری اور دیانتداری سے اپنے فرائض ریاست کے وزیر کی حیثیت سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے مطابق بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد انصاف کروں گا۔“

VI

ریاست کے وزیر کے لیے حلف رازداری کا نمونہ

”میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں کسی امر کی جو ریاست کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیر غور لایا

جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ضروری ہو، براہ راست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا۔“

VII

الف

ریاست کی مجلس قانون ساز کے انتخاب کے لیے امیدوار کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ
”میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سلطنت کو برقرار رکھوں گا۔“

ب

ریاست کی مجلس قانون ساز کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ
”میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سلطنت کو برقرار رکھوں گا اور اس فرض کو جسے میں انجام دینے والا ہوں وفاداری سے ادا کروں گا۔“

VIII

عدالت عالیہ کے ججوں کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ
”میں الف ب جس کا..... عدالت عالیہ میں (کے) اعلیٰ جج (یا جج)
کی حیثیت سے تقرر کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں

اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد
رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور
سہلیت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی
پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد
اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو
برقرار رکھوں گا۔“

چوتھا فہرست بند

[دفعات 4(1) اور 80(2)]

راجیہ سبھا میں نشستوں کی تقسیم

ذیل کے جدول کے پہلے خانہ میں مصرحہ ہر ایک ریاست یا یونین علاقہ کو اتنی نشستیں مختص کی جائیں گی جن کی اس کے دوسرے خانہ میں اس ریاست یا اس یونین علاقہ کے مقابل، جیسی کہ صورت ہو، صراحت ہے:

جدول		
18	آندھرا پردیش	-1
7	آسام	-2
16	بہار	-3
6	چھار کھنڈ	-4

بھارت کا آئین
چوتھا فہرست بند

1	گوا	-5
11	گجرات	-6
5	ہریانہ	-7
9	کیرالا	-8
11	مدھیہ پردیش	-9
5	چھتیس گڑھ	-10
18	تامل ناڈو	-11
19	مہاراشٹر	-12
12	کرناٹک	-13
10	اُڈیشہ	-14
7	پنجاب	-15
10	راجستھان	-16
31	اتر پردیش	-17
3	اترا کھنڈ	-18
16	مغربی بنگال	-19
4	جموں و کشمیر	-20
1	ناگالینڈ	-21
3	ہماچل پردیش	-22
1	منی پور	-23
1	تری پورہ	-24
1	میگھالیہ	-25
1	سکم	-26

بھارت کا آئین
چوتھا فہرست بند

1	میزورم	-27
1	اروناچل پردیش	-28
3	دہلی	-29
1	پڈ وچیری	-30

کل 233

پانچواں فہرست بند

[دفعہ 244(1)]

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم و نسق اور
ان کی نگرانی کے متعلق توضیحات

حصہ الف

عام

- 1- اس فہرست بند میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو ”ریاست“ کی اصطلاح میں آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستیں شامل نہیں ہیں۔
- 2- اس آئین کی توضیحات کے تابع کسی ریاست کا عاملانہ اختیار اس ریاست کے اندر واقع درج فہرست رقبوں سے متعلق ہے۔
- 3- ہر ایسی ریاست کا گورنر جس میں درج فہرست رقبے ہیں، سالانہ یا جب بھی صدر اس طرح حکم دے، اس ریاست میں واقع درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق سے متعلق صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا اور یونین کا اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم و نسق سے متعلق ہدایتیں دینے سے متعلق ہوگا۔

تعبیر۔

درج فہرست رقبوں
میں ریاست کا عاملانہ
اختیار۔

درج فہرست رقبوں
کے نظم و نسق سے
متعلق صدر کو گورنر
کی رپورٹ۔

حصہ ب

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کا نظم و نسق اور
ان پر نگرانی

قبائلی مشاورتی کونسل۔

4-(1) ہر ایک ریاست میں جس میں درج فہرست رقبے ہیں اور
اگر صدر ایسی ہدایت دے تو کسی ایسی ریاست میں بھی جس میں درج
فہرست قبیلے ہوں لیکن درج فہرست رقبے نہ ہوں ایک قبائلی مشاورتی
کونسل قائم کی جائے گی جو بیس سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہوگی
جس میں تقریباً تین چوتھائی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج
فہرست قبیلوں کے نمائندے ہوں گے:

بشرطیکہ اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے درج فہرست
قبیلوں کے نمائندوں کی تعداد قبائلی مشاورتی کونسل میں اتنی نشستوں
سے کم ہو جو ایسے نمائندوں سے پُر ہوئی ہوں تو بقیہ نشستیں ان قبیلوں
کے دیگر ارکان سے پُر کی جائیں گی۔

(2) قبائلی مشاورتی کونسل کا فرض ہو گا کہ وہ ریاست میں درج
فہرست قبیلوں کی بہبودی اور ترقی سے متعلق ان امور کے بارے میں
مشورہ دے جو گورنر اس سے رجوع کرے۔

(3) گورنر حسب ذیل امور کی نسبت قواعد بنا سکے گا یا ان کو منضبط
کر سکے گا، جیسی بھی صورت ہو،—

(الف) کونسل کے ارکان کی تعداد، ان کے تقرر اور کونسل کے
میر مجلس اور اس کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقرر کا طریقہ،
(ب) اس کے اجلاسوں کی کارروائی اور اس کا عام طریقہ، اور
(ج) جملہ دیگر ضمنی امور۔

قانون جو درج فہرست

5-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود گورنر عام اطلاع نامہ

رقبوں پر قابل اطلاق ہو۔

کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی خاص ایکٹ کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر نہیں ہو گا یا اس کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صراحت وہ اطلاع نامہ میں کرے اور اس ذیلی پیرا کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت استفدائی اثر کے ساتھ دی جاسکے گی۔

(2) کسی ریاست میں ایسے رقبہ کے امن اور اچھے نظم و نسق کے لیے جو فی الوقت درج فہرست رقبہ ہو، گورنر دساتیر العمل بنا سکے گا۔ خاص طور پر اور متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر ایسے دساتیر العمل سے۔

(الف) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو اراضی کے منتقل کرنے یا آپس میں منتقل کرنے سے منع کیا جاسکے گا یا اس پر پابندی لگائی جاسکے گی؛

(ب) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان میں زمین کی تقسیم کی ضابطہ بندی کی جاسکے گی؛

(ج) ان اشخاص کے قرض دہندگی کے کاروبار کی ضابطہ بندی کی جاسکے گی جو ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو رقم قرض پر دیتے ہوں۔

(3) گورنر کوئی ایسا دستور العمل بنانے میں جس کا ذکر اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) میں ہے پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ یا کسی ایسے موجودہ قانون کو، جس کا زیر بحث علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو، منسوخ یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(4) اس پیرا کے تحت بنائے گئے سب دساتیر العمل صدر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہ دے ان

کا کوئی اثر نہ ہو گا۔

(5) اس پیرا کے تحت کوئی دستور العمل نہ بنایا جائے گا جب تک ایسا دستور العمل بنانے والے گورنر نے، جہاں اس ریاست کے لیے کوئی مشاورتی قبائلی کونسل ہو، ایسی کونسل سے مشورہ نہ کر لیا ہو۔

حصہ ج

درج فہرست رقبے

درج فہرست رقبے۔

6- (1) اس آئین میں ”درج فہرست رقبے“ کی اصطلاح سے ایسے رقبے مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم¹ درج فہرست رقبے قرار دے۔

(2) صدر کسی وقت بذریعہ حکم²۔

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کسی درج فہرست رقبے کا کل یا مصرحہ کوئی حصہ درج فہرست رقبے یا ایسے کسی رقبے کا جزباتی نہ رہے گا، (الف الف) ریاست میں کسی درج فہرست رقبے کے رقبے میں اس ریاست کے گورنر سے مشورہ کرنے کے بعد اضافہ کر سکے گا، (ب) کسی درج فہرست رقبے میں درستی حدود کے طور پر ردوبدل کر سکے گا،

(ج) کسی ریاست کی حدود میں، کسی ردوبدل یا کسی نئی ریاست کے یونین میں داخلے یا قائم ہونے پر ایسے کسی علاقے کو، جو پہلے سے کسی ریاست میں داخل نہ ہو، درج فہرست رقبے یا اس کا حصہ قرار دے سکے گا، (د) کسی ریاست یا ریاستوں کے متعلق اس پیرا کے تحت کوئی

1 فہرست بند رقبے ”(حصہ الف ریاست) حکم، 1950 (سی۔ او۔ 9) درج فہرست رقبے (حصہ ب ریاست) حکم، 1950 (سی۔ او۔ 26) درج فہرست رقبے (ہماچل پردیش) حکم، 1975 (سی۔ او۔ 102) اور درج فہرست رقبے (بہار، گجرات، مدھیہ پردیش اور اڑیسہ ریاست) حکم، 1977 (سی۔ او۔ 109) دیکھیے۔
2 جے مدراس درج فہرست رقبے (اختتام) حکم، 1950 (سی۔ او۔ 30) اور آندھرا درج فہرست رقبے (اختتام) حکم، 1955 (سی۔ او۔ 50) دیکھیے۔

بھارت کا آئین
پانچواں فہرست بند

حکم یا احکام منسوخ کر سکے گا اور متعلقہ ریاست کے گورنر سے مشورہ کر کے ان رقبوں کا، جو درج فہرست رقبے ہوتے ہیں از سر نو تعین کرتے ہوئے جدید احکام جاری کر سکے گا، اور ایسے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیحات ہو سکیں گی جو صدر کو ضروری اور مناسب معلوم ہوں لیکن مذکورہ بالا طریقہ کے سوا اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت صادر کیا ہوا حکم کسی مابعد حکم سے تبدیل نہ کیا جائے گا۔

حصہ د

فہرست بند کی ترمیم

7- (1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون اس فہرست بند کی توضیحات میں سے کسی توضیح کی بطور اضافہ، تبدیلی یا ترمیم وقتاً فوقتاً ترمیم کر سکے گی اور جب فہرست بند کی اس طرح ترمیم ہو جائے تو اس آئین میں اس فہرست بند کے کسی حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ایسے ترمیم شدہ فہرست بند کا حوالہ ہے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو اس پیرے کے ذیلی پیرا (1) میں مندرج ہے اس آئین کی دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھی جائے گی۔

فہرست بند کی ترمیم۔

چھٹا فہرست بند

[دفعات 244(2) اور 275(1)]

آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے قبائلی رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں توضیحات

خود اختیاری اضلاع اور
خود اختیاری علاقے۔

1- (1) اس پیرا کی توضیحات کے تابع اس فہرست بند کے پیرا 20 کے آخر میں دیے ہوئے جدول کے حصہ جات 1، 2 اور 2 الف کی ہر ایک مد میں اور حصہ 3 میں قبائلی رقبہ ایک خود اختیاری ضلع ہوں گے۔
(2) اگر کسی خود اختیاری ضلع میں مختلف درج فہرست قبیلے ہوں تو گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ان سے آباد رقبہ یا رقبوں کو خود اختیاری علاقوں میں تقسیم کر سکے گا:

(3) گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ -

(الف) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ میں کوئی رقبہ شامل کر سکے گا،

(ب) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ سے کوئی رقبہ

خارج کر سکے گا،

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کے لئے پیرا (1) میں ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑ کر ترمیم کی جائے گی، یعنی:-
”بشرطیکہ اس ذیلی پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہوگا۔“

- (ج) ایک نیا خود اختیاری ضلع بنا سکے گا،
 (د) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ بڑھا سکے گا،
 (ہ) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ گھٹا سکے گا،
 (و) ایک خود اختیاری ضلع بنانے کے لیے دو یا زیادہ
 خود اختیاری اضلاع یا ان کے حصوں کو ملا سکے گا،
 (و و) کسی خود اختیاری ضلع کا نام بدل سکے گا،
 (ز) کسی خود اختیاری ضلع کی سرحدوں کا تعین کر سکے گا:
 بشرطیکہ اس ذیلی پیرا کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ہ) اور (و) کے
 تحت گورنر کوئی حکم صادر نہ کرے گا جب تک وہ اس فہرست بند کے
 پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1) کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن کی رپورٹ پر
 غور نہ کر لے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی پیرا کے تحت گورنر کے صادر کیے
 ہوئے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیحات (جن میں پیرا 20
 اور مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ کی کسی مد کی کوئی
 ترمیم شامل ہے) ہو سکیں گی جو گورنر کو اس حکم کی توضیحات کو
 نافذ کرنے کے لیے ضروری معلوم ہوں۔

1,2,3-2- (1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع
 کونسل ہوگی جو تیس سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہوگی جن میں سے
 زیادہ سے زیادہ چار اشخاص کو گورنر نامزد کرے گا اور بقیہ بالغوں کے

ضلع کونسلوں اور
 علاقائی کونسلوں کی
 تشکیل۔

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں اطلاق کے لئے پیرا
 2 میں ذیلی پیرا (1) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:-

”بشرطیکہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل زیادہ سے زیادہ چھالیس ارکان سے مل کر بنے گی جن میں چالیس ارکان کو بالغان کی حق
 رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کیا جائیگا جن میں سے تیس درج فہرست قبائل کے لئے، پانچ غیر درج فہرست قبائلی فرقوں کے لئے
 اور پانچ سبھی فرقوں کے لئے محفوظ ہونگے جب کہ بقایا چھ کو گورنر کے ذریعہ نامزد کیا جائے گا جن کے اختیارات اور مراعات
 بشمول ووٹ دینے کے اختیار کے، وہی ہونگے جو دیگر ارکان کے ہیں، بوڈولینڈ علاقائی رقبہ کے ان فرقوں میں سے جن کی
 نمائندگی نہیں ہے، کم سے کم دو خواتین ہونگی۔“

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہوں گے۔

(2) ہر ایک ایسے رقبہ کے لیے جو اس فہرست بند کے پیرا (1) کے ذیلی پیرا (2) کے تحت ایک خود اختیاری علاقہ تشکیل دیا گیا ہو ایک علیحدہ علاقائی کونسل ہوگی۔

(3) ہر ایک ضلع کونسل اور ہر ایک علاقائی کونسل ترتیب وار (ضلع کا نام) ضلع کونسل اور (علاقہ کا نام) علاقائی کونسل کے نام سے ایک سند یافتہ جماعت ہوگی جس کا دائمی تسلسل ہو گا اور اس کی ایک عام مہر ہوگی اور مذکورہ نام سے وہ نالیش دائر کرے گی اور اس پر نالیش کی جائے گی۔

(4) اس فہرست بند کی توضیحات کے تابع کسی خود اختیاری ضلع کا نظم و نسق، جس حد تک وہ اس فہرست بند کے تحت ایسے ضلع کے اندر کسی علاقائی کونسل میں مرکوز نہ ہو، ایسے ضلع کی کونسل میں مرکوز ہو گا اور کسی خود اختیاری علاقہ کا نظم و نسق ایسے علاقہ کی علاقائی کونسل میں مرکوز ہو گا۔

(5) کسی خود اختیاری ضلع میں جس میں علاقائی کونسلیں ہوں ضلع کونسل کو علاقائی کونسل کے زیر اختیار رقبوں کے متعلق صرف وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو علاقائی کونسل، ان اختیارات کے علاوہ، جو ایسے رقبوں کے متعلق اس فہرست بند سے اس کو عطا کیے گئے ہوں، اس کو تفویض کرے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ کا) 2 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 2 میں ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل شرط قائم کر کے ترمیم کی گئی یعنی:-
”بشرطیکہ شمالی کچھار پہاڑی ضلع کے لیے بنائی گئی ضلع کونسل شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل کہلائے گی اور کاربی آنگلو نگ ضلع کے لیے تشکیل کی گئی ضلع کونسل کاربی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کہلائے گی۔“
3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام پر اطلاق ہونے کے لئے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) میں شرطیہ فقرہ کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:-
”مزید شرط یہ کہ بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے لئے تشکیل کی گئی ضلع کونسل بوڈولینڈ علاقائی کونسل کہلائے گی۔“

(6) گورنر متعلقہ خود اختیاری اضلاع یا علاقوں کے اندر موجودہ قبائلی کونسلوں یا دوسری نمائندہ قبائلی تنظیموں کے مشورے سے ضلع کونسلیں اور علاقائی کونسلیں پہلی بار تشکیل دینے کے لیے قواعد بنائے گا اور ایسے قواعد میں حسب ذیل کے لیے توضیح ہوگی —

(الف) ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کی بناوٹ اور ان میں نشستوں کی تقسیم؛

(ب) ان کونسلوں کے انتخابات کی غرض سے علاقائی انتخابی حلقوں کی حد بندی؛

(ج) ایسے انتخابات میں رائے دینے کے لیے اہلیتیں اور اس کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری؛

(د) ایسے انتخابات میں ایسی کونسلوں کے ارکان کی حیثیت سے منتخب ہونے کے لیے اہلیتیں؛

(ه) علاقائی کونسلوں کے ارکان کے عہدے کی میعاد؛
(و) ایسی کونسلوں کے لیے انتخابات یا نامزد گیوں سے متعلق یا اس کے سلسلے میں کوئی دیگر امور؛

(ز) ضلع اور علاقائی کونسلوں کا طریق کار اور ان کے کاروبار کا انصرام (جس میں کسی نشست کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار شامل ہے)؛

(ح) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے عہدہ داروں اور عملے کا تقرر۔
(6الف) ضلع کونسل کے منتخب ارکان کونسل کے عام انتخابات کے بعد کونسل کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدہ پر فائز رہیں گے بجز اس کے کہ ضلع کونسل پیرا 16 کے تحت اس سے پیشتر توڑ دی جائے اور ہر نامزد رکن گورنر کی

خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر فائزر ہے گا:
بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا اگر
ایسے حالات موجود ہوں جن کی وجہ سے گورنر کی رائے میں انتخابات
منعقد کرنا عملاً ناممکن ہو جائے، مذکورہ پانچ سال کی مدت میں گورنر
اتنی مدت کی، جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو، اور اگر ہنگامی
حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو اس اعلان نامہ کے موقوف
ہو جانے کے بعد بہ ہر صورت چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو، تو وسیع کر سکے گا:
مزید شرط یہ ہے کہ کوئی رکن جو کسی اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر
کرنے کے لیے منتخب ہو اس رکن کے عہدہ پر جس کی جگہ وہ لے
صرف بقیہ میعاد تک فائزر ہے گا۔

(7) ضلع یا علاقائی کونسل اپنی پہلی تشکیل کے بعد گورنر کی
منظوری سے اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) میں صراحت کیے ہوئے امور
کے بارے میں قواعد بنا سکے گی اور ویسی ہی منظوری سے ذیل کے امور
کو منضبط کرنے کے لیے بھی قواعد بنا سکے گی۔

(الف) ماتحت مقامی کونسلوں یا بورڈوں کا قائم کرنا اور ان کا
طریق کار اور ان کے کاروبار کا انصرام، اور

(ب) عام طور سے وہ سب امور جو ضلع یا علاقہ کے نظم و نسق کے
متعلق، جیسی کہ صورت ہو، کاروبار کے انجام دینے سے متعلق ہوں:
بشرطیکہ ضلع یا علاقائی کونسل کے اس ذیلی پیرا کے تحت قواعد
بنانے تک اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) کے تحت گورنر کے بنائے
ہوئے قواعد ہر ایسی کونسل کے انتخابات، اس کے عہدہ داروں
اور عملہ اور اس میں طریق کار اور کاروبار کے انصرام کے متعلق
نافذ رہیں گے۔

3- (1) کسی خود اختیاری علاقے کی علاقائی کونسل کو ایسے ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کو قوانین بنانے کے اختیارات¹۔

× × × × ×

ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر جملہ رقبوں کے بارے میں اور کسی خود اختیاری ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کو قوانین بنانے کے اختیارات¹۔

1- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 3 کی آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل رکھا جاسکے، یعنی:-
” (3) پیرا 3 الف کے ذیلی پیرا (2) یا پیرا 3 ب کے ذیلی پیرا (2) میں جیسا کہ دیگر طور پر توضیح کی گئی ہے، ماسوائے اس کے اس پیرا یا پیرا 3 الف کے ذیلی پیرا (1) یا پیرا 3 ب کے ذیلی پیرا (1) کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہیں دے دیتا ہے تب تک نافذ العمل نہیں ہونگے۔
2- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعے آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 3 کے بعد اور آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 3 الف کے بعد بالترتیب مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:-

”3 الف- شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کارنی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔
(1) پیرا 3 کی توضیحات پر ناموافق اثر ڈالے بنا شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کارنی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کو متعلقہ اضلاع کے اندر مندرجہ ذیل کی بابت قانون بنانے کا اختیار ہوگا، یعنی:-

الف:- ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندر راج 7 اور اندراج 52 کی توضیحات کے تحت رہتے ہوئے صنعت؛
ب:- موصلات یعنی سڑکیں، پل، فیری (گھاٹ) اور دیگر ذرائع نقل و حمل جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہے، میونسپل ٹرام شاہراہ، بین الاقوامی آبی گذر گاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی توضیحات کے تابع بین الاقوامی گزر گاہیں اور ان پر آمدورفت کی وہ گاڑیاں جو میکا کی گاڑیاں نہیں ہیں؛
ج:- مویشیوں کی دیکھ بھال، تحفظ اور ترقی اور مویشیوں کی بیماریوں کا علاج، مویشیوں کی معالجاتی تعلیم اور اس تعلیم پر کاربند ہونا؛ کاٹی ہاؤس؛
د:- تھانوی اور ثانوی تعلیم؛
ہ:- زراعت جس کے ضمن میں زراعتی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کو روکنا ہے؛
و:- ماہی گاہیں؛

ز:- ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندر راج 56 کی توضیحات کے تابع رہتے ہوئے پانی کی سپلائی؛
ح:- سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ، روزگار اور پیروز گاری؛
ط:- دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں وغیرہ کے تحفظ کے لیے ہاڑ کورکنے کے منصوبے جو تکنیکی نوعیت کے نہ ہوں؛
ی:- تھیٹر اور ڈرامہ کمپنیاں، ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندر راج 60 کی توضیحات کے تحت رہتے ہوئے سینما، کھیل کود، سیر و تفریح، صحت عامہ اور حفظان صحت؛
ک:- ہسپتال اور دواخانے؛
ل:- چھوٹی سیٹھائی؛

م:- اشیائے خوردنی، مویشیوں کا چارہ، خام کپاس اور خام جوٹ کا کاروبار اور ان کی پیداوار، سپلائی اور تقسیم؛
ن:- سرکار کی نگرانی میں مالی امداد دے ہوئے کتب خانے، عجائب گھر اور ایسے ہی دیگر ادارے، پارلیمنٹ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

میں، سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

کے ذریعہ، بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ پاس کے تحت قومی اہمیت کے اعلان شدہ قدیم اور تاریخی یادگاروں اور تحریروں سے مختلف قدیم اور تاریخی یادگاریں اور تحریریں؛ اور
س:- اراضی انتقال ملکیت۔

(2) پیرا 3 کے تحت یا اس پیرے کے تحت شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کاربی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کے ذریعہ بنائے گئے کبھی تو ان میں جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو ان کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا۔
(3) جب کوئی قانون صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون پر منظوری دیتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

بشرطیکہ صدر، گورنر کو یہ ہدایت دے سکے گا کہ وہ قانون کو، جیسی بھی صورت ہو، شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل یا کاربی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ درخواست کے ساتھ واپس کر دے کہ مذکورہ کونسل اس قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیحات پر دوبارہ غور کرے اور خاص طور سے کوئی سی بھی ترمیمات کو پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح واپس کر دیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 مہینے کی مہلک کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کر دیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے غور کے لیے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

3ب۔ بوڈولینڈ علاقائی کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔ (1) پیرا 3 کی توضیحات پر ناموافق اثر ڈالے بنا، بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو اپنے علاقوں میں مندرجہ ذیل کی بابت قوانین بنانے کے اختیارات ہونگے، یعنی:-
(i) زراعت جس میں زرعی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کا انسداد شامل ہے؛
(ii) مویشی پالنا اور علاج حیوانات یعنی مویشیوں کی نسل کا تحفظ، حفاظت اور افزائش اور جانوروں کی بیماریوں کا انسداد، علاج حیوانات کی تربیت اور بيطاری، کاشتکاری ہاؤس؛

(iii) امداد باہمی؛

(iv) ثقافتی کام کاج؛

(v) تعلیم یعنی پرائمری تعلیم اور سینئر سینکڈری تعلیم جس میں پیشہ وارانہ تربیت، تعلیم بالغان، کالج تعلیم (عام) بھی شامل ہیں؛
(vi) ماہی گیری؛

(vii) دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں کے تحفظ کے لئے سیلاب کنٹرول (جو تکنیکی طرز کا نہ ہو)؛

(viii) خوراک اور سول سپلائی؛

(ix) جنگلات (محفوظ جنگلوں کو چھوڑ کر)؛

(x) ہتھ کر گھا اور ٹیکسٹائل؛

(xi) صحت اور خاندان بہبودگی؛

(xii) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندر راج 84 کے تابع نشہ آور شراب، افیم اور بنائی گئی اشیاء؛

(xiii) آب پاشی؛

(xiv) محنت اور روزگار؛

(xv) اراضی اور مال گزاری؛ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کے، اگر کوئی ہوں،

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

(xvi) کتب خانہ خدمات (ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ):

(xvii) لاٹریاں (ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندر راج 60 کی توضیحات کے تابع):

(xviii) بازار اور میلے؛

(xix) میونسپل کارپوریشن، امپروومنٹ ٹرسٹ، ضلع بورڈ اور دیگر مقامی حکام؛

(xx) ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ عجائب گھر اور آثار قدیمہ سے متعلق ادارے، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ اس کے قومی اہمیت کے اعلان شدہ قدیمی اور تاریخی یادگاروں اور ریکارڈ سے مختلف قدیمی اور تاریخی

یادگاریں اور ریکارڈ؛

(xxi) پمپائیت اور دیہی ترقی؛

(xxii) منصوبہ بندی اور ترقی؛

(xxiii) طباعت اور اسٹیشنری؛

(xxiv) صحت عامہ انجینئری؛

(xxv) پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (محکمہ تعمیرات سرکاری)؛

(xxvi) کشمیر اور رابطہ عامہ؛

(xxvii) پیدائش اور موت کارڈیشن؛

(xxviii) راحت اور باز آباد کاری؛

(xxix) ریشم کی پیداوار؛

(xxx) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندر راج 7 اور 52 کی توضیحات کے تابع چھوٹی، کٹیج اور دیہی صنعتیں؛

(xxxi) سماجی بہبودگی؛

(xxxii) مٹی کا تحفظ؛

(xxxiii) کھیل کود اور نوجوانوں کی بہبودگی؛

(xxxiv) اعداد و شمار؛

(xxxv) سیاحت؛

(xxxvi) نقل و حمل (سٹرکیں، پل، فیری اور دیگر مواصلاتی ذرائع جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہیں، میونسپل

ٹرام گزر گاہیں، رسہ گزر گاہیں، اندرون ملک آبی گزر گاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی

توضیحات کے تابع بین الاقوامی اندرون ملک آبی گزر گاہیں اور ان پر آمدورفت کرنے والی وہ گاڑیاں جو میکا کی گاڑیاں نہیں ہیں)؛

(xxxvii) ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ قبائلی تحقیق ادارہ؛

(xxxviii) شہری ترقی، شہر اور دیہات کی منصوبہ بندی؛

(xxxix) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندر راج 50 کی توضیحات کے تابع وزن اور پیمانہ؛ اور

(xl) میدانی قبائل اور پسماندہ طبقات کی بہبودگی؛

بشرطیکہ ایسے قوانین کا کوئی امر، —

(الف) اس ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ پر کسی شہری کے اس کی اراضی کے متعلق موجودہ حقوق اور مراعات کو ختم یا ان میں

ردوبدل نہیں کرے گا؛ اور

(ب) کسی شہری کو وراثت، تقسیم، تصفیہ کی شکل میں یا انتقال کے کسی دیگر طریقے اراضی حاصل کرنے میں مانع (بقیہ اگلے صفحہ پر)

زیر اختیار ہوں، حسب ذیل کے متعلق قوانین بنانے کا اختیار ہو گا —
(الف) کسی ایسی اراضی کے سوا جو محفوظ جنگلات ہوں، زراعت یا چرائی کی اغراض یا رہائشی یا دیگر غیر زراعی اغراض یا کسی ایسی دیگر غرض کے لیے جس سے کسی گاؤں یا قصبے کے باشندوں کے مفادات کو فروغ دینے کا امکان ہو، اراضی مختص کرنا، اس پر دخل یا استعمال یا زمین کو علاحدہ رکھنا:

بشرطیکہ ایسے قوانین میں مندرجہ کوئی امر مانع نہ ہو گا کہ متعلقہ ریاستی حکومت کی کسی اراضی کو، خواہ اس پر دخل ہو یا نہ ہو، اغراض عامہ کے لیے کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے مطابق جو جبری حصول اراضی کو مجاز کرتا ہو، جبری حصول اراضی کرے،

(ب) کسی ایسے جنگل کا انتظام کرنا جو محفوظ جنگل نہ ہو،

(ج) زراعت کی غرض سے کسی نہریا آب گزر کا استعمال،

(د) ”جھوم“ یا دیگر اشکال کی اراضی بدل کاشت کے رواج کی

ضابطہ بندی کرنا،

(ه) گاؤں یا قصبہ کمیٹیاں یا کونسلیں قائم کرنا اور ان کے اختیارات،

(پچھلے صفحہ کا لقیہ)

نہیں ہو گا اگر ایسا شہری بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے اندر اراضی کے ایسے حصول کے لئے دیگر طور پر اہل ہے۔
(2) پیرا 3 کے تحت یا اس پیرا کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین، جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو انھیں صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھے گا۔

(3) جب کوئی قانون صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون کو منظور کرتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

بشرطیکہ صدر، گورنر کو یہ پیغام دے سکے گا کہ وہ قانون کو بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہوئے واپس کر دے کہ مذکورہ کونسل قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیحات پر دوبارہ غور کرے اور خصوصی طور پر، کوئی سی بھی ترمیمات پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح لوٹا دیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 ماہ کی میعاد کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کر لیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

- (و) کوئی دیگر امر گاؤں یا قصبہ کے نظم و نسق سے متعلق جس میں گاؤں یا قصبہ کی پولیس اور صحت عامہ اور حفظان صحت شامل ہیں،
 (ز) کھیا یا نمبر دار کا تقریر یا جانشینی،
 (ح) جائیداد کی وراثت،
 (ط) ازدواج اور طلاق،
 (ی) سماجی رسوم۔

- (2) اس پیرا میں ”محفوظ جنگلات“ سے کوئی ایسا رقبہ مراد ہے جو جنگلات آسام دستور العمل، 1891 کے تحت یا زیر بحث رقبہ میں کسی دیگر نافذ الوقت قانون کے تحت محفوظ جنگلات ہو۔
 (3) وہ تمام قوانین جو اس پیرا کے تحت بنائے جائیں گے گورنر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور اس کے منظوری دینے تک نافذ نہ ہوں گے۔

- 4- (1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل ایسے علاقہ کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع کے اندر کے رقبوں سے متعلق، سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر کی علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہوں، ایسی نالاشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے، جن کے سبب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں ان نالاشات اور مقدمات کے سوا، جن پر اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) کی توضیحات کا اطلاق ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی عدالت کو ایسے اختیار سے محروم رکھتے ہوئے دیہی کونسلیں یا عدالتیں تشکیل دے سکے گی اور موزوں اشخاص کا ایسی دیہی کونسلوں کے ارکان یا ایسی

خود اختیاری اضلاع اور
 خود اختیاری علاقوں
 میں عدل گستری۔

1- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 باب 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں پیرا 4 مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (5) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جاسکے، یعنی:-
 ”(6) اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈو لینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہوگا۔“

عدالتوں کے صدارت کنندہ عہدیداروں کی حیثیت سے تقرر کر سکے گی اور ایسے عہدیداروں کا بھی تقرر کر سکے گی جو ان قوانین کے نافذ کرانے کے لیے ضروری ہوں جو اس فہرست بند کے پیرا 31 کے تحت بنائے جائیں۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل یا علاقائی کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی گئی کوئی عدالت یا اگر کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے متعلق کوئی علاقائی کونسل نہ ہو تو ایسے ضلع کے لیے ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت ایسی نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا 51 کے ذیلی پیرا (1) کی توضیحات کا اطلاق ہوتا ہو، ان سب نالشات اور مقدمات کی بابت جن کی تجویز ایسے علاقہ یا رقبہ کے اندر اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت تشکیل دی گئی دیہی کونسل یا عدالت، جیسی کہ صورت ہو، کر سکتی ہے عدالت اپیل کے اختیارات استعمال کرے گی اور ایسی نالشات یا مقدمات میں عدالت عالیہ اور سپریم کورٹ کے سوا کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل نہ ہو گا۔

(3) عدالت عالیہ کو دیہی نالشات اور مقدمات میں جن پر اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کی توضیحات کا اطلاق ہوتا ہو وہ اختیار سماعت حاصل ہو گا اور وہ اس کو استعمال کرے گی جس کی گورنر وقتاً فوقتاً بذریعہ حکم صراحت کرے۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی —

(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو اس پیرا کے تحت وہ استعمال کریں گی؛

(ب) وہ طریق کار جس پر دیہی کونسلیں یا عدالتیں اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے میں عمل کریں گی؛

(ج) وہ طریق کار جس پر علاقائی یا ضلع کونسل یا ایسی کونسل کی تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کے تحت اپیلوں اور دیگر کارروائیوں میں عمل کرے گی؛

(د) ایسی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں اور احکام کا نفاذ؛
(ه) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) اور (2) کی توضیحات کی تعمیل کے لیے تمام دیگر ضمنی امور۔

(5) اس تاریخ پر اور اس تاریخ سے جو صدر متعلقہ ریاست کی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد اطلاع نامہ کے ذریعے اس بارے میں مقرر کرے یہ پیرا ایسے خود اختیاری ضلع یا علاقہ کے تعلق سے جس کی اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے ایسے نافذ ہو گا گویا کہ —
(i) ذیلی پیرا (1) میں بجائے الفاظ ”ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے، جن کے سب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں، ان نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) کی توضیحات کا اطلاق ہوتا ہو“ الفاظ ”ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے جن کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے اور جو اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) میں محولہ نالشات اور مقدمات کی نوعیت کے نہ ہوں“ قائم کیے گئے تھے؛

(ii) ذیلی پیرا (2) اور (3) ترک کیے گئے تھے؛

(iii) ذیلی پیرا (4) میں —

(الف) بجائے الفاظ ”کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط

کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی“ الفاظ ”گورنر ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا“ قائم کیے گئے تھے، اور

(ب) پیرا (الف) کے بجائے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:-
”(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو وہ اس پیرا کے تحت استعمال کر سکیں گی اور وہ عدالتیں جن میں دیہی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں کی اپیلیں دائر ہوں گی“؛

(ج) بجائے پیرا (ج) کے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:-
”(ج) ایسی اپیلیوں اور دیگر کارروائیوں کی منتقلی جو علاقائی یا ضلع کونسل یا کسی ایسی عدالت میں، جن کو ایسی کونسل نے ذیلی پیرا (5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ سے عین قبل قائم کیا ہو، زیر غور ہوں“؛ اور
(د) پیرا (5) میں بجائے الفاظ، تو سین اور ہند سے ”ذیلی پیرا (1) اور (2)“ الفاظ، تو سین اور ہند سے ”ذیلی پیرا (1)“ قائم کیے گئے تھے۔

5- (1) گورنر کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ میں نافذ الوقت ایسے قانون سے جس کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے، پیدا ہونے والی نالشات یا مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے یا ایسے جرائم کی تجویز کرنے کے لیے جن میں تعزیرات بھارت یا کسی دیگر قانون کے تحت جس کا ایسے ضلع یا علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو سزائے موت، جس دوام بہ عبور دریائے شور یا قید جس کی میعاد پانچ سال سے کم نہ ہو، دی جاسکتی ہو ایسے ضلع یا علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کونسل یا علاقائی کونسل یا ایسی ضلع کونسل کی تشکیل دی ہوئی عدالتوں یا اس بارے میں گورنر کے تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898ء¹، جیسی کہ صورت ہو، کے تحت ایسے اختیارات عطا کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے اور اس بنا پر مذکورہ کونسل، عدالت یا عہدہ دار

مجموعہ ضابطہ دیوانی ،
1908 اور مجموعہ ضابطہ
فوجداری، 1898 کے
تحت علاقائی اور ضلع
کونسلوں اور بعض
عدالتوں اور عہدہ
داروں کو بعض
نالشات مقدمات اور
جرائم کی سماعت کے
اختیارات کا عطا کرنا۔

1 اب مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2) بابت (1974) ملاحظہ کریں۔

اس طرح عطا کیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے
نالشات، مقدمات یا جرائم کی سماعت کریں گے۔

(2) گورنر اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت ضلع کونسل،
علاقائی کونسل، عدالت یا عہدہ دار کو عطا کیے ہوئے اختیارات میں
سے کسی اختیار کو واپس لے سکے گا یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(3) سوائے اس کے کہ اس پیرا میں صراحتاً توضیح ہو مجموعہ
ضابطہ دیوانی، 1908 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898¹ کا اطلاق
کسی ایسے خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ میں، جس پر اس پیرا
کی توضیحات کا اطلاق ہوتا ہو، نالشات، مقدمات یا جرائم کی تجویز
کرنے پر نہ ہو گا۔

(4) کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ کے تعلق سے
پیرا 4 کے ذیلی پیرا (5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ پر یا اس تاریخ
سے اس پیرا میں مندرجہ کسی امر سے اس ضلع یا علاقہ پر اس کا اطلاق
کرنے میں یہ متصور نہ ہو گا کہ وہ گورنر کو اس پیرا کے ذیلی
پیرا (1) میں متذکرہ اختیارات میں سے کوئی اختیار ضلع کونسل یا
علاقائی کونسل یا ضلع کونسل کی قائم کی ہوئی عدالتوں کو عطا کرنے
کا مجاز کرتا ہے۔

6- (1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع میں
تحتانوی مدارس، دواخانوں، بازاروں، کالجی ہاؤسوں، کشتی گھاٹوں،
ماہی گاہوں، سڑکوں، نقل و حمل بذریعہ سڑک، آبی راستوں کو قائم،
ان کی تعمیر یا ان کا انتظام کر سکے گی اور گورنر کی ماقبل منظوری سے
ان میں باقاعدگی اور ان پر نگرانی کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور
خاص طور سے وہ زبان اور طریقہ مقرر کر سکے گی جس میں اور جس کے
مطابق اس ضلع کے تحتانوی مدارس میں ابتدائی تعلیم دی جائے گی۔

ضلع کونسل کو
تحتانوی مدارس وغیرہ
قائم کرنے کے
اختیارات۔

1. مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2 بابت 1974) ملاحظہ کریں۔

(2) گورنر کسی ضلع کو نسل کی منظوری سے اس کو نسل یا اس کے عہدہ داروں کو مشروط یا غیر مشروط طور پر زراعت، افزائش مویشی، اجتماعی پراجیکٹ، انجمن امداد باہمی، سماجی بہبود، دیہی منصوبہ بندی یا کسی دیگر ایسے امور کے تعلق سے، جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی سپرد کر سکے گا۔

ضلع اور علاقائی فنڈ۔

7- (1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع فنڈ اور ہر ایک خود اختیاری علاقہ کے لیے ایک علاقائی فنڈ قائم کیا جائے گا جس میں وہ تمام رقوم جمع کی جائیں گی جو اس ضلع کی ضلع کو نسل اور اس علاقہ کی علاقائی کو نسل کو ترتیب وار اور اس آئین کی توضیحات کے بموجب ایسے ضلع یا علاقہ کا نظم و نسق کرنے میں وصول ہوں۔

(2) گورنر ضلع فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ہر علاقائی فنڈ کے انتظام اور اس طریقہ کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا جس پر مذکورہ فنڈ میں رقم کی ادائیگی یا اس سے رقوم کے نکالنے، اس میں رقوم کی تحویل اور کسی دیگر ایسے امر کے متعلق عمل کیا جائے گا جو مذکورہ بالا امور کے سلسلے میں یا ان کے ضمن میں ہو۔

(3) ضلع کو نسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کو نسل کے حسابات ایسے نمونے پر رکھے جائیں گے جس کو بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل صدر کی منظوری سے مقرر کرے۔

(4) کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل ضلع اور علاقائی کونسلوں کے حسابات کی جانچ اس طریقہ پر کروائے گا جو وہ مناسب خیال کرے اور ایسے حسابات کے متعلق کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ کو نسل میں پیش کروائے گا۔

زر مال گذاری اراضی کے تعیین کرنے اور وصول کرنے اور ٹیکس لگانے کے اختیارات۔

8- (1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کو نسل کو ایسے علاقے کے اندر سب اراضیات کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کو نسل کو اس ضلع کے اندر سب اراضیات کے متعلق سوائے

ان کے جو اس ضلع کے اندر کے علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار رقبوں میں ہوں، ایسی اراضیات کی بابت زرمال گذاری اراضی کا تعین کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ان اصولوں کے مطابق ہو گا جن پر اس ریاست کی حکومت عموماً ریاست میں زرمال گذاری اراضی کی غرض سے اراضیات کے تعین کرنے کے لیے فی الوقت عمل کرتی ہو۔

(2) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر سب رقبوں کے متعلق سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہیں، ایسے رقبوں میں اراضیات اور عمارتوں پر ٹیکس اور سکونت رکھنے والے اشخاص پر راہداری عائد کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ہو گا۔

(3) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر حسب ذیل تمام ٹیکس یا ان میں سے کسی ٹیکس کے لگانے اور وصول کرنے کا اختیار ہو گا، یعنی:-

(الف) پیشوں، تجارتوں، حرفے، اور روزگاروں پر ٹیکس،

(ب) جانوروں، گاڑیوں اور کشتیوں پر ٹیکس،

(ج) کسی بازار میں اس کے اندر بکری کے لیے مال کے داخلے پر ٹیکس اور کشتیوں سے لے جائے جانے والے مسافروں اور مال پر راہداری، اور

(د) مدرسوں، دواخانوں یا سڑکوں کی مرمت و نگہداشت کے لیے ٹیکس۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) اور (3) میں صراحت کیے ہوئے ٹیکسوں میں سے کسی ٹیکس کے عائد کرنے کا حکم دینے کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور ایسا ہر دستور العمل فی الفور گورنر کو پیش کیا جائے گا اور تا وقتیکہ وہ اس کی منظوری نہ دے نافذ نہ ہو گا۔

معدن تلاش کرنے یا
نکلنے کی غرض سے
لائسنس یا پٹے۔

9¹۔ (1) کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے بارے میں ریاستی حکومت کے ذریعہ معدن تلاش کرنے یا نکالنے کی غرض سے عطا کیے ہوئے لائسنسوں یا پٹوں سے ہر سال حاصل ہونے والی رائلٹی کا ایسا حصہ جس پر ریاستی حکومت اور ایسے ضلع کی ضلع کونسل متفق ہوں، ضلع کونسل کو دیا جائے گا۔

(2) اگر ایسی رائلٹی کے اس حصے کے بارے میں کوئی نزاع پیدا ہو جائے جو ضلع کونسل کو منتقل کرنا ہو تو اس نزاع کو تصفیہ کی غرض سے گورنر کے سپرد کر دیا جائے گا اور ایسی رقم کا، جس کا گورنر اپنے اختیار تیزی سے تعین کرے، اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت ضلع کونسل کو واجب الادا رقم ہونا متصور ہو گا اور گورنر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

10³⁻²۔ (1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع غیر قبائلیوں کی قرض

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 باب 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 9 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں حسب ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس کے ذریعہ ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل ذیلی پیرا قائم کیا گیا ہے یعنی:—
” (3) گورنر، حکم کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس پیرا کے تحت ضلع کونسل کو دی جانے والی رائلٹی کا حصہ اس کونسل کو، جیسی بھی صورت ہو، ذیلی پیرا (1) کے تحت کسی اقرار یا ذیلی پیرا (2) کے تحت کسی تعین کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد کے اندر دیا جائے گا۔“

2 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 باب 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 10 تری پورہ، میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا ہے —
(الف) — عنوان میں سے ”غیر قبائلیوں کی“ کے حروف کو ترک کیا جائے گا؛ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

دہندگی اور تجارت پر
نگرانی کے لیے ضلع
کونسل کو دستوراً عمل
بنانے کا اختیار۔

میں سکونت رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کے سوا دیگر اشخاص کی
اس ضلع میں قرض دہندگی یا تجارت کے انضباط اور نگرانی کے لیے
دساتیر العمل بنا سکے گی۔

(2) خاص طور سے اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیت کو
مضرت پہنچائے بغیر ایسے دساتیر العمل کے ذریعہ۔
(الف) یہ مقرر کیا جاسکے گا کہ سوائے اس شخص کے جسے اس
غرض سے لائسنس اجرا کیا گیا ہو، کوئی دوسرا شخص قرض دہندگی کا
کاروبار نہ کرے،

(ب) ایسی انتہائی شرح سود مقرر کی جاسکے گی جو کوئی قرض
دہندہ لگا سکے گا یا وصول کر سکے گا،

(ج) قرض دہندوں کے حسابات کے رکھنے اور اس بارے میں
ضلع کونسل کے تقرر کیے ہوئے عہدہ داروں کے ذریعہ ایسے حسابات
کی جانچ کرنے کے بارے میں توضیح ہو سکے گی،

(د) یہ مقرر کیا جاسکے گا کہ کوئی شخص جو اس ضلع میں سکونت
رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کا رکن نہ ہو ضلع کونسل کے اس
غرض سے اجرا کیے ہوئے لائسنس کے بغیر کسی جنس کا تھوک یا پرچون
کاروبار نہ کرے گا:

بشرطیکہ اس پیرا کے تحت کوئی دساتیر العمل نہیں بنائے جائیں گے
بجز اس کے کہ وہ ضلع کونسل کی جملہ رکنیت کی کم سے کم تین

(بقیہ پچھلے صفحہ کا)

(ب) :- ذیلی پیرا (1) میں سے ”درج فہرست قبیلوں کے سوا دیگر“ حروف کو ترک کیا جائے گا؛

(ج) :- ذیلی پیرا (2) میں فقرہ (د) کی جگہ پر مندرجہ ذیل فقرہ رکھا جائے گا، یعنی :-

” (د) - متعین کر سکیں گے کہ کوئی شخص جو ضلع کا باشندہ ہے ضلع کونسل کے ذریعہ اسی طور دیئے گئے لائسنس کے تحت
کوئی تھوک یا پرچون کاروبار کرے گا ورنہ نہیں۔“

3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے

میں پیرا 10 کی مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جاسکے گا، یعنی :-

” (4) اس پیرا کی کسی بات کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈو
لینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہوگا۔“

چوتھائی اکثریت سے منظور ہوں:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے دساتیر العمل کے تحت یہ اختیار نہ ہو گا کہ کسی ایسے قرض دہندہ یا تاجر کو جو ایسے دساتیر العمل کے بننے سے پہلے اس ضلع کے اندر کاروبار کر رہا ہو لائسنس عطا کرنے سے انکار کیا جائے۔

(3) اس پیرا کے تحت بنائے گئے تمام دساتیر العمل فی الفور گورنر کو پیش کیے جائیں گے اور تا وقتیکہ وہ ان کی منظوری نہ دے وہ نافذ نہ ہوں گے۔

فہرست بند کے تحت بنے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کی اشاعت۔

11- اس فہرست بند کے تحت ضلع کو نسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے سب قوانین، قواعد اور دساتیر العمل ریاست کے سرکاری گزٹ میں فی الفور شائع کیے جائیں گے اور اس طرح شائع ہونے کے بعد ان کو قانون کا اثر حاصل ہو گا۔

ریاست آسام میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

¹12(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود —
(الف) ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ان امور کے طور پر صراحت کی گئی ہے جن کے بارے میں کوئی ضلع کو نسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کا جس سے ناکشیدہ الکحلی شراب کے استعمال کی ممانعت یا اس پر پابندی ہو، اس ریاست

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 12 آسام ریاست میں لاگو ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا، یعنی:-

پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) میں ”اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ان امور“ الفاظ اور ہندسوں کی جگہ پر اس ”فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف میں ان امور“ الفاظ، ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

2 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 12 آسام ریاست کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا، یعنی:-

”پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (الف) میں ”اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف میں ان امور“ الفاظ، ہندسے اور حروف کی جگہ پر ”اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف یا پیرا 3 ب میں ان امور“ الفاظ، ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہو گا۔ بجز اس کے کہ ہر دو صورتوں میں ایسے ضلع کی یا ایسے علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کو نسل عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت دے اور کسی ایکٹ کے متعلق ہدایت دیتے ہوئے ضلع کو نسل ہدایت دے سکے گی کہ ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر وہ ایکٹ ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہو گا جو وہ مناسب خیال کرے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیحات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا کسی خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہو گا یا ان کا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع اطلاق ہو گا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت دی ہوئی ہدایت اس غرض سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقامتی اثر حاصل ہو۔

12 الف۔ (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود۔

(الف) اگر اس فہرست بند کے پیرا 21 کے ذیلی پیرا (1) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق ریاست میگھالیہ میں ضلع یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیح یا اس فہرست بند کے پیرا 8 یا پیرا 10 کے تحت اس ریاست میں ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی دستور العمل کی کوئی توضیح اس امر سے متعلق ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کسی توضیح کے خلاف ہو تو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل کا بنایا ہوا قانون یا دستور العمل، خواہ وہ ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا

ریاست میگھالیہ میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

بعد میں بنایا گیا ہو، تناقض کی حد تک باطل ہو گا اور ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون نافذ رہے گا۔

(ب) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق بذریعہ اطلاع نامہ ہدایت کر سکے گا کہ اس کا اطلاق ریاست میگھالیہ میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر نہ ہو گا یا اس کا اطلاق ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور کوئی ایسی ہدایت اس غرض سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقامی اثر حاصل ہو۔

12 الف الف۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود —

(الف) تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون سے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کو نسل یا علاقائی کو نسل قوانین بنا سکے گی اور تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو کسی ناکشیدہ انتظامی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس کا اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہو گا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کو نسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کو نسل عام اطلاع نامہ کے ذریعے اس طرح ہدایت نہیں دیدیتی ہے اور ضلع کو نسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے مؤثر ہو گا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ

تری پورہ ریاست میں
خود اختیاری اضلاع
اور خود اختیاری
علاقوں پر پارلیمنٹ کے
اور تری پورہ ریاست
کی قانون ساز مجلس
کے ایکٹوں کا اطلاق۔

تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیحات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست کے کسی خود اختیاری ضلع پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اس ایکٹ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعے ہدایت دے سکے گا کہ اس کا تری پورہ ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایت اس طرح دی جاسکے گی کہ اس کو استقامتی اثر حاصل ہو۔

12 ب۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون کے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کو نسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کسی ایکٹ کا جو کسی ناکشیدہ الکلھی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہو گا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کو نسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کو نسل عام اطلاع نامہ کے ذریعے اس طرح ہدایت نہیں دیدیتی ہے اور ضلع کو نسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ وہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے موثر ہو گا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

میزورم ریاست میں
خود اختیاری اضلاع
اور خود اختیاری
علاقوں پر پارلیمنٹ اور
میزورم ریاست کی
قانون ساز مجلس کے
ایکٹوں کا اطلاق۔

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیحات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصے پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اس اطلاع نامہ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ اس کا میزورم ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصے پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایات اس طرح دی جاسکے گی کہ اس کو استقامتی اثر حاصل ہو۔

13- کسی خود اختیاری ضلع سے متعلق وہ تخمینہ آمدنی و مصارف جو ریاست کے مجتمع فنڈ میں جمع ہوتے ہیں یا اس میں سے صرف کیے جاتے ہیں، پہلے ضلع کونسل میں بحث کے لیے پیش کیے جائیں گے اور پھر ایسی بحث کے بعد ریاست کے مالیاتی گوشوارہ میں دفعہ 202 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

خود اختیاری اضلاع سے متعلق تخمینہ آمدنی و مصارف سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کی تحقیقات اور اس پر رپورٹ کرنے کے

14- (1) گورنر، ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق سے متعلق اس کے صراحت کیے ہوئے کسی امر کی بشمول ان امور کے جن کی صراحت اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (3) کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ہ)

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42) بت (1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 14 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کی گئی، یعنی:-
پیرا 14 کے ذیلی پیرا (2) میں، ”اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں“ الفاظ ترک کئے گئے۔

لیے کمیشن کا تقرر۔

اور (و) میں کی گئی ہے، تحقیقات اور اس پر رپورٹ دینے کے لئے کسی وقت کمیشن کا تقرر کر سکے گا یا وہ ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کے بارے میں عام طور سے، اور —

(الف) ایسے اضلاع اور علاقوں میں تعلیمی اور طبی سہولتوں اور رسل و وسائل کے بندوبست،

(ب) ایسے اضلاع اور علاقوں کے بارے میں کسی جدید یا خاص قانون سازی کی ضرورت، اور

(ج) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے بنائے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کے نفاذ کے بارے میں خاص طور پر تحقیقات کرنے اور وقتاً فوقتاً رپورٹ دینے کے لیے،

ایک کمیشن کا تقرر کر سکے گا، اور اس طریق کار کا تعین کر سکے گا جس پر ایسے کمیشن کو عمل کرنا ہو۔

(2) متعلقہ وزیر ایسے ہر کمیشن کی رپورٹ اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں اور اس کارروائی کے بارے میں، جو ریاستی حکومت ان پر کرنے کی تجویز کرے، ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ ریاست کی مجلس قانون سازی میں پیش کرے گا۔

(3) اپنے وزیروں میں ریاست کی حکومت کے کام کی تقسیم کرتے ہوئے گورنر اپنے وزیروں میں سے ایک وزیر کو خاص طور سے ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کی فلاح کا کام سپرد کر سکے گا۔

1. ضلع اور علاقائی 15- (1) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو کہ کسی ضلع یا علاقائی

1. آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 15 کا ذیلی پیرا (2) تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا ہے، —
(الف) حصہ آغاز میں ”ریاست کی قانون ساز مجلس“ الفاظ کی جگہ پر ”گورنر“ الفاظ رکھے جائیں گے؛
(ب) شرط کو ترک کیا جائے گا۔

کونسلوں کے افعال اور
قرار دادوں کا کالعدم
یا معطل کیا جانا۔

کونسل کے کسی فعل یا قرار داد سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ میں پڑنے یا اس کے امن عامہ کے لیے مضرت رساں ہونے کا احتمال ہے تو وہ ایسے فعل یا قرار داد کو کالعدم یا معطل کر سکے گا اور ایسی تدابیر کر سکے گا (جن میں کونسل کی معطلی اور ان سب اختیارات کو یا ان میں سے کسی اختیار کو جو کونسل میں مرکوز ہیں یا جن کا وہ استعمال کر سکتا ہے، اپنے ہاتھ میں لے لینا شامل ہے) جو ایسے فعل کے کیے جانے یا جاری رہنے یا ایسی قرار داد کے نفاذ کو روکنے کے لیے وہ ضروری سمجھے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت گورنر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم مع اس کے وجوہ کے ریاست کی مجلس قانون ساز میں، جس قدر جلد ممکن ہو، پیش کیا جائے گا اور وہ حکم بجز اس کے کہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس کو روک دے اس کے اس طرح صادر ہونے کی تاریخ سے بارہ مہینے کی مدت تک نافذ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ریاست کی مجلس قانون ساز اس حکم کا نافذ رکھنا منظور کرتے ہوئے قرار داد منظور کر دے تو وہ حکم بجز اس کے کہ گورنر اس کو منسوخ کر دے اس تاریخ سے مزید بارہ ماہ کی مدت تک نافذ رہے گا جب کہ وہ اس پیرا کے تحت اور طور پر نافذ العمل نہ رہتا۔

16- (1) گورنر اس فہرست بند کے پیرا 14 کے تحت تقرر ضلع¹ یا علاقائی کونسل

1. آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 باب 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 16 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طور سے ترمیم کیا گیا ہے، —

(الف) ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (ب) میں آنے والے ”ریاست کی قانون ساز مجلس کی سابق منظوری سے“ الفاظ اور دوسرے شرطیہ فقرہ کو ترک کیا جائے گا؛

(ب) ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل ذیلی پیرا رکھا جائے گا، یعنی:—

”(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) یا ذیلی پیرا (2) کے ضمن میں کیا گیا ہر ایک حکم اس کے لیے جو وجوہات ہیں ان کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھا جائے گا“۔

کیے ہوئے کمیشن کی سفارش پر عام اطلاع ناموں کے ذریعہ کسی ضلع یا علاقائی کونسل کے توڑنے کا حکم دے سکے گا اور،—

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کونسل کی مکرر تشکیل کے لیے ایک جدید عام انتخاب فوراً منعقد کیا جائے، یا

(ب) ریاست کی مجلس قانون ساز کی ماقبل منظوری کی شرط کے تابع ایسی کونسل کے زیر اختیار رقبہ کے نظم و نسق کو خود اپنے ذمہ لے سکے گا یا ایسے رقبہ کے نظم و نسق کو مذکورہ پیرا کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن یا کسی دیگر ایسی جماعت کے تحت، جس کو وہ مناسب سمجھے، ایسی مدت کے لیے، جو بارہ ماہ سے متجاوز نہ ہو، رکھ سکے گا:

بشرطیکہ جب کوئی حکم اس پیرا کے فقرہ (الف) کے تحت دیا گیا ہو تو جدید عام انتخاب پر کونسل کی مکرر تشکیل تک گورنر زیر بحث رقبہ کے نظم و نسق کے متعلق اس پیرا کے فقرہ (ب) کی متذکرہ کارروائی کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس پیرا کے فقرہ (ب) کے تحت کوئی کارروائی ضلع یا علاقائی کونسل کو، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے سامنے اپنی رائے پیش کرنے کا موقعہ دیے بغیر نہیں کی جائے گی۔

(2) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ کا نظم و نسق اس فہرست بند کی توضیحات کے مطابق انجام نہیں دیا جاسکتا تو وہ عام اطلاع نامہ کے ذریعہ وہ تمام کار منصبی یا اختیارات یا ان میں سے کسی کار منصبی یا اختیار کو جو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل میں مرکوز ہوں یا جن کا وہ استعمال کر سکتی ہو، خود اپنے ذمہ لے سکے گا اور اعلان کر سکے گا کہ ایسی مدت تک

جو چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو ایسے کارہائے منصبی یا اختیارات کا استعمال ایسا شخص یا حاکم کر سکتا ہے جس کی وہ اس بارے میں صراحت کرے:

بشرطیکہ گورنر مزید حکم یا احکام کے ذریعے ابتدائی حکم کے نفاذ میں ایسی مدت کی توسیع کر سکے گا جو ہر موقع پر چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو۔

(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کے تحت صادر کیا ہوا ہر حکم مع وجہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور اس تاریخ سے تیس دن کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا جب ریاست کی مجلس قانون ساز کی ایسے حکم کے اجرا ہونے کے بعد پہلی بار نشست ہو بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل اس کو ریاست کی مجلس قانون ساز نے منظور کر لیا ہو۔

خود اختیاری اضلاع میں
انتخابی حلقے قائم کرنے
میں ایسے اضلاع سے
رقبوں کا خارج کرنا۔

17- آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم کی قانون ساز اسمبلی کے لیے انتخابات کی غرض سے گورنر حکم کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ ریاست آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم میں، جیسی کہ صورت ہو، کسی خود اختیاری ضلع کے اندر واقع کوئی رقبہ اس اسمبلی میں کسی ایسے ضلع کے لیے مخصوص نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے کسی ایسے انتخابی حلقہ کا جز نہ ہو گا بلکہ ایسی نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے جو اس طرح مخصوص نہ ہوں اس انتخابی حلقہ کا جز ہو گا جس کی صراحت حکم میں کی جائے۔

1. آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 17 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:-
”بشرطیکہ اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہو گا۔“

عبوری توضیحات۔

19- (1) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد، جس قدر جلد ممکن ہو، گورنر ایک فہرست بند کے تحت ریاست میں ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل کی تشکیل کے لیے کارروائی کرے گا اور خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل اس طرح تشکیل پانے تک ایسے ضلع کا نظم و نسق گورنر میں مرکوز ہو گا اور ایسے ضلع کے اندر کے رقبوں کے نظم و نسق پر اس فہرست بند کی ماقبل توضیحات کے بجائے ذیل کا اطلاق ہو گا، یعنی:-

(الف) پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا اطلاق کسی ایسے رقبہ پر نہ ہو گا جو اس کے کہ گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایکٹ کے بارے میں ایسی ہدایت کرتے وقت ہدایت کر سکے گا کہ اس ایکٹ کا نفاذ اس رقبہ یا اس کے کسی مصرحہ جز پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جو وہ مناسب خیال کرے؛

(ب) گورنر کسی ایسے رقبہ میں امن اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کی، جس کا کافی الوقت ایسے رقبہ پر اطلاق ہوتا ہو، منسوخ

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 19 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے میں اسے مندرجہ ذیل طریقہ میں ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا گیا، یعنی:-
 ”(4) اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو سکے، آسام میں بوڈولینڈ علاقائی رقبہ جات ضلع کے لیے ایک عبوری عاملانہ کونسل گورنر کے ذریعہ بوڈو تحریک کے رہنماؤں میں سے، جن میں سمجھوتہ کی یادداشت پر دستخط کنندہ شامل ہیں، بنائی جائے گی اور اس میں اس علاقے کے غیر قبائلی طبقوں کو بھی نمایاں نمائندگی دی جائے گی:
 بشرطیکہ عبوری کونسل چھ ماہ کی مدت کے لئے ہو گی جس کے دوران کونسل کا انتخاب کرانے کی کوشش کی جائے گی:
 تشریح:-

اس ذیلی پیرا کی اغراض کے لیے ”سمجھوتہ کی یادداشت“ سے حکومت بھارت، حکومت آسام اور بوڈو ولبریشن ٹاگرس کے درمیان 10 فروری، 2003ء کو دستخط شدہ یادداشت مراد ہے۔“

یا ترمیم ہو سکے گی۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (الف) کے تحت گورنر کی دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح دی جاسکے گی کہ اس کو استفدائی اثر حاصل ہو۔

(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (ب) کے تحت بنائے ہوئے جملہ دساتیر العمل فی الفور صدر کو پیش کیے جائیں گے اور تا وقتیکہ وہ ان کی منظوری نہ دے نافذ نہ ہوں گے۔

قبائلی رقبے۔

20- (1) ذیل کے جدول کے حصہ جات 1، 2، 2، الف اور 3 میں مصرحہ رقبہ بالترتیب ریاست آسام، ریاست میگھالیہ، ریاست تریپورہ اور ریاست میزورم کے اندر کے قبائلی رقبے ہوں گے۔

(2) ذیل کے جدول کے حصہ جات 1، 2، 3 میں کسی ضلع کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ شمال مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے پیرا (ب) کے تحت مقررہ دن سے عین قبل اس نام سے موجود خود اختیاری ضلع میں شامل علاقوں کا حوالہ ہے:

بشرطیکہ اس فہرست بند کے پیرا 3 کے ذیلی پیرا (1) کے فقرات (ہ) اور (و) پیرا 4، پیرا 5، پیرا 6، پیرا 8 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3) کے فقرہ جات (الف)، (ب) اور (د) اور ذیلی پیرا (4) اور پیرا 10 کے ذیلی پیرا (2) کے فقرہ (د) کی اغراض کے لیے شیلانگ کی بلدیہ میں شامل رقبہ کے کسی حصہ کا کھاسی پہاڑی ضلع کے اندر ہونا متصور نہ ہو گا۔

(3) ذیل کے جدول میں حصہ 2 الف میں ”تری پورہ قبائلی رقبہ جات ضلع“ کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ایسے علاقہ کا حوالہ ہے جس میں تری پورہ قبائلی رقبہ جات خود اختیاری ضلع

بھارت کا آئین

چھٹا فہرست بند

کونسل ایکٹ، 1979ء کے پہلے فہرست بند میں مصرحہ قبائلی رقبہ جات شامل ہیں۔

جدول حصہ (1)

- 1- شمالی کچھار پہاڑی ضلع۔
- 2- کاربی آنگلو نگ ضلع۔
- 3- بوڈولینڈ علاقائی رقبہ جات ضلع۔

حصہ (2)

- 1- کھاسی پہاڑی ضلع۔
- 2- جینتیا پہاڑی ضلع۔
- 3- گارو پہاڑی ضلع۔

حصہ (2الف)

تری پورہ قبائلی رقبہ جات ضلع۔

حصہ (3)

- 1- چکمہ ضلع۔
- 2- مارا ضلع۔
- 3- لئی ضلع۔

میزو ضلع کونسل کا
توڑا جانا۔

20 الف (1) اس فہرست بند میں کسی امر کے باوجود ضلع میزو کی ضلع کونسل جو تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود تھی (جس کا یہاں بعد میں میزو ضلع کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے) توڑ دی جائے گی اور باقی نہ رہے گی۔

(2) میزورم کے یونین علاقہ کا ناظم الامور ایک یا زیادہ توضیحات کے ذریعہ مندرجہ ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی کے لیے توضیح کر سکے گا، یعنی:-

(الف) میزو ضلع کونسل کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کی (جن میں اس کے کیے ہوئے کسی معاہدہ کے تحت حقوق اور ذمہ داریاں شامل ہیں) یونین یا کسی دیگر حاکم کو کلی یا جزوی منتقلی،

(ب) کسی ایسی قانونی کارروائی میں، جس میں میزو ضلع کونسل فریق ہو، میزو ضلع کونسل کے بجائے یونین کا قائم کیا جانا یا کسی دیگر حاکم کا بطور فریق قائم مقام بنانا یا یونین یا کسی دیگر حاکم کا اضافہ کرنا،

(ج) میزو ضلع کونسل کے ملازمین کا یونین یا کسی دیگر حاکم کے پاس یا اس کے ذریعے تبادلہ یا ان کی مکرر ماموری، ملازمت کی ایسی شرائط و قیود جو ایسے تبادلے یا مکرر ماموری کے بعد ایسے ملازمین پر قابل اطلاق ہوں،

(د) میزو ضلع کونسل کے بنائے ہوئے اور اس کے توڑنے سے عین قبل نافذ قوانین کا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو ناظم الامور اس بارے میں بطور تنسیخ یا ترمیم کرے، جاری رہنا تا وقتیکہ مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز ایسے قوانین کو نہ بدلے، ان میں تنسیخ یا ترمیم نہ کر دے،

(ه) ایسے ضمنی، بیٹی اور تکمیلی امور جن کو ناظم الامور ضروری سمجھے۔

تشریح۔ اس فہرست بند کے اس پیرا اور پیرا 20 ب میں اصطلاح ”تاریخ مقررہ“ سے ایسی تاریخ مراد ہے جس پر حکومت یونین علاقہ جات ایکٹ، 1963 کی توضیحات کے تحت اور ان کے مطابق میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی باقاعدہ تشکیل پائے۔

20 ب۔ (1) اس فہرست بند میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) ہر خود اختیاری علاقہ جو میزورم کے یونین علاقہ میں تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود ہو اس تاریخ پر اور اس سے اس یونین علاقہ میں ایک خود اختیاری ضلع ہو گا (جس کا یہاں بعد میں مماثل نئے ضلع سے حوالہ دیا گیا ہے) اور اس کا ناظم الامور ایک یا زیادہ احکام کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس فہرست بند کے پیرا 20 میں (جس میں اس پیرا کے آخر میں دیے ہوئے جدول کا حصہ 3 شامل ہے) ایسی نیچی ترمیمات کی جائیں جو اس پیرا کی توضیحات کو رو بہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس بنا پر مذکورہ پیرا اور مذکورہ حصہ 3 حسب ترمیم شدہ متصور ہوں گے؛

میزورم کے یونین علاقے کے خود اختیاری علاقوں کا خود اختیاری اضلاع ہونا اور اس کے نتیجے میں عبوری توضیحات¹۔

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 20 ب کے بعد مندرجہ ذیل پیرا قائم کیا گیا، یعنی:—

”20 ب الف۔ گورنر کے ذریعہ اپنے فرائض کی تکمیل میں ذاتی اختیارات تیزی کا استعمال۔ گورنر اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3)، پیرا 2 کے ذیلی پیرا (1)، ذیلی پیرا (6)، ذیلی پیرا (6 الف) اس کی پہلی شرط کو چھوڑ کر اور ذیلی پیرا (7)، پیرا 3 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 4 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 5 اور پیرا 6 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 7 کے ذیلی پیرا (2)، پیرا 8 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 9 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 10 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 15 کے ذیلی پیرا (1) اور پیرا 16 کے ذیلی پیرا (1) اور ذیلی پیرا (2) کے تحت اپنے فرائض کی تکمیل میں وزراء کو نسل اور، جیسی بھی صورت ہو، شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل یا کارنی آنگلو ننگ پہاڑی خود اختیاری کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد ایسی کارروائی کرے گا جو وہ اپنی مرضی کے مطابق ضروری سمجھتا ہے۔“

2۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں پیرا 20 ب کے بعد مندرجہ ذیل پیرا قائم کیا گیا ہے، یعنی:—

”20 ب ب۔ گورنر کے ذریعہ اپنے فرائض کی تکمیل میں ذاتی اختیارات تیزی کا استعمال۔ گورنر اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3)، پیرا 2 کے ذیلی پیرا (1) اور ذیلی پیرا (7)، پیرا 3 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 4 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 5، پیرا 6 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 7 کے ذیلی پیرا (2)، پیرا 9 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 15 کے ذیلی پیرا (1) اور پیرا 16 کے ذیلی پیرا (1) اور (2) کے تحت اپنے فرائض کی تکمیل میں وزراء کو نسل سے اور اگر وہ ضروری سمجھے تو متعلقہ ضلع کونسل یا علاقائی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد ایسی کارروائی کرے گا جو وہ اپنے ذاتی اختیارات تیزی کے تحت ضروری سمجھے۔“

(ب) میزورم کے یونین علاقہ میں تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود ہر خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کا (جس کا یہاں بعد میں موجودہ علاقائی کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے) اس تاریخ پر اور اس تاریخ سے اور تا وقتیکہ مماثل ضلع کے لیے ضلع کونسل باقاعدہ تشکیل نہ پائے اس ضلع کی ضلع کونسل ہونا متصور ہو گا (جس کا یہاں بعد میں مماثل نئی ضلع کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے)۔

(2) کسی موجودہ ضلع کونسل کے ہر رکن کا، چاہے وہ منتخب ہوا ہو یا نامزد ہوا ہو، مماثل نئی ضلع کونسل کے لیے منتخب یا، جیسی کہ صورت ہو، نامزد ہونا متصور ہو گا اور وہ عہدہ پر فائز رہے گا تا وقتیکہ اس فہرست بند کے تحت مماثل نئے ضلع کے لیے ضلع کونسل باقاعدہ تشکیل نہ پائے۔

(3) تا وقتیکہ مماثل نئی ضلع کونسل اس فہرست بند کے پیرا 2A کے ذیلی پیرا (7) اور پیرا 4A کے ذیلی پیرا (4) کے تحت قواعد نہ بنائے، مذکورہ توضیحات کے تحت موجودہ علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے قواعد جو تاریخ مقررہ سے عین قبل نافذ ہوں، مماثل نئی ضلع کونسل کے متعلق ان تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو میزورم کے یونین علاقہ کا ناظم الامور ان میں کرے، نافذ رہیں گے۔

(4) میزورم کے یونین علاقے کا ناظم الامور ایک یا زیادہ احکام کے ذریعہ مندرجہ ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر کے بارے میں توضیح کر سکے گا، یعنی:-

(الف) موجودہ علاقائی کونسل کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریوں کی (جن میں اس کے کیے ہوئے معاہدہ کے تحت حقوق اور ذمہ داریاں شامل ہیں) مماثل نئی ضلع کونسل کو کلی یا جزوی منتقلی،

(ب) کسی ایسی قانونی کارروائی میں جس میں موجودہ علاقائی کونسل فریق ہو موجودہ علاقائی کونسل کے بجائے مماثل نئی ضلع کونسل کا بطور فریق قائم مقام بنانا،

(ج) موجودہ علاقائی کونسل کے ملازمین میں سے کسی کا مماثل نئی ضلع کونسل کو یا اس کے ذریعہ تبادلہ یا اس کی مکرر ماموری اور اس کے بعد ایسے ملازمین پر قابل اطلاق ملازمت کی شرائط و قیود،
(د) موجودہ علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے اور تاریخ مقررہ سے عین قبل نافذ قوانین کا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو ناظم الامور اس بارے میں بطور تشخیص یا ترمیم کرے، جاری رہنا تا وقتیکہ ایسے قوانین کو مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز تبدیل یا منسوخ یا ان میں ترمیم نہ کرے،
(ه) ایسے ضمنی، نیچی اور تکمیلی امور جن کو ناظم الامور ضروری سمجھے۔

20 ج۔ اس بارے میں کی ہوئی کسی توضیح کے تابع اس فہرست بند کی توضیحات میزورم کے یونین علاقہ پر ان کے اطلاق کی صورت میں ایسے نافذ ہوں گی -
(1) گویا کہ ریاست کے گورنر اور حکومت کے حوالے دفعہ 239 کے تحت تقرر کیے ہوئے یونین علاقہ کے ناظم الامور کے حوالے تھے، ریاست کے حوالے (اصطلاح ”ریاست کی حکومت“ کے سوائے) میزورم کے یونین علاقے کے حوالے تھے اور ریاستی مجلس قانون ساز کے حوالے میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی کے حوالے تھے،
(2) گویا کہ -

(الف) پیرا 4 کے ذیلی پیرا (5) میں متعلقہ ریاست کی حکومت سے مشورہ کرنے کی توضیح کو ترک کر دیا گیا تھا؛
(ب) پیرا 6 کے ذیلی پیرا (2) میں بجائے الفاظ ”جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو“ الفاظ ”جس کے متعلق میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی کو قوانین بنانے کا

تعبیر۔

اختیار حاصل ہے، قائم کیے گئے تھے؛
(ج) پیرا 13 میں الفاظ اور ہند سے ”دفعہ 202 کے تحت“
ترک کیے گئے تھے۔

فہرست بند کی ترمیم۔

21-(1) پارلیمنٹ، وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اضافے، بدلنے یا
تنبیخ کے طور پر اس فہرست بند کی توضیحات میں سے کسی توضیح کی
ترمیم کر سکے گی اور جب فہرست بند کی اس طرح ترمیم ہو جائے تو
اس آئین میں اس فہرست بند کے کسی حوالے کی یہ تعبیر کی جائے
گی کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ فہرست بند کا حوالہ ہے؛
(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) میں مذکورہ کسی قانون کا اس
آئین کی دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا
متصور نہ ہوگا۔

ساتواں فہرست بند

(دفعہ 246)

فہرست 1- یونین فہرست

- 1- بھارت اور اس کے ہر حصہ کا دفاع جس میں دفاع کی تیاری اور وہ سب افعال شامل ہیں جو جنگ کے زمانہ میں اس کو سرانجام دینے اور اس کے اختتام کے بعد فوجوں کے واقعی سبکدوش کرنے میں مدد و معاون ہوں۔
- 2- بحری، بری اور فضائیہ فوج، یونین کی کوئی دیگر مسلح افواج۔
2الف۔ سول اختیار کی مدد میں یونین کی مسلح فوج یا کسی دیگر جمیعت یا ریاست میں اس کے کسی دستے یا یونٹ کی تعیناتی، ایسی تعیناتی پر ایسی جمیعت کے ارکان کے اختیارات، ان کا حد اختیار، مراعات اور وجوب۔
- 3- چھاوٹی کے رقبوں کی حد بندی، ایسے رقبوں میں مقامی خود انتظامی نظم و نسق، حکام چھاوٹی کی ایسے رقبوں میں تشکیل اور ان کے اختیارات اور ایسے رقبوں میں رہائشی مکانات کی باضابطگی (جن میں کراہوں پر نگرانی شامل ہے)۔
- 4- بحری، بری اور فضائیہ فوج کی کارگاہیں۔
- 5- اسلحہ، آتش اسلحہ، گولابارود اور دھماکہ خیز اشیا۔
- 6- ایٹمی توانائی اور اس کو پیدا کرنے کے لیے ضروری معدنی وسائل۔
- 7- صنعتیں جن کو پارلیمنٹ دفاع کی غرض سے یا جنگ کو سرانجام

- دینے کے لیے بذریعہ قانون ضروری قرار دے۔
- 8- مرکزی محکمہ خفیہ و سراغ رسانی۔
- 9- بھارت کی دفاع، امور خارجہ یا اس کی سلامتی سے متعلق وجوہ کی بنا پر انسدادی نظر بندی، اشخاص جو ایسی نظر بندی کے مستوجب ہوئے ہوں۔
- 10- امور خارجہ، وہ جملہ امور جن سے یونین کا کسی ملک غیر سے تعلق قائم ہوتا ہے۔
- 11- سفارتی، قسملی اور تجارتی نمائندگی۔
- 12- انجمن اقوام متحدہ۔
- 13- بین الاقوامی کانفرنسوں، انجمنوں اور دیگر جماعتوں میں شرکت اور اس میں کیے ہوئے فیصلوں کی تعمیل۔
- 14- ممالک غیر سے عہد نامے اور اقرار نامے کرنا اور ممالک غیر سے کیے ہوئے عہد ناموں، اقرار ناموں اور عہد و پیمان کو پورا کرنا۔
- 15- جنگ اور امن۔
- 16- غیر ملکی اختیار سماعت۔
- 17- شہریت، ملکی بنانا اور رعایا ملک غیر۔
- 18- تحویل مجرمین۔
- 19- بھارت میں داخلہ، ہجرت اور ملک بدری، پاسپورٹ اور ویزے۔
- 20- بھارت کے باہر سفر زیارت۔
- 21- قزاقی اور جرائم جن کا ارتکاب کھلے سمندروں یا فضا میں کیا جائے؛ جرائم خلاف قانون اقوام جن کا ارتکاب زمین پر، کھلے سمندروں یا فضا میں کیا جائے۔
- 22- ریلوے۔
- 23- شاہراہیں، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی شاہراہیں ہونا قرار دیا جائے۔

- 24۔ ملک کی اندرونی آبی راہوں پر جہاز رانی اور ملاجی جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مشین سے چلنے والے سفینوں کے لیے قومی آبی راہیں ہونا قرار دے، ایسی آبی راہوں پر راستے کا قاعدہ۔
- 25۔ بحری جہاز رانی اور ملاجی جن میں جو آب بھانا پر جہاز رانی اور ملاجی شامل ہیں، تجارتی بحری جہاز کے عملے کی تعلیم اور تربیت کا انتظام اور ایسی تعلیم اور تربیت کی ضابطہ بندی جس کا ریاستوں اور دیگر وسائل سے انتظام کیا گیا ہو۔
- 26۔ روشنی مینار جن میں ہادی جہاز، آکاش دیے اور جہاز رانی اور طیاروں کی حفاظت کے لیے دیگر انتظام شامل ہے۔
- 27۔ وہ بندر گاہیں جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندر گاہیں ہونا قرار دی جائیں جن میں ان کی حد بندی اور ان کے اندر حکام بندر گاہ کی تشکیل اور ان کے اختیارات شامل ہیں۔
- 28۔ بندر گاہی قرنطینہ، جس میں اس سے متعلقہ شفاخانے شامل ہیں، ملاحوں اور بحری عملے کے ہسپتال۔
- 29۔ ہوائی راستے، طیارہ اور ہوا بازی، ہوائی اڈوں کا انتظام، ہوائی آمد و رفت اور ہوائی اڈوں کی ضابطہ بندی اور ان کی تنظیم اور علم ہوا بازی کی تعلیم اور تربیت کا انتظام اور ایسی تعلیم اور تربیت کی ضابطہ بندی جس کا انتظام ریاستوں اور دوسری ایجنسیوں سے ہو۔
- 30۔ ریلوے، سمندری یا فضائی راستوں سے یا مشین کے ذریعہ چلنے والے سفینوں میں قومی آبی راہوں سے مسافروں اور مال کا لے جانا۔
- 31۔ ڈاک اور تار، ٹیلی فون، بے تار برقی، نشریات اور مماثل نوعیتوں کے دیگر مواصلات۔

32- یونین کی جائیداد اور اس سے آمدنی لیکن کسی ریاست میں واقع جائیداد کی بابت اس حد تک ریاست کی قانون سازی کے تابع جہاں تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیح کرے۔

33- x x x x x

34- بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کی املاک کے لیے کورٹ آف وارڈز۔

35- یونین کا سرکاری دین۔

36- زر، سکہ سازی اور زر قانونی، زر مبادلہ خارجہ۔

37- غیر ملکی قرضے۔

38- بھارت کا ریزرو بینک۔

39- ڈاک خانے کا بچت بینک۔

40- لاٹریاں جن کا انتظام بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کرے۔

41- بیرونی ممالک سے تجارت اور بیوپار، کسٹم کی حدود کے آر پار درآمد اور برآمد، کسٹم کی حدود کا تعین۔

42- بین ریاستی تجارت اور بیوپار۔

43- تجارتی کارپوریشنوں کو سند یافتہ بنانا، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ جس میں بینک کاری، بیمہ اور مالیاتی کارپوریشن شامل ہیں لیکن امداد باہمی کی انجمنیں شامل نہیں ہیں۔

44- ان کارپوریشنوں کو سند یافتہ بنانا، چاہے وہ تجارتی ہوں یا نہ ہوں، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ جن کی اغراض ایک ریاست تک محدود نہ ہوں لیکن ان میں جامعات شامل نہیں ہیں۔

- 45- بینک کاری۔
- 46- ہنڈی، چیک، پرونوٹ اور اس قسم کے دیگر نوشتے۔
- 47- بیمہ۔
- 48- صرافے اور وعدہ بازار۔
- 49- پیٹنٹ، ایجادیں اور ڈیزائن، حق طبع و تصنیف، تجارتی نشانات اور نشانات مال تجارت۔
- 50- وزن اور پیمانہ کے معیار قائم کرنا۔
- 51- بھارت کے باہر برآمد یا ایک ریاست سے دوسری ریاست کو بھیجے جانے والے مال کی صفت کے معیار قائم کرنا۔
- 52- صنعتیں جن پر یونین کی نگرانی کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔
- 53- تیل کے خطوں اور معدنی تیل کے ذرائع کی باضابطگی اور ان کی ترقی، پیٹرولیم اور پیٹرولیم مصنوعات، دوسرے مائع اور اشیا جن کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ خطرناک طور پر آتش گیر قرار دے۔
- 54- کانوں کی ضابطہ بندی اور معدنی ترقی جس حد تک یونین کے زیر نگرانی ایسی ضابطہ بندی اور ترقی کو پارلیمنٹ بذریعہ قانون مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔
- 55- کانوں اور تیل کے خطوں میں مزدوری اور تحفظ کی ضابطہ بندی۔
- 56- بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کی ضابطہ بندی اور ترقی جس حد تک یونین کے زیر نگرانی ایسی ضابطہ بندی اور ترقی کو پارلیمنٹ بذریعہ قانون مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔
- 57- ملکی سمندروں کے پرے ماہی گیری اور ماہی گاہیں۔
- 58- یونین کی ایجنسیوں کا نمک بنانا، مہیا کرنا اور تقسیم کرنا، دیگر ایجنسیوں کے ذریعے نمک بنائے جانے، مہیا کیے جانے اور تقسیم کیے جانے کی ضابطہ بندی اور اس پر نگرانی۔

- 59- ایون کی کاشت، اس کا بنایا جانا اور برآمد کے لیے فروخت کرنا۔
- 60- سینمائی فلموں کو دکھانے کے لیے منظور کرنا۔
- 61- یونین کے ملازمین کے متعلق صنعتی تنازعات۔
- 62- وہ ادارے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر قومی کتب خانہ، بھارتی عجائب گھر، شہنشاہی جنگی عجائب خانہ، وکٹوریہ یادگار اور بھارتی جنگی یادگار کہلاتے تھے اور اس قسم کا کوئی دوسرا ادارہ جس کو بھارت کی حکومت پوری یا جزوی مالی امداد دیتی ہو اور جس کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کا ادارہ ہونا قرار دے۔
- 63- وہ ادارے، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہندو جامعہ بنارس، مسلم جامعہ علی گڑھ اور جامعہ دہلی کہلاتے تھے، دفعہ 371 ہ کی متابعت میں قائم کی ہوئی جامعہ اور کوئی ادارہ جس کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کا ادارہ ہونا قرار دے۔
- 64- سائنسی یا تکنیکی تعلیم کے ادارے جن کو بھارت کی حکومت پوری یا جزوی امداد دیتی ہو اور جن کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کے ادارے ہونا قرار دے۔
- 65- یونین کی ایجنسیاں اور ادارے جو، -
(الف) پیشہ وارانہ، دھندے واری یا تکنیکی تربیت کے لیے ہوں جن میں پولیس کے عہدہ داروں کی تربیت شامل ہے، یا
(ب) خصوصی مطالعہ یا تحقیق کو فروغ دینے کے لیے ہوں، یا
(ج) جرم کی تفتیش یا سراغ رسانی کے لیے سائنسی یا تکنیکی امداد دینے کے لیے ہوں۔
- 66- اعلیٰ تعلیم یا تحقیق کے اداروں اور سائنسی یا تکنیکی اداروں میں ہم ربطی اور معیاروں کا تعین۔
- 67- قدیم اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ اور آثار قدیمہ کے مقامات

- اور باقیات جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے ادارے ہونا قرار دیے جائیں۔
- 68- محکمہ پیمائش بھارت، بھارتی محکمہ جات جائزہ ارضیاتی، نباتیاتی حیوانیاتی و لسانیاتی، موسمیاتی ادارے۔
- 69- مردم شماری۔
- 70- یونین کی سرکاری ملازمتیں، کل بھارت ملازمتیں، یونین پبلک سروس کمیشن۔
- 71- یونین کے پنشن یعنی وہ پنشن جو بھارت کی حکومت یا بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے واجب الادا ہوں۔
- 72- پارلیمنٹ، ریاستوں کی مجالس قانون ساز اور صدر اور نائب صدر کے منصبوں کے لیے انتخابات، انتخابی کمیشن۔
- 73- پارلیمنٹ کے ارکان، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔
- 74- پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان، ہر ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات اور پارلیمنٹ کی کمیٹیوں یا پارلیمنٹ کے تقرر کیے ہوئے کمیشنوں کے سامنے شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لیے اشخاص کو حاضری پر مجبور کرنا۔
- 75- صدر اور گورنروں کے مشاہرے، الاؤنس، مراعات اور رخصت غیر حاضری کی بابت حقوق، یونین کے وزیروں کی یافت اور الاؤنس، کمپنڈر اور آڈیٹر جنرل کی یافت، الاؤنس اور رخصت غیر حاضری کی بابت حقوق اور دیگر شرائط ملازمت۔
- 76- یونین اور ریاستوں کے حسابات کی تنقیح۔
- 77- سپریم کورٹ کی تشکیل، تنظیم، اختیارات سماعت اور اختیارات

(جن میں اس عدالت کی توہین شامل ہے) اور فیسیں جو اس میں لی جائیں گی، وہ اشخاص جو سپریم کورٹ میں وکالت کرنے کے مستحق ہیں۔

78- عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل، تنظیم جس میں تعطیلات شامل ہیں سوائے ان توضعیات کے جو عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے بارے میں ہوں، وہ اشخاص جو عدالت ہائے عالیہ میں وکالت کرنے کے مستحق ہیں۔

79- کسی یونین علاقہ پر کسی عدالت عالیہ کے اختیار سماعت کی توسیع اور اس کو کسی عدالت عالیہ کے اختیار سماعت سے خارج کرنا۔

80- کسی ریاست کی پولیس جمیعت کے ارکان کے اختیارات اور ان کے اختیار کی اس ریاست کے باہر کے رقبہ پر توسیع لیکن اس لیے نہیں کہ ایک ریاست کی پولیس اس ریاست کے باہر کے کسی رقبہ پر اختیارات اور دائرہ اختیار کو اس ریاست کی حکومت کی، جس میں ایسا رقبہ واقع ہے، رضامندی کے بغیر استعمال کرنے کے قابل ہو۔

81- بین ریاستی ترک وطن، بین ریاستی قرنیہ۔

82- زرعی آمدنی کے سوائے آمدنی پر ٹیکس۔

83- محصول کٹم جس میں برآمدی محصول شامل ہیں۔

84- محصول پیداوار بھارت میں بنائے ہوئے یا پیدا کیے ہوئے تمباکو

اور دیگر مال پر بہ استثناء ذیل، -

(الف) انسانی استعمال کے لیے الکحلی شراہیں،

(ب) ایفون، بھنگ اور دیگر محزر مفردات اور محذرات لیکن

جن میں ایسی ادویاتی اور سنگار کی مصنوعات شامل ہیں جن میں

- الکل یا کوئی ایسی شے موجود ہو جو اس اندراج کے ذیلی پیرا
(ب) میں شامل ہے۔
85۔ کارپوریشن ٹیکس۔
- 86۔ افراد اور کمپنیوں کی زرعی اراضی کو چھوڑ کر اثاثوں کی سرمایہ
مالیت پر ٹیکس، کمپنیوں کے سرمایہ پر ٹیکس۔
- 87۔ زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی وراثت کے متعلق
محصول املاک۔
- 88۔ زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی وراثت کے متعلق
محصولات۔
- 89۔ حدواری ٹیکس اس مال یا ان مسافروں پر جو ریلوے، سمندری
یا ہوائی راستے کے ذریعہ لے جائے جائیں، ریل کے کرایہ اور
بھاڑے پر ٹیکس۔
- 90۔ رسوم اسٹامپ کے سوائے صرافوں اور وعدہ بازاروں میں لین
دین پر ٹیکس۔
- 91۔ ہنڈی، چیکوں، پرونوٹوں، مال کی بلٹیوں، اعتباری ہنڈیوں، بیمہ
پالیسیوں، حصص کی منتقلی، ڈیپنچر، عوض ناموں اور رسیدوں کے
متعلق رسوم اسٹامپ کی شرحیں۔
- 92۔ اخبارات کی خرید یا فروخت اور ان میں شائع شدہ
اشتہاروں پر ٹیکس۔
- 92 الف۔ اخبارات کے سوائے دوسرے مال کی فروخت یا
خرید پر ٹیکس جب ایسی فروخت یا خرید بین ریاستی تجارت یا بیوپار
کے دوران ہو۔
- 92 ب۔ مال ترسیل کرنے پر ٹیکس (چاہے ترسیل اُسے

کرنے والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں
ایسی ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو۔
92ج۔ خدمات پر ٹیکس۔¹

93۔ اس فہرست کے مندرجہ امور میں سے کسی امر کی نسبت
قوانین کے خلاف جرائم۔

94۔ اس فہرست کے مندرجہ امور میں سے کسی امر کی غرض کے
لیے تحقیقات، پیمائش اور اعداد و شمار۔

95۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم
کورٹ کے سوائے تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے
اختیارات، بحری عدالت کا اختیار سماعت۔

96۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق فیس
لیکن ان میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی
جائیں۔

97۔ کوئی دوسرا امر جو فہرست 2 یا فہرست 3 میں مندرج نہیں ہے،
بشمول کسی ایسے ٹیکس کے جس کا ذکر ان ہر دو فہرستوں میں نہیں
ہے۔

فہرست 2

ریاستی فہرست

- 1۔ امن عامہ (جس میں سول اختیار کی امداد میں بحری، بری یا فضائی
فوج یا یونین کی دیگر مسلح افواج یا یونین یا اس کے زیر نگرانی
کسی دستے یا یونٹ کی دیگر افواج کا استعمال شامل نہیں ہے)۔
- 2۔ فہرست 1 کی مدد 2 الف کی توضیحات کے تابع پولیس (جس میں
ریلوے اور دیہی پولیس شامل ہے)۔

1. آئین (اٹھاسی ویں ترمیم) ایکٹ، 2003 کے نافذ ہونے کی تاریخ سے۔

- 3- عدالت عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین، عدالت ہائے کرایہ جات و مال میں طریق کار، فینیس جو سپریم کورٹ کے سوا جملہ عدالتوں میں لی جائیں۔
- 4- محابس، تادیب خانے، بورسٹل ادارے اور اس قسم کے دوسرے ادارے اور اشخاص جو ان میں نظر بند رکھے جائیں، محابس اور دیگر اداروں کے استعمال سے متعلق دوسری ریاستوں سے سمجھوتے۔
- 5- مقامی حکومت یعنی بلدی کارپوریشن، آر انش ٹرسٹ، ضلع بورڈ، معدنی بستی کے حکام اور مقامی خود انتظامی نظم و نسق یا دیہی نظم و نسق کی غرض سے دیگر مقامی حکام کی تشکیل اور اختیارات۔
- 6- صحت عامہ اور حفظان صحت، شفاخانے اور دواخانے۔
- 7- زیارتیں جو بھارت کے باہر زیارتوں کے سوا ہوں۔
- 8- نشہ اور شرابیں یعنی نشہ آور شراب کا بنانا، تیار کرنا، قبضہ میں رکھنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا اور خرید و فروخت کرنا۔
- 9- اپناج اور ناقابل ملازمت افراد کی امداد۔
- 10- تدفین اور قبرستان، لاشیں جلانا اور شمشان۔
- 11- x x x x x
- 12- کتب خانے، عجائب گھر اور اس قسم کے دیگر ادارے جو ریاست کی نگرانی میں ہوں یا جن کو ریاست سے مالی امداد ملتی ہو، قدیم اور تاریخی یاد گاریں اور ریکارڈ سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے قرار دیے جائیں۔
- 13- مواصلات یعنی سڑکیں، پل، کشتی گھاٹ اور دیگر ایسے رسل و وسائل کے ذرائع جن کی صراحت فہرست 1 میں نہیں ہے،

بلدی ٹرام وے، رسہ راستے، اندرونی آبی راہیں اور ایسی آبی راہوں کے متعلق فہرست 1 اور فہرست 3 میں توضیحات کے تابع ان پر آمدورفت، مشین کے ذریعہ چلائی جانے والی گاڑیوں کے سوا دوسری گاڑیاں۔

14- زراعت جس میں زرعی تعلیم اور تحقیق، کپڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کا انسداد شامل ہیں۔

15- مویشیوں کی نسل کا تحفظ، حفاظت اور افزائش اور جانوروں کی بیماریوں کا انسداد، علاج حیوانات کی تربیت اور بيطاری۔

16- کانچی ہاؤس اور مویشیوں کی بیجا مداخلت کو روکنا۔

17- پانی یعنی آب رسانی، آب پاشی اور نہریں، بدر و اور بند، ذخیرہ آب اور پن بجلی، فہرست 1 کے اندراج 56 کی توضیحات کے تابع۔

18- اراضی یعنی اراضی میں یا اس پر حقوق، لگان داری جس میں زمیندار اور لگان دار کے تعلقات شامل ہیں اور لگان کی وصولی، زرعی اراضی کی منتقلی اور انتقال حقیت، زمین سدھار اور زرعی قرضے، آباد کاری۔

19- x x x x x

20- x x x x x

21- ماہی گاہیں۔

22- کورٹ آف وارڈز، فہرست 1 کے اندراج 34 کی توضیحات کے تابع زیر کفالت اور قرق املاک۔

23- کانوں کی ضابطہ بندی اور معدنی ترقی جو یونین کے زیر نگرانی ضابطہ بندی اور ترقی سے متعلق فہرست 1 کی توضیحات کے تابع ہو۔

24- صنعتیں جو فہرست 1 کے اندراج 7 اور 52 کی توضیحات

- کے تابع ہوں۔
- 25- گیس اور گیس کار گا ہیں۔
- 26- فہرست 3 کے اندراج 33 کی توضیحات کے تابع اندرون ریاست تجارت اور بیوپار۔
- 27- فہرست 3 کے اندراج 33 کی توضیحات کے تابع مال کی پیداوار، رسد اور تقسیم۔
- 28- بازار اور میلے۔
- 29- x x x x x
- 30- قرض دہندگی اور قرض دہندگان، زرعی قرض داری کی امداد۔
- 31- سرائے اور مالکان سرائے۔
- 32- کارپوریشنوں کا سند یافتہ بنانا، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ، سوائے ان کے جن کی فہرست 1 میں صراحت ہے اور جامعات، ایسی تجارتی، ادبی، سائنسی، مذہبی اور دیگر انجمنیں اور متحدہ جماعتیں جن کو سند یافتہ نہ بنایا گیا ہو، انجمن ہائے امداد باہمی۔
- 33- تھیٹر اور ڈرامے کھیلنا، فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیحات کے تابع سینما، تماشے اور تفریحات۔
- 34- بازی لگانا اور قمار بازی۔
- 35- کار گا ہیں، اراضیات اور عمارتیں جو ریاست میں مرکوز ہوں یا اس کے قبضہ میں ہوں۔
- 36- x x x x x
- 37- پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیحات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز کے انتخابات۔
- 38- ریاست کی مجلس قانون ساز کے ارکان، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور اگر قانون ساز کونسل ہو تو اس کے

- میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الائنس۔
- 39- قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں اور اگر
قانون ساز کونسل ہو تو اس کونسل اور اس کے ارکان اور
کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات، ریاست کی
مجلس قانون ساز کی کمیٹیوں کے سامنے شہادت دینے اور
دستاویزات پیش کرنے کے لیے اشخاص کو حاضری پر
مجبور کرنا۔
- 40- ریاست کے وزیروں کی یافت اور الائنس۔
- 41- ریاستی سرکاری ملازمتیں، ریاستی پبلک سروس کمیشن۔
- 42- ریاستی پنشن یعنی وہ پنشن جو ریاست سے یا ریاست کے مجتمہ فنڈ
سے واجب الادا ہوں۔
- 43- ریاست کے سرکاری دین۔
- 44- دینے۔
- 45- مال گزاری اراضی جس میں مال گزاری کی تشخیص اور وصولی،
کاغذات اراضی کا مرتب رکھنا، مال گزاری کی اغراض کے
لیے پیمائش اور داخلہ حقوق اراضی اور انتقال حقیت مال گزاری
شامل ہیں۔
- 46- زرعی آمدنی ٹیکس۔
- 47- زرعی اراضی کی وراثت کے متعلق محصولات۔
- 48- زرعی اراضی کے متعلق محصول املاک۔
- 49- اراضیات اور عمارتوں پر ٹیکس۔
- 50- معدنیاتی ترقی سے متعلق پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ عائد کی
ہوئی پابندیوں کے تابع معدنی حقوق پر ٹیکس۔
- 51- حسب ذیل ایسے مال پر محصولات پیداوار جو ریاست میں بنایا یا تیار
کیا جائے اور بھارت میں دوسری جگہ بنائے یا تیار کیے ہوئے اسی

- قسم کے مال پر اتنی ہی یا اس سے کم شرح پر تلافی محصول، —
(الف) انسانی استعمال کے لیے الکھلی شرابیں؛
- (ب) افیون، بھنگ اور دیگر محزر مفردات اور محذرات،
لیکن ان میں ایسی ادویات اور سنگار کی مصنوعات شامل نہیں
ہیں جن میں الکحل یا کوئی ایسی شے موجود ہو جو اس اندراج کے
ذیلی پیرا (ب) میں شامل ہے۔
- 52۔ کسی مقامی رقبہ میں، اس میں صرف، استعمال یا بکری کے لیے،
مال کے داخلہ پر ٹیکس۔
- 53۔ بچلی کے صرفہ یا بکری پر ٹیکس۔
- 54۔ فہرست 1 کے اندراج 92 الف کی توضیحات کے تابع اخبارات
کے سوا دوسرے مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس۔
- 55۔ اخبارات میں شائع شدہ اشتہارات اور ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے نشر
ہونے والے اشتہارات کے سوا دوسرے اشتہارات پر ٹیکس۔
- 56۔ ایسے مال اور مسافروں پر ٹیکس جو سڑک یا اندرونی آبی راہوں
سے لے جائے جائیں۔
- 57۔ ایسی گاڑیوں پر ٹیکس جو سڑکوں پر استعمال کے قابل ہوں، خواہ
وہ مشین سے چلتی ہوں یا نہ چلتی ہوں، جن میں ٹرام گاڑیاں
شامل ہیں جو فہرست 3 کے اندراج 35 کی توضیحات کے تابع
ہوں۔
- 58۔ جانوروں اور کشتیوں پر ٹیکس۔
- 59۔ راہ داری۔
- 60۔ پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور روزگار پر ٹیکس۔
- 61۔ فی کس محصول۔
- 62۔ تعیشات پر ٹیکس جن میں تماشوں، تفریحات، بازی لگانے اور قمار
بازی پر ٹیکس شامل ہیں۔

- 63- رسوم اسٹامپ کی شرحیں ان دستاویزات کے متعلق جو ان کے سواہوں جن کی صراحت بہ لحاظ شرح رسوم اسٹامپ فہرست 1 کی توضیحات میں کی گئی ہے۔
- 64- اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔
- 65- اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کی بابت سپریم کورٹ کے سوا سب عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات۔
- 66- اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق فینسیں لیکن اس میں وہ فینسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

فہرست 3 متوازی فہرست

- 1- قانون فوجداری جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ تعزیرات بھارت میں شامل تھے لیکن جرائم شامل نہیں ہیں جو فہرست 1 یا فہرست 2 میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف ہوں اور جن میں سول اختیار کی مدد میں بحری، بری یا فضائی فوج یا یونین کی دیگر مسلح افواج کا استعمال کرنا شامل نہیں ہے۔
- 2- ضابطہ فوجداری جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ ضابطہ فوجداری میں شامل تھے۔
- 3- انسدادی نظر بندی ان وجوہ کی بنا پر جن کا تعلق کسی ریاست کی سلامتی، امن عامہ کے قائم رکھنے یا قوم کے لیے لازم رسدات اور خدمات کو قائم رکھنے سے ہو، اشخاص جو اس غرض سے نظر بند ہوں۔
- 4- قیدیوں، ملزموں اور اس فہرست کے اندراج 3 میں صراحت

- کیے ہوئے وجوہ سے انسدادی نظر بندی میں رکھے گئے اشخاص کی ایک ریاست سے دوسری ریاست میں منتقلی۔
- 5- بیہ اور طلاق، اطفال اور نابالغان، تنہیت، وصیتیں، وفات بلا وصیت اور وراثت، خاندان مشترکہ اور ہٹوارہ، وہ سب امور جن کے متعلق عدالتی کارروائی کے فریق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل اپنے شخصی قانون کے تابع تھے۔
- 6- زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی منتقلی، قبائلی اور دستاویزات کی رجسٹری۔
- 7- معاہدے جن میں شراکت، ایجنسی، باربرداری کے معاہدے اور دیگر خاص اقسام کے معاہدے شامل ہیں لیکن زرعی اراضی کے متعلق معاہدے شامل نہیں ہیں۔
- 8- افعال بیجا قابل ارجاع نالاش۔
- 9- ناداری اور دیوالہ۔
- 10- امانت اور امناء۔
- 11- ناظم الامور اعلیٰ و سرکاری امناء۔
- 11 الف- عدل گستری یا سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے سوا دیگر جملہ عدالتوں کی تشکیل اور تنظیم۔
- 12- شہادت اور حلف، قوانین، سرکاری افعال و ریکارڈ اور عدالتی کارروائی کو تسلیم کرنا۔
- 13- ضابطہ دیوانی جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ ضابطہ دیوانی میں شامل تھے، میعاد سماعت اور ثالثی۔
- 14- توہین عدالت جس میں سپریم کورٹ کی توہین شامل نہیں ہے۔
- 15- آوارہ گردی، خانہ بدوش اور سیلانی قبیلے۔

- 16- جنون اور دماغی فتور جس میں مجنونوں یا فائرالعقلوں کے رکھنے یا علاج کی جگہیں شامل ہیں۔
- 17- انسداد بے رحمی بر جانوران۔
- 17 الف- جنگلات۔
- 17 ب- جنگلی جانوروں اور پرندوں کا تحفظ۔
- 18- اشیا خوردنی اور دوسری چیزوں میں ملاوٹ۔
- 19- ایون کے متعلق فہرست 1 کے اندراج 59 کی توضیحات کے تابع مفرد ادویہ اور زہر۔
- 20- معاشی اور سماجی منصوبہ بندی۔
- 20 الف- آبادی کو بڑھنے سے روکنا اور خاندانی منصوبہ بندی۔
- 21- بیوپاری اور صنعتی اجارے، مشترکہ انجمنیں اور ٹرسٹ۔
- 22- مزدور سہائیں، صنعتی اور مزدوروں کے تنازعات۔
- 23- سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ، روزگار اور بے روزگاری۔
- 24- مزدوروں کی بہبودی جس میں کام کی شرائط، مستقبل، فنڈ، آجروں کی ذمہ داری، کام گران کا معاوضہ، وظائف معذوری اور پیرانہ سالی اور زچگی کی سہولتیں شامل ہیں،
- 25- فہرست 1 کی مدات 63، 64، 65 اور 66 کی توضیحات کے تابع تعلیم جس میں تکنیکی و طبی تعلیم اور جامعات شامل ہیں۔ مزدوروں کی ان کے دھندوں کی نسبت اور فنی تربیت۔
- 26- قانونی، طبی اور دیگر پیشے۔
- 27- بھارت اور پاکستان کی ڈومینوں کے قائم ہونے کی وجہ سے اپنی اصلی سکونت سے بے گھرا شخص کی امداد اور باز آباد کاری۔

28- خیرات اور خیراتی ادارے، خیراتی اور مذہبی اوقاف اور مذہبی ادارے۔

29- ایک ریاست سے دوسری ریاست تک آدمیوں، جانوروں یا پودوں کو متاثر کرنے والی وبائی یا متعدی بیماریوں یا کیڑوں کے پھیلنے کو روکنا۔

30- پیدائش و اموات کے اعداد و شمار جن میں پیدائش اور موت کا درج رجسٹر کرنا شامل ہے۔

31- بندر گاہیں سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندر گاہیں قرار دی جائیں۔

32- قومی آبی راہوں کے متعلق فہرست 1 کی توضیحات کے تابع مشین سے چلنے والے سفینوں کے تعلق سے اندرونی آبی راہوں سے جہاز رانی اور ملاجی اور ایسی آبی راہوں پر راستوں کا قاعدہ اور اندرونی آبی راہوں پر مسافروں اور مال کا لانالے جانا۔

33- حسب ذیل اشیا کی تجارت اور بیوپار، ان کی پیداوار اور رسد اور تقسیم، -

(الف) کسی صنعت کی پیداوار جب پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی صنعت پر یونین کی نگرانی کو مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے اور ایسی پیداوار کی قسم کا در آمد شدہ مال؛
(ب) اشیا خوردنی جس میں کھانے کے قابل تہن اور تیل شامل ہیں؛

(ج) مویشیوں کا چارہ جس میں کھلی اور دیگر مرکبے شامل ہیں؛

(د) کپاس چاہے اوٹی یا بنا اوٹی ہوئی ہو اور بنولے؛ اور
(ه) خام سن۔

33 الف- معیار مقرر کرنے کے سواناپ تول کے پیمانے۔

- 34- قیمت پر نگرانی۔
- 35- مشین سے چلنے والی گاڑیاں جن میں ایسی گاڑیوں پر ٹیکس لگانے کے اصول شامل ہیں۔
- 36- کارخانے۔
- 37- بانکر۔
- 38- بجلی۔
- 39- اخبارات، کتابیں اور مطابع۔
- 40- آثارِ قدیمہ کی کھدائی کے مقامات اور باقیات سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے قرار دیے جائیں۔
- 41- اس جائیداد کی تحویل، انتظام اور منتقلی (بشمول زرعی اراضی) جو بذریعہ قانون جائیدادِ تخلیہ کنندہ قرار دی جائے۔
- 42- جائیداد کا حاصل کرنا اور طلب کرنا۔
- 43- کسی ریاست میں ایسے ٹیکس اور دیگر سرکاری مطالبات کے بارے میں مطالبوں کی وصولی جو اس ریاست کے باہر پیدا ہوئے ہوں، اس میں بقایا مال گزاری اراضی اور ایسی رقوم شامل ہیں جو مثل ایسے بقایا کے وصول کی جاسکتی ہیں۔
- 44- رسوم اسٹامپ سوائے ان رسوم یا فیسوں کے جو عدالتی اسٹامپ کے ذریعہ وصول کی جائیں لیکن اس میں رسوم اسٹامپ کی شرح شامل نہیں ہے۔
- 45- فہرست 2 یا فہرست 3 میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کی اغراض کے لیے تحقیقات اور اعداد و شمار۔
- 46- اس فہرست میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے

متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات۔
47۔ اس فہرست کے امور میں سے کسی امر کے متعلق فیسیں لیکن اس میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

آٹھواں فہرست بند

[دفعات 344(1) اور 351]

زبانیں

آسامی	-1
بنگالی	-2
بوڈو	-3
ڈوگری	-4
گجراتی	-5
ہندی	-6
کنڑ	-7
کشمیری	-8
کونکنی	-9
میٹھلی	-10
ملیالم	-11
منی پوری	-12

مراٹھی	-13
نیپالی	-14
اڈیا	-15
پنجابی	-16
سنسکرت	-17
سنھالی	-18
سندھی	-19
تامل	-20
تیلگو	-21
اردو	-22

نواں فہرست بند

(دفعہ 31 ب)

بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز

- 1- اصلاحات اراضی بہار ایکٹ، 1950 (بہار ایکٹ 30 بابت 1950)۔
- 2- لگان داری وزرعی اراضیات بمبئی ایکٹ، 1948 (بمبئی ایکٹ 67 بابت 1948)۔
- 3- برخاستگی ماکی طریقہ لگان داری بمبئی ایکٹ، 1949 (بمبئی ایکٹ 61 بابت 1949)۔
- 4- برخاستگی تعلق داری طریقہ لگان داری بمبئی ایکٹ، 1949 (بمبئی ایکٹ 62 بابت 1949)۔
- 5- برخاستگی لگان داری پنچ محل مہواسی ایکٹ، 1949 (بمبئی ایکٹ 63 بابت 1949)۔
- 6- برخاستگی کھوتی بمبئی ایکٹ، 1950 (بمبئی ایکٹ 6 بابت 1950)۔
- 7- برخاستگی پر گنہ اور کلکرنی وطن بمبئی ایکٹ، 1950 (بمبئی ایکٹ

- 60 بابت 1950)۔
- 8۔ برخاستگی حقوق مالکانہ (املاک، محال، انتقالی اراضیات) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1950 (مدھیہ پردیش ایکٹ 1 بابت 1951)
- 9۔ املاک (برخاستگی و تبدیلی بہ رعیت واری) مدراس ایکٹ، 1948 (مدراس ایکٹ 26 بابت 1948)۔
- 10۔ املاک (برخاستگی و تبدیلی بہ رعیت واری) ترمیم مدراس ایکٹ، 1950 (مدراس ایکٹ 1 بابت 1950)۔
- 11۔ برخاستگی زمینداری و اصلاحات اراضی اترپردیش ایکٹ، 1950 (اترپردیش ایکٹ 1 بابت 1951)۔
- 12۔ دستور العمل (برخاستگی جاگیرات) حیدرآباد، 1358 ایف۔ (نمبر 69 بابت 1359 فصلی)۔
- 13۔ دستور العمل (معاوضہ) جاگیرات حیدرآباد، 1359 ایف۔ (نمبر 35 بابت 1358 فصلی)۔
- 14۔ بازآباد کاری بے گھراشخاص (حصول اراضی) بہار ایکٹ، 1950 (بہار ایکٹ 38 بابت 1950)۔
- 15۔ حصول اراضی (بازآباد کاری پناہ گزینان) صوبہ جات متحدہ ایکٹ، 1948 (صوبہ جات متحدہ ایکٹ 36 بابت 1948)۔
- 16۔ بے گھراشخاص از سر نو بسانا (حصول اراضی) ایکٹ، 1948 (ایکٹ 60 بابت 1948)۔
- 17۔ بیمہ ایکٹ، 1938 (ایکٹ 4 بابت 1938) کی دفعات 52 الف تا 52 ز جو بیمہ (ترمیم) ایکٹ، 1950 (ایکٹ 47 بابت 1950) کی دفعہ 42 سے شامل کی گئیں۔
- 18۔ ریلوے کمپنی (توضیحات متعلق ہنگامی حالت) ایکٹ، 1951

(ایکٹ 51 بابت 1951)۔

- 19۔ صنعت (ترقی و انضباط) ایکٹ، 1951 (ایکٹ 65 بابت 1951) کا باب 3 الف جیسا کہ صنعت (ترقی و انضباط) ترمیم ایکٹ، 1953 (ایکٹ 26 بابت 1953) کی دفعہ 13 سے شامل کیا گیا۔
- 20۔ ترقی اراضی و منصوبہ بندی مغربی بنگال ایکٹ، 1948 (مغربی بنگال ایکٹ 21 بابت 1948) جس کی مغربی بنگال ایکٹ 29 بابت 1951 سے ترمیم کی گئی۔
- 21۔ تعین حد انتہائی زرعی مقبوضات آندھرا پردیش ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 10 بابت 1961)۔
- 22۔ لگان داری و زرعی اراضیات (جواز) آندھرا پردیش (رقبہ تلنگانہ) ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 21 بابت 1961)۔
- 23۔ تینخ بے ضابطہ پٹہ جات، اجارہ و قوی اراضی و برخواستگی رعایتی تشخیص آندھرا پردیش (رقبہ تلنگانہ) ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 36 بابت 1961)۔
- 24۔ حصول اراضیات مملو کہ مذہبی یا خیراتی ادارہ جات نوعیت عام آسام ایکٹ، 1959 (آسام ایکٹ 9 بابت 1961)۔
- 25۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) بہار ایکٹ، 1953 (بہار ایکٹ 20 بابت 1954)۔
- 26۔ اصلاحات اراضی تعین حد انتہائی رقبہ و حصول زائد اراضی بہار ایکٹ، 1961 (بہار ایکٹ 12 بابت 1962) (اس ایکٹ کی دفعہ 28 کو چھوڑ کر)۔
- 27۔ برخواستگی تعلق داری طریقہ لگان داری (ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1954 (بمبئی ایکٹ 1 بابت 1955)۔

- 28- برخاستگی تعلق داری طریقہ لگان داری (ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1957 (بمبئی ایکٹ 18 بابت 1958)۔
- 29- برخاستگی انعامات (کچھ رقبہ) بمبئی ایکٹ، 1958 (بمبئی ایکٹ 98 بابت 1958)۔
- 30- لگان داری وزری اراضیات (گجرات ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1960 (گجرات ایکٹ 16 بابت 1960)۔
- 31- تعین حد انتہائی زری اراضیات گجرات ایکٹ، 1960 (گجرات ایکٹ 26 بابت 1961)۔
- 32- سکبار او مہواسی املاک (برخاستگی حق مالکانہ وغیرہ) دستور العمل، 1962 (دستور العمل گجرات 1 بابت 1962)۔
- 33- برخاستگی بقایا انتقالات ہتھیت گجرات ایکٹ، 1963 (گجرات ایکٹ 33 بابت 1963) سوائے اس کے کہ جس حد تک یہ ایکٹ اس کی دفعہ 2 کے فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (د) میں محولہ انتقال ہتھیت سے متعلق ہے۔
- 34- زری اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) مہاراشٹر ایکٹ، 1961 (مہاراشٹر ایکٹ 27 بابت 1961)۔
- 35- لگان داری وزری اراضیات (مکرر وضع قانون، جواز و مزید ترمیم) حیدرآباد ایکٹ، 1961 (مہاراشٹر ایکٹ 45 بابت 1961)۔
- 36- لگان داری وزری اراضیات حیدرآباد ایکٹ، 1950 (حیدرآباد ایکٹ 21 بابت 1950)۔
- 37- جنمی کرم ادائیگی (برخاستگی) ایکٹ، 1960 (کیرالا ایکٹ 3 بابت 1961)۔
- 38- ٹیکس اراضی کیرالا ایکٹ، 1961 (کیرالا ایکٹ 13 بابت 1961)۔

- 39- اصلاحات اراضی کیرالا ایکٹ، 1963 (کیرالا ایکٹ 1 بابت
1964)۔
- 40- مجموعہ مال گزاری اراضی مدھیہ پردیش، 1959 (مدھیہ پردیش
ایکٹ 20 بابت 1959)۔
- 41- تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات مدھیہ پردیش ایکٹ، 1960
(مدھیہ پردیش ایکٹ 20 بابت 1960)۔
- 42- تحفظ کاشت کار لگان داران مدراس ایکٹ، 1955 (مدراس
ایکٹ 25 بابت 1955)۔
- 43- کاشت کار لگان داران (ادائی مناسب لگان) مدراس ایکٹ،
1956 (مدراس ایکٹ 24 بابت 1956)۔
- 44- کدی ری پود خیل کاران (تحفظ بے دخلی) مدراس ایکٹ،
1961 (مدراس ایکٹ 38 بابت 1961)۔
- 45- امانت عامہ (ضابطہ بندی انتظام زرعی اراضیات) مدراس ایکٹ،
1961 (مدراس ایکٹ 57 بابت 1961)۔
- 46- اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) مدراس ایکٹ،
1961 (مدراس ایکٹ 58 بابت 1961)۔
- 47- لگان داری میسور ایکٹ، 1952 (میسور ایکٹ 13
بابت 1952)۔
- 48- لگان داران گُرگ ایکٹ، 1957 (میسور ایکٹ 14
بابت 1957)۔
- 49- برخاستگی عہدہ دبھی میسور ایکٹ، 1961 (میسور ایکٹ
14 بابت 1961)۔
- 50- لگان داری وزرعی اراضیات (جواز) حیدرآباد ایکٹ،
1961 (میسور ایکٹ 36 بابت 1961)۔
- 51- اصلاحات اراضی میسور ایکٹ، 1961 (میسور ایکٹ 10

- بابت 1962)۔
52۔ اصلاحات اراضی اڑیسہ ایکٹ، 1960 (اڑیسہ ایکٹ 16
بابت 1960)۔
53۔ ضم شدہ علاقہ جات (برخاستگی عہدہ دیہی) اڑیسہ ایکٹ،
1963 (اڑیسہ ایکٹ 10 بابت 1963)۔
54۔ تحفظ حق لگانداری اراضی پنجاب ایکٹ، 1953 (پنجاب ایکٹ
10 بابت 1953)۔
55۔ لگان داری راجستھان ایکٹ، 1955 (راجستھان ایکٹ 3 بابت
1955)۔
56۔ برخاستگی زمینداری و بسوے داری راجستھان ایکٹ،
1959 (راجستھان ایکٹ 8 بابت 1959)۔
57۔ برخاستگی زمینداری و اصلاحات اراضی کماؤں اور اترا کھنڈ
ایکٹ، 1960 (اتر پردیش ایکٹ 17 بابت 1960)۔
58۔ تعیین انتہائی حد مقبوضات اراضی اتر پردیش ایکٹ، 1960
(اتر پردیش ایکٹ 1 بابت 1961)۔
59۔ حصول املاک مغربی بنگال ایکٹ، 1953 (مغربی بنگال
ایکٹ 1 بابت 1954)۔
60۔ اصلاحات آراضی مغربی بنگال ایکٹ، 1955 (مغربی بنگال ایکٹ
10 بابت 1956)۔
61۔ اصلاحات اراضی دہلی ایکٹ، 1954 (دہلی ایکٹ 8 بابت
1954)۔
62۔ مقبوضات اراضی (انتہائی حد) دہلی ایکٹ، 1960
(مرکزی ایکٹ 24 بابت 1960)۔
63۔ مال گزاری اراضی و اصلاحات اراضی منی پور ایکٹ،

- 1960 (مرکزی ایکٹ 33 بابت 1960)۔
 64۔ مال گزاری اراضی و اصلاحات اراضی تری پورہ ایکٹ، 1960
 (مرکزی ایکٹ 43 بابت 1960)۔
 65۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ، 1969 (کیرالا ایکٹ
 35 بابت 1969)۔
 66۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ 1971 (کیرالا
 ایکٹ 25 بابت 1971)۔
 67۔ اصلاحات اراضی (انتہائی حد زرعی مقبوضات) آندھرا پردیش
 ایکٹ، 1973 (آندھرا پردیش ایکٹ 1 بابت 1973)۔
 68۔ اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم)
 بہار ایکٹ، 1972 (بہار ایکٹ 1 بابت 1973)۔
 69۔ اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم)
 بہار ایکٹ، 1973 (بہار ایکٹ 9 بابت 1973)۔
 70۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) بہار ایکٹ، 1972 (بہار ایکٹ 5
 بابت 1972)۔
 71۔ انتہائی حد زرعی اراضیات (ترمیم) گجرات ایکٹ، 1972
 (گجرات ایکٹ 2 بابت 1974)۔
 72۔ انتہائی حد مقبوضات اراضی ہریانہ ایکٹ، 1972 (ہریانہ
 ایکٹ 26 بابت 1972)۔
 73۔ انتہائی حد مقبوضات اراضی ہماچل پردیش ایکٹ، 1972
 (ہماچل پردیش ایکٹ 19 بابت 1973)۔
 74۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ، 1972 (کیرالا ایکٹ
 17 بابت 1972)۔

- 75- انتہائی حد زرعی مقبوضات (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ،
1972 (مدھیہ پردیش ایکٹ 12 بابت 1974)۔
- 76- انتہائی زرعی مقبوضات (ترمیم دوئم) مدھیہ پردیش ایکٹ،
1972 (مدھیہ پردیش ایکٹ 13 بابت 1974)۔
- 77- اصلاحات اراضی (ترمیم) میسور ایکٹ، 1973 (کرناٹک ایکٹ
1 بابت 1974)۔
- 78- اصلاحات اراضی پنجاب ایکٹ، 1972 (پنجاب ایکٹ 10
بابت 1973)۔
- 79- تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات راجستھان ایکٹ، 1973
(راجستھان ایکٹ 11 بابت 1973)۔
- 80- گڈ لور جنم املاک (برخاستگی و تبدیلی بہ رعیت داری) ایکٹ،
1969 (تامل ناڈو ایکٹ 24 بابت 1969)۔
- 81- اصلاحات اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1972 (مغربی
بنگال ایکٹ 12 بابت 1972)۔
- 82- حصول املاک (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1964 (مغربی
بنگال ایکٹ 22 بابت 1964)۔
- 83- حصول املاک (ترمیم دویم) مغربی بنگال ایکٹ، 1973
(مغربی بنگال ایکٹ 33 بابت 1973)۔
- 84- لگانداری وزرعی اراضیات (ترمیم گجرات) بمبئی ایکٹ،
1972 (گجرات ایکٹ 5 بابت 1973)۔
- 85- اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1974 (اڑیسہ ایکٹ
9 بابت 1974)۔
- 86- مال گزاری اراضی و اصلاحات اراضی (ترمیم دوئم) تری پورہ
ایکٹ، 1974 (تری پورہ ایکٹ 7 بابت 1974)۔
- 87- x x x x x

- 88- صنعت (ترقی و انضباط) ایکٹ، 1951 (مرکزی ایکٹ 65
بابت 1951)۔
- 89- طلب و حصول جائیداد غیر منقولہ ایکٹ، 1952 (مرکزی
ایکٹ 30 بابت 1952)۔
- 90- معدن و معدنیات (ترقی و انضباط) ایکٹ، 1957 (مرکزی
ایکٹ 67 بابت 1957)۔
- 91- اجارہ اور تحدیدی تجارتی طریقہ ایکٹ، 1969 (مرکزی
ایکٹ 54 بابت 1969)۔
- 92- x x x x x
- 93- کوک کونلہ کان (توضیحات متعلق ہنگامی حالت) ایکٹ،
1979 (مرکزی ایکٹ 64 بابت 1971)۔
- 94- کوک کونلہ کان (قومیانہ) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ
36 بابت 1972)۔
- 95- عام کاروبار بیمہ (قومیانہ) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ 57
بابت 1972)۔
- 96- بھارتی تانبہ کارپوریشن (حصول بار کار) ایکٹ، 1972
(مرکزی ایکٹ 58 بابت 1972)۔
- 97- ناقابل کار کاروباری ادارہ جات پارچہ (حصولی انتظام) ایکٹ،
1972 (مرکزی ایکٹ 72 بابت 1972)۔
- 98- کوک کونلہ کان (حصولی انتظام) ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ
15 بابت 1973)۔
- 99- کوک کونلہ کان (قومیانہ) ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ 26
بابت 1973)۔
- 100- انضباط زر مبادلہ خارجہ ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ 46
بابت 1973)۔

- 101- الکا ک ایشڈ ون کمپنی لمیٹڈ (حصول بار کار) ایکٹ، 1973
(مرکزی ایکٹ 56 بابت 1973)۔
- 102- کونلہ کان (تحفظ و ترقی) ایکٹ، 1974 (مرکزی ایکٹ 28
بابت 1974)۔
- 103- زائد مشاہرات (لازمی جمع) ایکٹ، 1974 (مرکزی
ایکٹ 37 بابت 1974)۔
- 104- تحفظ زر مبادلہ خارجہ و انسداد سرگرمی خفیہ درآمد برآمد ایکٹ،
1974 (مرکزی ایکٹ 52 بابت 1974)۔
- 105- ناقابل کار کاروباری ادارہ جات پارچہ (قومیانہ) ایکٹ، 1974
(مرکزی ایکٹ 57 بابت 1974)۔
- 106- زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1964 (مہاراشٹر ایکٹ 16 بابت
1965)۔
- 107- زرعی اراضیات (تعیین حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ،
1965 (مہاراشٹر ایکٹ 32 بابت 1965)۔
- 108- زرعی اراضیات (تعیین حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ،
1968 (مہاراشٹر ایکٹ 16 بابت 1968)۔
- 109- زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم دوئم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1968 (مہاراشٹر ایکٹ 33 بابت 1968)۔
- 110- زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1969 (مہاراشٹر ایکٹ 37 بابت 1969)۔
- 111- زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم دوئم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1969 (مہاراشٹر ایکٹ 38 بابت 1969)۔
- 112- زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1970 (مہاراشٹر ایکٹ 27

بابت 1970)۔

113- زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1972 (مہاراشٹر ایکٹ 13 بابت

1972)۔

114- زرعی اراضیات (تعیین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1973 (مہاراشٹر ایکٹ 50 بابت 1973)۔

115- اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1965 (اڑیسہ ایکٹ

13 بابت 1965)۔

116- اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1966 (اڑیسہ ایکٹ 8

بابت 1967)۔

117- اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1967 (اڑیسہ ایکٹ

13 بابت 1967)۔

118- اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1969 (اڑیسہ ایکٹ

13 بابت 1969)۔

119- اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ، 1970 (اڑیسہ ایکٹ

18 بابت 1970)۔

120- تعین انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) اترپردیش ایکٹ،

1972 (اترپردیش ایکٹ 18 بابت 1973)۔

121- تعین انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) اترپردیش ایکٹ،

1974 (اترپردیش ایکٹ 2 بابت 1975)۔

122- زرعی مال گزاری و اصلاحات اراضی (ترمیم دوئم) تری

پورہ ایکٹ، 1975 (تری پورہ ایکٹ 3 بابت 1975)۔

123- اصلاحات اراضی دادر اور نگر حویلی دستور العمل، 1971

(3 بابت 1971)۔

- 124۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) دادر اور نگر حویلی دستور العمل،
1973 (5 بابت 1973)۔
- 125۔ موٹر گاڑی ایکٹ، 1939 (مرکزی ایکٹ 4 بابت 1939)
کی دفعہ 66 الف اور باب 4 الف۔
- 126۔ لازمی اجناس ایکٹ 1955 (مرکزی ایکٹ 10 بابت
1955)۔
- 127۔ خفیہ درآمد برآمد کنندگان و ناجائز کاروبار کنندگان
زر مبادلہ خارجہ (ضبطی جائیداد) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ
13 بابت 1976)۔
- 128۔ بندھوا مزدوری نظام (برخاستگی) ایکٹ، 1976 (مرکزی
ایکٹ 19 بابت 1976)۔
- 129۔ تحفظ زر مبادلہ خارجہ و انسداد سرگرمی خفیہ درآمد برآمد
(ترمیم) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 20 بابت 1976)۔
- 130۔ x x x x x
- 131۔ لیوی چینی قیمت توازن فنڈ ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ
31 بابت 1976)۔
- 132۔ شہری اراضی (انتہائی حدو ضابطہ بندی) ایکٹ،
1976 (مرکزی ایکٹ 33 بابت 1976)۔
- 133۔ یونین حسابات محکمہ بندی (تبادلہ عملہ) ایکٹ، 1976
(مرکزی ایکٹ 59 بابت 1976)۔
- 134۔ قطعات اراضی تعیین انتہائی حد آسام ایکٹ، 1956 (آسام
ایکٹ 1 بابت 1957)۔
- 135۔ لگانداری وزرعی اراضیات (علاقہ ودھرب) بمبئی ایکٹ،
1958 (بمبئی ایکٹ 99 بابت 1958)۔

- 136۔ نجی جنگلات (حصولی) گجرات ایکٹ، 1972 (گجرات ایکٹ 14 بابت 1973)۔
- 137۔ مقبوضات اراضی انتہائی حد (ترمیم) ہریانہ ایکٹ، 1976 (ہریانہ ایکٹ 17 بابت 1976)۔
- 138۔ لگانداری وزرعی اصلاحات ہماچل پردیش ایکٹ، 1972 (ہماچل پردیش ایکٹ 8 بابت 1974)۔
- 139۔ اراضی شاملات دیہہ مرکوزیت واستفادہ ہماچل پردیش ایکٹ، 1974 (ہماچل پردیش ایکٹ 18 بابت 1974)۔
- 140۔ زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم و متفرق توضیعات) کرناٹک ایکٹ، 1974 (کرناٹک ایکٹ 31 بابت 1974)۔
- 141۔ زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم) کرناٹک ایکٹ، 1976 (کرناٹک ایکٹ 27 بابت 1976)۔
- 142۔ انسداد بے دخلی کیرالا ایکٹ، 1966 (کیرالا ایکٹ 12 بابت 1966)۔
- 143۔ تھیروپورم ادائیگی (برخاستگی) ایکٹ، 1969 (کیرالا ایکٹ 19 بابت 1969)۔
- 144۔ سری پدم حق انتخاب اراضیات ایکٹ، 1969 (کیرالا ایکٹ 20 بابت 1969)۔
- 145۔ سری پنڈروا کا اراضیات (مرکوزیت و حق انتخاب) ایکٹ، 1971 (کیرالا ایکٹ 20 بابت 1971)۔
- 146۔ نجی جنگلات (مرکوزیت و تفویض) کیرالا ایکٹ، 1971 (کیرالا ایکٹ 26 بابت 1971)۔
- 147۔ زرعی کام گران کیرالا ایکٹ، 1974 (کیرالا ایکٹ 18 بابت 1974)۔
- 148۔ کاجو کارخانہ جات (حصولی) کیرالا ایکٹ، 1974 (کیرالا

ایکٹ 29 بابت 1974)۔

149۔ چٹیز کیرالا ایکٹ، 1975 (کیرالا ایکٹ 23 بابت
1975)۔

150۔ درج فہرست قبائل (ممانعت منقلی اراضیات و بحالی اراضیات
منتقل شدہ) کیرالا ایکٹ، 1975 (کیرالا ایکٹ 31
بابت 1975)۔

151۔ زرعی اصلاحات (ترمیم) کیرالا ایکٹ، 1976 (کیرالا ایکٹ
15 بابت 1976)۔

152۔ کسم برخاستگی لگانداری ایکٹ، 1976 (کیرالا ایکٹ 16
بابت 1976)۔

153۔ زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ،
1974 (مدھیہ پردیش ایکٹ 20 بابت 1974)۔

154۔ زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ،
1975 (مدھیہ پردیش ایکٹ 2 بابت 1976)۔

155۔ مغربی خاندیش مہواسی املاک (خاتمہ مالکانہ حقوق وغیرہ)
دستور العمل، 1961 (مہاراشٹر دستور العمل 1 بابت
1962)۔

156۔ درج فہرست قبائل بحالی اراضیات مہاراشٹر ایکٹ
، 1974 (مہاراشٹر ایکٹ 14 بابت 1975)۔

157۔ زرعی اراضیات (تخفیف انتہائی حد اراضیات) اور (ترمیم)
مہاراشٹر ایکٹ، 1972 (مہاراشٹر ایکٹ 21
بابت 1975)۔

158۔ نئی جنگلات (حصولی) مہاراشٹر ایکٹ، 1975 (مہاراشٹر ایکٹ
29 بابت 1975)۔

159۔ زرعی اراضیات (تخفیف انتہائی حد اراضیات) اور (ترمیم)

- ترمیمی مہاراشٹر ایکٹ، 1975 (مہاراشٹر ایکٹ 47 بابت
1975)۔
- 160۔ زرعی اراضیات (انتہائی حد اراضیات) (ترمیم) مہاراشٹر
ایکٹ، 1975 (مہاراشٹر ایکٹ 2 بابت 1976)۔
- 161۔ برخاستگی املاک اڑیسہ ایکٹ، 1951 (اڑیسہ ایکٹ 1 بابت
1952)۔
- 162۔ قیام نو آبادیات راجستھان ایکٹ، 1954 (راجستھان ایکٹ
27 بابت 1954)۔
- 163۔ زرعی اصلاحات و حصولی املاک مالکان اراضی راجستھان
ایکٹ، 1963 (راجستھان ایکٹ 11 بابت 1964)۔
- 164۔ زرعی اراضیات تعیین انتہائی حد (ترمیم) راجستھان ایکٹ،
1976 (راجستھان ایکٹ 8 بابت 1976)۔
- 165۔ لگانداری (ترمیم) راجستھان ایکٹ، 1976 (راجستھان
ایکٹ 12 بابت 1976)۔
- 166۔ زرعی اصلاحات (تخفیف انتہائی حد اراضی) تامل ناڈو
ایکٹ، 1970 (تامل ناڈو ایکٹ 17 بابت 1970)۔
- 167۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) (ترمیم) تامل ناڈو
ایکٹ، 1971 (تامل ناڈو ایکٹ 41 بابت 1971)۔
- 168۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) (ترمیم) تامل ناڈو
ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 10 بابت 1972)۔
- 169۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) (ترمیم دوئم تامل ناڈو
ایکٹ 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 20 بابت 1972)۔
- 170۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) (ترمیم سوئم تامل ناڈو
ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 37 بابت 1972)۔
- 171۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) (ترمیم چہارم تامل ناڈو

- ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 39 بابت 1972)۔
- 172۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم ششم تامل ناڈو ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 7 بابت 1974)۔
- 173۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم پنجم تامل ناڈو ایکٹ، 1972 (تامل ناڈو ایکٹ 10 بابت 1974)۔
- 174۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) تامل ناڈو ترمیم ایکٹ، 1974 (تامل ناڈو ایکٹ 15 بابت 1974)۔
- 175۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم سوئم تامل ناڈو ایکٹ، 1974 (تامل ناڈو ایکٹ 30 بابت 1974)۔
- 176۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ، 1974 (تامل ناڈو ایکٹ 32 بابت 1974)۔
- 177۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم تامل ناڈو ایکٹ، 1975 (تامل ناڈو ایکٹ 11 بابت 1975)۔
- 178۔ زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ، 1975 (تامل ناڈو ایکٹ 21 بابت 1975)۔
- 179۔ برخانگی زمینداری زرعی اصلاحات اترپردیش ایکٹ، 1950 (اترپردیش ایکٹ 1 بابت 1951) میں ترمیمات جو قوانین اراضی (ترمیم) اترپردیش ایکٹ، 1971 (اترپردیش ایکٹ 21 بابت 1971) اور قوانین اراضی (ترمیم) اترپردیش ایکٹ، 1974 (اترپردیش ایکٹ 34 بابت 1974) کے ذریعے عمل میں لائی گئی ہیں۔
- 180۔ تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات (ترمیم) اترپردیش ایکٹ، 1976 (اترپردیش ایکٹ 20 بابت 1976)۔
- 181۔ زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم) مغربی بنگال ایکٹ، 1972 (مغربی بنگال ایکٹ 28 بابت 1972)۔

- 182۔ بحالی منتقل کردہ اراضی مغربی بنگال ایکٹ، 1973 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1973)۔
- 183۔ زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1974 (مغربی بنگال ایکٹ 33 بابت 1974)۔
- 184۔ زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1975 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1975)۔
- 185۔ زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1976 (مغربی بنگال ایکٹ 12 بابت 1976)۔
- 186۔ زرعی اراضی (انتہائی حد) ترمیم دہلی ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 15 بابت 1976)۔
- 187۔ گوا، دمن اور دیومند کرس (تحفظ بے دخلی) ایکٹ، 1975 (گوا، دمن اور دیو ایکٹ 1 بابت 1976)۔
- 188۔ زرعی اصلاحات (تعیین حد اراضی) پانڈیچری ایکٹ، 1973 (پانڈیچری ایکٹ 9 بابت 1974)۔
- 189۔ آسام (عارضی بندوبست شدہ رقبہ جات) لگان داری ایکٹ، 1971 (آسام ایکٹ 33 بابت 1971)۔
- 190۔ آسام (عارضی بندوبست شدہ رقبہ جات) لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1974 (آسام ایکٹ 18 بابت 1974)۔
- 191۔ اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم) (ترمیمی) بہار ایکٹ، 1974 (بہار ایکٹ 13 بابت 1975)۔
- 192۔ اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ، 1976 (بہار ایکٹ 22 بابت 1976)۔
- 193۔ اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ، 1978 (بہار ایکٹ 7 بابت 1978)۔

- 194- حصول اراضی (ترمیم بہار) ایکٹ، 1979 (بہار ایکٹ 2 بابت 1980)-
- 195- انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) ہریانہ ایکٹ، 1977 (ہریانہ ایکٹ 14 بابت 1977)-
- 196- زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی) تامل ناڈو ترمیم ایکٹ، 1978 (تامل ناڈو ایکٹ 25 بابت 1978)-
- 197- زرعی اصلاحات (تعیین انتہائی حد اراضی، تامل ناڈو ترمیم ایکٹ، 1979 (تامل ناڈو ایکٹ 11 بابت 1979)-
- 198- قوانین بر خاستگی زمینداری (ترمیم) اتر پردیش ایکٹ، 1978 (اتر پردیش ایکٹ 15 بابت 1978)-
- 199- بحالی منتقل کردہ اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1978 (مغربی بنگال ایکٹ 24 بابت 1978)-
- 200- بحالی منتقل کردہ اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1980 (مغربی بنگال ایکٹ 56 بابت 1980)-
- 201- زرعی لگان داری گوا، دمن اور دیوا ایکٹ، 1964 (گوا، دمن اور دیوا ایکٹ 7 بابت 1964)-
- 202- زرعی لگان داری (پانچویں ترمیم) گوا، دمن اور دیوا ایکٹ، 1976 (گوا، دمن اور دیوا ایکٹ 17 بابت 1976)-
- 203- آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی دستور العمل، 1959 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1959)-
- 204- آندھرا پردیش درج فہرست رقبے قوانین (وسعت اور ترمیم) دستور العمل، 1963 (آندھرا پردیش دستور العمل 2 بابت 1963)-
- 205- آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم)

- دستور العمل، 1970 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت
- (1970)
- 206- آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم)
دستور العمل، 1971 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت
- (1971)
- 207- آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم) دستور
العمل، 1978 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1978)۔
- 208- بہار کاشتکاری ایکٹ، 1885 (بہار ایکٹ 8 بابت 1885)۔
- 209- چھوٹا ناگپور کاشتکاری ایکٹ، 1908 (بنگال ایکٹ 6 بابت
1908)
- (باب 8- دفعہ 46، 47، 48، 48 الف اور 49؛ باب 10 -
دفعات 71، 71 الف اور 71 ب اور باب 18 - دفعات
240، 241 اور 242)۔
- 210- سنہ 1949 پر گنہ کاشتکاری (تکمیلی توضیحات) ایکٹ، 1949
(بہار ایکٹ 14 بابت 1949) دفعہ 53 کو چھوڑ کر۔
- 211- بہار درج فہرست رقبہ دستور العمل، 1969 (بہار دستور
العمل 1 بابت 1969)۔
- 212- بہار اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اور حصول زائد اراضی)
(ترمیم) ایکٹ، 1982 (بہار ایکٹ 55 بابت 1982)۔
- 213- گجرات دیو استھان انعام بر خاستگی ایکٹ، 1969 (گجرات
ایکٹ 16 بابت 1969)۔
- 214- گجرات لگان داری قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1976 (گجرات
ایکٹ 37 بابت 1976)۔
- 215- گجرات زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) ایکٹ، 1976

- (صدر کا ایکٹ 43 بابت 1976)۔
- 216- گجرات دیو استھان انعام برخواستگی (ترمیم) ایکٹ، 1977
(گجرات ایکٹ 27 بابت 1977)۔
- 217- گجرات لگان داری قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1977 (گجرات
ایکٹ 30 بابت 1977)۔
- 218- ممبئی مال گذاری اراضی (گجرات دوسری ترمیم) ایکٹ،
1980 (گجرات ایکٹ 37 بابت 1980)۔
- 219- ممبئی مجموعہ مال گذاری اراضی اور مدت اراضی لگان داری
برخواستگی قوانین (گجرات ترمیم) ایکٹ، 1982 (گجرات
ایکٹ 8 بابت 1982)۔
- 220- ہماچل پردیش انتقال اراضی (ضابطہ بندی) ایکٹ، 1968
(ہماچل پردیش ایکٹ 15 بابت 1969)۔
- 221- ہماچل پردیش انتقال اراضی (ضابطہ بندی) (ترمیم) ایکٹ،
1986 (ہماچل پردیش ایکٹ 16 بابت 1986)۔
- 222- کرناٹک درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (بعض
انتقال اراضی امتناع) ایکٹ، 1978 (کرناٹک ایکٹ 2 بابت
1979)۔
- 223- کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1978 (کیرالا
ایکٹ 13 بابت 1978)۔
- 224- کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1981 (کیرالا
ایکٹ 19 بابت 1981)۔
- 225- مدھیہ پردیش مجموعہ مال گذاری اراضی (تیسری ترمیم)
ایکٹ، 1976 (مدھیہ پردیش ایکٹ 61 بابت 1976)۔
- 226- مدھیہ پردیش مجموعہ مال گذاری اراضی (ترمیم) ایکٹ،
1980 (مدھیہ پردیش ایکٹ 15 بابت 1980)۔

- 227- مدھیہ پردیش غیر زرعی مقبوضات انتہائی حد ایکٹ 1981، (مدھیہ پردیش ایکٹ 11 بابت 1981)۔
- 228- مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (مدھیہ پردیش ایکٹ 1 بابت 1984)۔
- 229- مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (ترمیم) ایکٹ، 1984 (مدھیہ پردیش ایکٹ 14 بابت 1984)۔
- 230- مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (ترمیم) ایکٹ، 1989 (مدھیہ پردیش ایکٹ 8 بابت 1989)۔
- 231- مہاراشٹر مجموعہ مال گذاری اراضی، 1966 (مہاراشٹر ایکٹ 41 بابت 1966) دفعات 36، 36 الف اور 36 ب۔
- 232- مہاراشٹر مجموعہ مال گذاری اراضی مجموعہ اور مہاراشٹر بحالی اراضیات درج فہرست قبائل (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (مہاراشٹر ایکٹ 30 بابت 1977)۔
- 233- مہاراشٹر بعض اراضی معدن اور معدنیات کے موجودہ حقوق مالکانہ کا بر خاستگی ایکٹ، 1985 (مہاراشٹر ایکٹ 16 بابت 1985)۔
- 234- اڑیسہ درج فہرست رقبہ جات (درج فہرست قبائل کے ذریعہ) انتقال غیر منقولہ جائیداد دستور العمل، 1956 (اڑیسہ دستور العمل 2 بابت 1956)۔
- 235- اڑیسہ اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1975 (اڑیسہ ایکٹ 29 بابت 1976)۔
- 236- اڑیسہ اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1976 (اڑیسہ ایکٹ 30 بابت 1976)۔
- 237- اڑیسہ اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (اڑیسہ ایکٹ 44 بابت 1976)۔

- 238۔ راجستھان آباد کاری (ترمیم) ایکٹ، 1984 (راجستھان ایکٹ 12 بابت 1984)۔
- 239۔ راجستھان لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1984 (راجستھان ایکٹ 13 بابت 1984)۔
- 240۔ راجستھان لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1987 (راجستھان ایکٹ 21 بابت 1987)۔
- 241۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ، 1979 (تامل ناڈو ایکٹ 8 بابت 1980)۔
- 242۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1980 (تامل ناڈو ایکٹ 21 بابت 1980)۔
- 243۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1981 (تامل ناڈو ایکٹ 59 بابت 1981)۔
- 244۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ، 1983 (تامل ناڈو ایکٹ 2 بابت 1984)۔
- 245۔ اتر پردیش قوانین اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1982 (اتر پردیش ایکٹ 20 بابت 1982)۔
- 246۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1965 (مغربی بنگال ایکٹ 18 بابت 1965)۔
- 247۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1966 (مغربی بنگال ایکٹ 11 بابت 1966)۔
- 248۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1969 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1969)۔
- 249۔ مغربی بنگال حصول املاک (ترمیم) ایکٹ، 1977 (مغربی بنگال ایکٹ 36 بابت 1977)۔
- 250۔ مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی ایکٹ، 1979

- (مغربی بنگال ایکٹ 44 بابت 1979)۔
251۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980
(مغربی بنگال ایکٹ 41 بابت 1980)۔
252۔ مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی (ترمیم) ایکٹ،
1981 (مغربی بنگال ایکٹ 33 بابت 1981)۔
253۔ کلکتہ ٹھکانا لگانداری (حصول اور ضابطہ بندی) ایکٹ، 1981
(مغربی بنگال ایکٹ 37 بابت 1981)
254۔ مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی (ترمیم) ایکٹ،
1982 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1982)۔
255۔ کلکتہ ٹھکانا لگانداری (حصول اور ضابطہ بندی) (ترمیم) ایکٹ،
1984 (مغربی بنگال ایکٹ 41 بابت 1984)۔
256۔ ماہی اصلاحات اراضی ایکٹ، 1968 (پانڈیچری ایکٹ
1 بابت 1968)۔
257۔ ماہی اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980 (پانڈیچری
ایکٹ 1 بابت 1981)۔
257 الف۔ تامل ناڈو پسماندہ طبقات درج فہرست ذاتیں اور درج
فہرست قبائل (ریاست کے تابع تعلیمی اداروں میں جگہوں اور
ملازمتوں میں تقرریاں یا عہدوں کا تحفظ) ایکٹ،
1993 (تامل ناڈو ایکٹ 45 بابت 1994)۔
258۔ بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری ایکٹ، 1947
(بہار ایکٹ 4 بابت 1948)۔
259۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات ایکٹ،
1956 (بہار ایکٹ 22 بابت 1956)۔
260۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم)
ایکٹ، 1970 (بہار ایکٹ 7 بابت 1970)۔

- 261- بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری (ترمیم) ایکٹ،
1970 (بہار ایکٹ 9 بابت 1970)۔
- 262- بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم)
ایکٹ، 1973 (بہار ایکٹ 27 بابت 1975)۔
- 263- بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم)
ایکٹ، 1981 (بہار ایکٹ 35 بابت 1982)۔
- 264- بہار اصلاحات اراضی (تعمین انتہائی حد علاقہ اور حصول زاید
ارضی) (ترمیم) ایکٹ، 1987 (بہار ایکٹ
21 بابت 1987)۔
- 265- بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری (ترمیم) ایکٹ،
1989 (بہار ایکٹ 11 بابت 1989)۔
- 266- بہار اصلاحات اراضی ترمیم ایکٹ، 1989 (بہار ایکٹ
11 بابت 1990)۔
- 267- کرناٹک درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (امتناع
انتقال بعض اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1984 (کرناٹک ایکٹ
3 بابت 1984)۔
- 268- کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (کیرالا
ایکٹ 16 بابت 1989)۔
- 269- کیرالا اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1989
(کیرالا ایکٹ 2 بابت 1990)۔
- 270- اڑیسہ اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (اڑیسہ
ایکٹ 9 بابت 1990)۔
- 271- راجستھان لگانداری (ترمیم) ایکٹ، 1979 (راجستھان
ایکٹ 16 بابت 1979)۔
- 272- راجستھان آباد کاری (ترمیم) ایکٹ، 1987 (راجستھان

- ایکٹ 2 بابت 1987)۔
- 273۔ راجستھان آباد کاری (ترمیم) ایکٹ، 1989 (راجستھان ایکٹ 12 بابت 1989)۔
- 274۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1983 (تامل ناڈو ایکٹ 3 بابت 1984)۔
- 275۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1986 (تامل ناڈو ایکٹ 57 بابت 1986)۔
- 276۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ، 1987 (تامل ناڈو ایکٹ 4 بابت 1988)۔
- 277۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعیین انتہائی حد اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1989 (تامل ناڈو ایکٹ 30 بابت 1989)۔
- 278۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1981 (مغربی بنگال ایکٹ 50 بابت 1981)۔
- 279۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1986 (مغربی بنگال ایکٹ 5 بابت 1986)۔
- 280۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1986 (مغربی بنگال ایکٹ 19 بابت 1986)۔
- 281۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (تیسری ترمیم) ایکٹ، 1986 (مغربی بنگال ایکٹ 35 بابت 1986)۔
- 282۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1989)۔
- 283۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1990 (مغربی بنگال ایکٹ 24 بابت 1990)۔
- 284۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی ٹریبونل ایکٹ، 1991 (مغربی بنگال ایکٹ 12 بابت 1991)۔

تشریح:- راجستھان لگانداری ایکٹ، 1955 (راجستھان ایکٹ 3 بابت 1955) کے تحت دفعہ 31 الف کے فقرہ (1) کی دوسری شرط کی خلاف ورزی میں کیا گیا حصول اس خلاف ورزی کرنے کی حد تک باطل ہو گا۔

دسواں فہرست بند

[دفعات 102(2) اور 191(2)]

دل پدل کی بنا پر نا اہلیت کی نسبت توضیحات
1- تعبیر۔

اس فہرست بند میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، -

(الف) ”ایوان“ سے پارلیمنٹ کا کوئی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا، جیسی بھی صورت ہو، کوئی ایوان مراد ہے؛

(ب) پیرا گراف 2 یا پیرا گراف 4 کی، جیسی بھی صورت ہو، توضیحات کے مطابق ایوان کے کسی رکن کی نسبت، جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے، ”جھیلچر پارٹی“ سے مذکورہ توضیحات کے مطابق اس ایوان کے ایسے تمام ارکان پر مشتمل زمرہ مراد ہے، جن کا تعلق فی الوقت اس سیاسی جماعت سے ہے؛

(ج) ایوان کے کسی رکن کی نسبت ”اصل سیاسی جماعت“

سے پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے ایسی سیاسی جماعت مراد ہے جس کا وہ رکن ہے؛

(د) ”پیرا گراف“ سے اس فہرست بند کا پیرا گراف مراد ہے۔
2۔ دل بدل کی بنا پر نااہلیت۔

(1) پیرا گراف 4 اور پیرا گراف 5 کی توضیحات کے تابع، ایوان کا کوئی رکن جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا۔

(الف) اگر اس نے ایسی سیاسی جماعت کی اپنی رکنیت قصداً چھوڑ دی ہے؛ یا

(ب) اگر وہ ایسی سیاسی جماعت کے ذریعہ، جس سے اس کا تعلق ہے، یا اس سلسلہ میں اس کے ذریعہ مجاز کردہ کسی شخص یا حاکم کے ذریعے دی گئی کسی ہدایت کے خلاف، دونوں ہی صورتوں میں، ایسی سیاسی جماعت، شخص یا حاکم کی ماقبل اجازت کے بغیر، ایسے ایوان میں ووٹ دیتا ہے یا ووٹ دینے سے باز رہتا ہے اور اس طرح ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے باز رہنے کو ایسی سیاسی جماعت، شخص یا حاکم نے اس طرح ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے باز رہنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر اندر معاف نہیں کیا ہے۔

تشریح۔ اس ذیلی پیرا گراف کی اغراض کے لیے،

(الف) ایوان کے کسی منتخب رکن کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا ایسی سیاسی جماعت سے، اگر کوئی ہو، تعلق ہے جس نے اسے ایسے رکن کی حیثیت سے انتخاب کے لیے بطور امیدوار کھڑا کیا تھا؛

(ب) ایوان کے کسی نامزد رکن کے بارے میں،

(i) جہاں وہ بطور ایسے رکن کے اپنی نامزدگی کی تاریخ پر کسی سیاسی جماعت کا رکن ہے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا تعلق ایسی سیاسی جماعت سے ہے،

(ii) کسی دیگر صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا تعلق اس سیاسی جماعت سے ہے جس کا وہ دفعہ 99 یا دفعہ 188، جیسی بھی صورت ہو، کے احکام کی تعمیل کرنے کے بعد نشست سنبھالنے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی ہونے سے پہلے، جیسی بھی صورت ہو، رکن بنتا ہے یا پہلی بار بنتا ہے۔

(2) ایوان کا کوئی منتخب رکن، جو کسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے علاوہ دیگر حیثیت سے منتخب کیا گیا ہے، ایوان کارکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا اگر وہ ایسے انتخاب کے بعد کسی سیاسی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

(3) ایوان کا کوئی نامزد رکن، ایوان کارکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا اگر وہ دفعہ 99 یا دفعہ 188، جیسی بھی صورت ہو، کے احکام کی تعمیل کرنے کے بعد نشست سنبھالنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے کے بعد کسی سیاسی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

(4) اس پیرا گراف کی متذکرہ بالا توضیحات میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی شخص کے بارے میں جو آئین (ہاونویں ترمیم) ایکٹ، 1985 کے نفاذ پر ایوان کارکن ہے (خواہ وہ منتخب رکن ہو یا نامزد)، —

(i) جہاں وہ ایسے نفاذ سے عین قبل کسی سیاسی جماعت کارکن تھا وہاں، اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے طور پر ایسے ایوان کارکن منتخب کیا گیا ہے،

(ii) کسی دیگر صورت میں، جیسی بھی صورت ہو، اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (2) کی اغراض کے لیے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایوان کا ایسا منتخب رکن ہے جو کسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے علاوہ دیگر حیثیت سے رکن منتخب کیا گیا ہے یا

اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (3) کی اغراض کے لیے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایوان کا نامزد رکن ہے۔

3- حذف × × × ×

4- دل بدل کی بنا پر نا اہلیت کا انضمام پر اطلاق نہ ہونا۔
(1) ایوان کا کوئی رکن پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت نا اہل نہیں ہو گا اگر اس کی اصل سیاسی جماعت کا کسی دوسری سیاسی جماعت میں انضمام ہو جاتا ہے اور وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اور اس کی اصل سیاسی جماعت کے دیگر رکن، -

(الف) ایسی دیگر سیاسی جماعت کے یا ایسے انضمام سے بنی نئی سیاسی جماعت کے، جیسی بھی صورت ہو، رکن بن گئے ہیں، یا
(ب) انہوں نے انضمام کو قبول نہیں کیا ہے اور ایک الگ زمرہ کی حیثیت سے کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے،

اور ایسے انضمام کے وقت سے، ایسی دیگر سیاسی جماعت یا نئی سیاسی جماعت یا زمرے کے بارے میں، جیسی بھی صورت ہو، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ، پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے ایسی سیاسی جماعت ہے جس سے اس کا تعلق ہے اور وہ اس ذیلی پیرا گراف کی اغراض کے لیے اس کی اصل سیاسی جماعت ہے۔

(2) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے، ایوان کے کسی رکن کی اصل سیاسی جماعت کا انضمام ہو گیا ہے، یہ تبھی سمجھا جائے گا جب متعلقہ سینیٹل چارٹی کے کم سے کم دو تہائی رکن ایسے انضمام کے لیے راضی ہو گئے ہوں۔

5- استثناء۔

اس فہرست بند میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، کوئی شخص جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر یا راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس یا

کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے میر مجلس یا نائب میر مجلس یا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کے عہدے پر منتخب ہوا ہے، اس فہرست بند کے تحت نااہل نہیں ہو گا، —

(الف) اگر وہ ایسے عہدے پر اپنے انتخاب کی وجہ سے ایسی سیاسی جماعت کی، جس سے اس کے ایسے انتخاب سے عین قبل تعلق تھا اپنی رکنیت قصداً چھوڑ دیتا ہے اور اس کے بعد جب تک وہ ایسے عہدہ پر قائم رہتا ہے تب تک اس سیاسی جماعت میں دوبارہ شامل نہیں ہوتا ہے یا کسی دوسری سیاسی جماعت کا رکن نہیں بنتا ہے، یا

(ب) اگر وہ ایسے عہدہ پر اپنے انتخاب کی وجہ سے ایسی سیاسی جماعت کی جس سے اس کا ایسے انتخاب سے عین قبل تعلق تھا، اپنی رکنیت چھوڑ دیتا ہے اور ایسے عہدہ پر نہ رہنے کے بعد ایسی سیاسی جماعت میں دوبارہ شامل ہو جاتا ہے۔

6۔ دل بدل کی بنا پر نااہلیت کے بارے میں سوالات کا فیصلہ۔
(1) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایوان کا کوئی رکن اس فہرست بند کے تحت نااہل ہو گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال فیصلہ کے لیے ایسے ایوان کے میر مجلس یا اسپیکر، جیسی بھی صورت ہو، کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ قطعی ہو گا:
بشرطیکہ جہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر اس طرح نااہل ہو گیا ہے یا نہیں وہاں وہ سوال فیصلہ کے لیے ایوان کے ایسے رکن کو بھیجا جائے گا جس کا وہ ایوان اس سلسلہ میں انتخاب کرے اور اس کا فیصلہ قطعی ہو گا۔

(2) اس فہرست بند کے تحت ایوان کے کسی رکن کی نااہلیت کے بارے میں کسی سوال سے متعلق اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت سبھی کارروائیوں کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ دفعہ 122 کے معنی میں پارلیمنٹ کی کارروائیاں ہیں یا دفعہ 212 کے معنی میں، جیسی بھی صورت ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کی کارروائیاں ہیں۔

7- امتناع اختیار سماعت بذریعہ عدالت۔

اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، کسی عدالت کو اس فہرست بند کے تحت ایوان کے کسی رکن کی نااہلیت سے متعلق کسی امر کے بارے میں کوئی اختیار سماعت نہیں ہوگا۔

8- قواعد۔

(1) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (2) کی توضیحات کے تابع، ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر اس فہرست بند کی توضیحات پر عمل درآمد کرنے کے لیے قواعد بنا سکتا ہے اور خاص طور پر، اور مذکورہ صدر اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد میں مندرجہ ذیل کے لیے توضیحات کی جاسکتی ہیں، یعنی:-

(الف) ایوان کے مختلف اراکین کا جن سیاسی جماعتوں سے، اگر کوئی ہوں، تعلق ہے ان کے بارے میں رجسٹرڈ ایگریگٹڈ رٹ رکھنا،
(ب) رپورٹ جو ایوان کے کسی رکن کے بارے میں جھیلچر پارٹی کالیڈر، اس رکن کی بابت پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کے فقرہ (ب) میں محولہ قسم کی معافی کے بارے میں دے گا، مدت جس کے اندر اندر اور ایوان کا ایسا فرسے ایسی رپورٹ دی جائے گی،

(ج) ایسی رپورٹیں جنہیں کوئی سیاسی جماعت ایوان کے کسی رکن کو ایسی سیاسی جماعت میں داخل کرنے کے بارے میں دے گی اور ایوان کا ایسا فرسے ایسی رپورٹ دی جائے گی، اور

(د) پیرا گراف 6 کے ذیلی پیرا گراف (1) میں محولہ کسی سوال کا فیصلہ کرنے کا طریقہ جس میں ایسی جانچ کرنے کا طریق کار شامل ہے، جو ایسے سوال کا فیصلہ کرنے کی غرض سے کی جائے۔

(2) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت کسی ایوان کے میر مجلس یا اسپیکر کے ذریعہ بنائے گئے قواعد، بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے سامنے کل تیس دن کی مدت کے

لیے رکھے جائیں گے، یہ مدت ایک اجلاس میں یا دو یا زیادہ لگاتار اجلاس میں پوری ہو سکتی ہے اور وہ قواعد تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے پر اثر پذیر ہوں گے جب تک کہ ایوان انہیں مع تبدیلیوں کے یا ان کے بغیر پہلے ہی منظور یا نامنظور نہیں کر دیتا ہے اور اگر وہ قواعد اس طرح منظور کر لیے جاتے ہیں تو وہ اس شکل میں جس میں انہیں رکھا گیا تھا، یا ایسی تبدیل شدہ شکل میں، جیسی بھی صورت ہو، اثر پذیر ہوں گے اور اگر قواعد اس طرح نامنظور کر دیے جاتے ہیں تو وہ غیر موثر ہوں گے۔

(3) ایوان کا میرمجلس یا اسپیکر دفعہ 105 یا دفعہ 194، جیسی بھی صورت ہو، کی توضیحات اور کسی ایسے دیگر اختیار کو، جو اسے آئین کے تحت حاصل ہے، مضرت پہنچائے بغیر یہ ہدایت دے سکتا ہے کہ کسی شخص کے ذریعہ اس پیرا گراف کے تحت بنائے گئے قواعد کی جان بوجھ کر کی گئی کسی خلاف ورزی کے بارے میں اسی طریقہ سے کارروائی کی جاسکتی ہے، جس طریقہ سے ایوان کی مراعات کی خلاف ورزی کے بارے میں کی جاتی ہے۔

گیارہواں فہرست بند

(دفعہ 243 ز)

پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں

- 1- زراعت بشمول توسیع زراعت۔
- 2- زرعی ترقی، زرعی اصلاحات کی تعمیل، چک بندی اور زرعی اراضی کا تحفظ۔
- 3- چھوٹی سیپانی، انصرام آب اور ترقی فاصل آب۔
- 4- افزائش حیوانات، ڈیری اور مرغی پالنا۔
- 5- ماہی گاہیں۔
- 6- معاشری جنگل بانی اور فارم جنگل بانی۔
- 7- چھوٹے جنگل کی پیداوار۔
- 8- چھوٹے پیمانے پر چلنے والی صنعتیں بشمول اشیاء خوردنی کو خاص

- عمل سے سڑنے سے محفوظ کرنے کی صنعتیں۔
- 9- کھادی، دیہی اور گھریلو صنعتیں۔
- 10- دیہی رہائشی مکانات کا انتظام کرنا۔
- 11- پینے کا پانی۔
- 12- ایندھن اور چارہ۔
- 13- سڑکیں، زمیں دوزنالیاں، پل، کشتی گھاٹ، آبی گذر گاہیں اور مواصلات کے دیگر ذرائع۔
- 14- دیہات میں بجلی کی فراہمی اور اس کی تقسیم۔
- 15- توانائی کے غیر روایتی ذرائع۔
- 16- غریبی کم کرنے کا پروگرام۔
- 17- تعلیم بشمول ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مدارس۔
- 18- تکنیکی تربیت اور پیشہ وارانہ تعلیم۔
- 19- تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم۔
- 20- لائبریریاں۔
- 21- ثقافتی سرگرمیاں۔
- 22- بازار اور میلے۔
- 23- صحت اور حفظان صحت بشمول ہسپتال، صحت کے ابتدائی مراکز اور دواخانے۔
- 24- بہبودی خاندان۔
- 25- عورتوں اور بچوں کی نشوونما۔
- 26- سماجی بہبودی بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کی بہبودی۔
- 27- کمزور طبقات کی بہبودی خصوصی طور پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی بہبودی۔
- 28- نظام تقسیم عامہ۔

بھارت کا آئین
بارہواں فہرست بند
29۔ کمیونٹی امانتوں کی خبر گیری۔

بارہواں فہرست بند (دفعہ 243 ث)

- میونسپلٹیوں کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں
- 1۔ شہری بشمول قصبات منصوبہ بندی۔
 - 2۔ استعمال زمین اور تعمیر مکانات کی ضابطہ بندی۔
 - 3۔ معاشی اور معاشرتی ارتقاء کا منصوبہ۔
 - 4۔ سڑکیں اور پل۔
 - 5۔ گھریلو صنعتی اور تاجرانہ اغراض کے لیے پانی کی فراہمی۔
 - 6۔ صحت عامہ، تحفظ حفظان صحت اور انتظام منجمد فضول۔
 - 7۔ فائر سروس۔
 - 8۔ شہری جنگل بانی، ماحول کی حفاظت اور ماحولیاتی نقطہ نگاہ کا ارتقاء۔

- 9- سماج کے کمزور طبقات، بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کے مفاد کی حفاظت۔
- 10- گندی بستیوں کو بہتر بنانا اور ان کا درجہ بڑھانا۔
- 11- شہروں میں غریبی کم کرنا۔
- 12- شہری آسائشوں اور سہولتوں مثلاً پارک، باغات اور کھیل کے میدانوں کے لیے توجیح کرنا۔
- 13- ثقافتی تعلیمی اور جمالیاتی ارتقاء۔
- 14- تدفین، قبرستان، داہ کرم، شمشان گھاٹ اور برقی مسان۔
- 15- کالجی ہاؤس، جانوروں کے تئیں بے رحمانہ رویہ روکنا۔
- 16- اہم اعداد و شمار جس میں پیدائش و موت کا رجسٹر کیا جانا شامل ہے۔
- 17- آسائش عامہ بشمول شہری اسٹریٹ لائٹ، پارکنگ قطعات، بس اسٹاپ نیز عوامی سہولتیں۔
- 18- کمیوں اور دباغت کارخانوں کی ضابطہ بندی۔

اصطلاحات

الف

Sch.VI-3(1)(c)	Water course	آب گزر
Sch.VI 16(2) Prov	Initial order	ابتدائی حکم
Art. 56	Writing under his hand	اپنی دستخطی تحریر
Art. 124(2) Warrant	under his hand and seal	اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ
Art. 260	Undertake	اپنے ذمہ لینا
Art.132	Appeal	اپیل
Art.56 (1) (b)	Impeachment	اتہام بد نظمی
Art.227 (3)	Attorney	اٹارنی
Art. 294 (a)	Assets	اثاثے
Art. 336 (12)	Commodities	اجناس
Sch. VII List-II/39	Powers, privileges & immunities	اختیارات، مراعات اور تحفظات
Art. 366 (4)	Borrow	ادھار لینا
Art. 13 (3) (a)	Ordinance	آرڈی نینس
Art. 350	Redress	ازالہ
Art. 19 (2)	Defamation	ازالہ حیثیت عرفی
Art. 93	Speaker	اسپیکر
Art. 366 (26)	Stock	اسٹاک
Art. 366 (12)	Articles	اشیاء
Art. 13 (3) (a)	Notification	اطلاع نامہ

Art. 122 (1)	Call in question	اعتراض کرنا
Art. 123 (1)	Promulgate	اعلان کرنا
Art. 324 (2)	Chief Election Commissioner	اعلیٰ انتخابی کمشنر
Sch. 1	Chief Commissioner's province	اعلیٰ کمشنر کا صوبہ
Art. 48	Animal Husbandary	افزائش حیوانات
Art. 19 (2)	Sovereignty and integrity	اقتدار اعلیٰ اور سلطنت
Sch. III	Solemnly affirm	اقرار صالح کرنا
Sch. VII List-1 (26)	Beacon	آکاش دیا
Art. 311 (2)	Charges	الزامات
Art. 32 (2)	Writ of prohibition	امتناعی رٹ
Art. 61 (2) (a)	Prefer a charge	الزام لگانا
Art. 15 (1)	Discriminate against	امتیاز کرنا
Art. 31 A (2) (a)	Estate	املاک
Art. 25 (1)	Public order	امن عامہ
Art. 51 (a)	Peace and Security	امن اور سلامتی
Art. 19 (1) (c)	Association	انجمن
Sch. VI 6 (2)	Cooperative Society	انجمن امداد باہمی
Art. 54	Electoral College	انتخابی جماعت
Art. 324 (2)	Election Commission	انتخابی کمیشن
Art. 375	Ministerial	انتظامی
Art. 142 (2)	Discovery	انکشاف
Sch. VII List 1/6	Atomic energy	ایٹمی توانائی
Art. 127	Ad hoc Judge	ایڈ ہاک جج
Preamble	Constitution	آئین
Art. 368 (1)	Constituent power	آئین سازی کا اختیار

Art. 32 heading	Constitutional remedy	آئینی چارہ کار
	ب	
Art. 31 B	Competent legislature	باختیار مجلس قانون ساز
Art. 114 (2)	Charged on	بار پڑے گا
Art. 13 (2)	Void	باطل
Art. 326	Adult suffrage	بالغوں کا حق رائے دہی
Art. 236 (b)	Exclusively	بالکلیہ
Art. 239 (2)	Notwithstanding anything contained in	باوجود کسی امر کے جو اس میں درج ہے
Sch. VII List-1/95	Admiralty Jurisdiction	بحری عدالت کا اختیار سماعت
Art. 124 (5)	Misbehaviour	بد اطواری
Art. 3 (e)	Alter	بدلنا
Art. 85 (2) (a)	Prorogue	برخواست کر دینا
Art. 190 (4) Prov	Prorogue or adjourn	برخواست کرنا یا ملتوی کرنا
Art. 297 (3)	Continental shelf	براعظمی کنارہ آب
Art. 169	Abolition	برخاستگی
Art. 311	Dismissed	برطرف
Art. 34	Indemnify	بری الذمہ کرنا
Art. 3 (e) Prov	Bill	بل
Art. 114	Appropriation Bill	بل تصرف رقم
Art. 81 (1) (a)	Direct election	بلا واسطہ انتخاب
Art. 276 (1)	Municipality	بلدیہ
Art. 226 (2)	Cause of action	بنائے دعویٰ
Sch. VII List-1/28	Port quarantine	بندر گاہی قرنطینہ
Sch. VII List-II (4)	Borstal	بورسٹل

Art. 1 (3)	India	بھارت
Art. 124 (1)	Chief Justice of India	بھارت کا اعلیٰ جج
Art. 110 (1) (f)	Public Account of India	بھارت کا سرکاری کھاتہ
Art. 132 (1)	Territory of India	بھارت کا علاقہ
Art. 12	Government of India	بھارت کی حکومت
Art. 8	Dominion of India	بھارت کی ڈومینین
Art. 360 (1)	Credit of India	بھارت کی ساکھ
Art. 352 (1) (Exp)	Security of India	بھارت کی سلامتی
Art. 363 (1)	Ruler of Indian State	بھارتی ریاست کا حکمران
Art. 8	Indian origin	بھارتی نژاد
Art. 352 (1)	External aggression	بیرونی حملہ
Sch. VII List-III (27)	Displaced persons	بے گھر اشخاص

پ

Art. 33	Parliament	پارلیمنٹ
Art. 31A (1) (e)	Lease	پٹہ
Art. 366 (17)	Provident fund	پروویڈنٹ فنڈ
Sch. II	Retirement gratuity	پنشن گریجویٹی
Art. 76 (3)	Right of audience	پیروی کرنے کا حق
Art. 293 (3)	Predecessor government	پیش رو حکومت

ت

Sch. VII List-II (4)	Reformatory	تادیب خانہ
Art. 5	Commencement	تاریخ نفاذ
Sch. VII List-I (67)	Historical monuments and records	تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ
Art. 72 (1)	Commute	تبدیل کرنا

Sch. 1	Alteration of boundaries	تبدیلی حدود
Art. 65 (3)	Immunities	تحفظات
Art. 336 (1) Prov	Reservations	تحفظات
Art. 303 (1)	Trade and Commerce	تجارت اور بیوپار
Art. 281	Explanatory memorandum	تشریحی یادداشت
Art. 134 (1) (c)	Certify	تصدیق کرنا
Art. 114	Appropriation	تصرف
Art. 136 (1)	Determination	تصفیہ
Art. 35 (b)	Adaptation	تطبیق
Art. 239B (1) Prov	Suspension	تعطل
Sch. II	Vacations	تعطیلات
Art. 31A (2) (a) (iii)	Structure	تعمیر
Sch. VII List-II /33	Amusements	تفریحات
Art. 4	Supplemental	تکمیلی
Art. 244A (2) (e)	Supplemental, incidental and consequential	تکمیلی، ضمنی اور نتیجی
Art. 55 (3)	Proportional representation	تناسبی نمائندگی
Art. 13 (1)	Inconsistency	تناقض
Art. 334 (b) Prov	Dissolution	توڑنا
Art. 4	Provisions	توضیحات
Sch. VII List-1/53	Oil fields	تیل کے خطے

ث

Art. 112 (3) (f)	Arbitral Tribunal	ثالثی ٹریبونل
------------------	-------------------	---------------

ج

Art. 296	Bona vacantia	جانیدادلا وارث
Art. 23 (2)	Compulsory service	جبری خدمت
Art. 124 (2)	Judge	جج
Art. 320 (3) (e)	Injury	جسمانی ضرر
Art. 240 (1) Prov	Body	جماعت
Art. 145 (2) Single judges and division courts		منفرد جج اور ڈویژن عدالتیں
Sch. VII List-III (16) Lunacy		جنون
Art. 329 (a)	Validity	جواز

ح

Art. 251	Shall prevail	حاوی رہے گا
Sch. VI 5 (1)	Transportation for life	حبس دوام بہ عبور دریائے شور
Art. 327	Delimitation	حد بندی
Art. 269 (1) (c)	Terminal taxes	حدواری ٹیکس
Art. 276 (1)	Callings	حرفے
Sch. VII List-I (49)	Copyright	حق طبع و تصنیف
Art. 30 (1A) Restrict or abrogate the right		حق کو محدود یا ساقط کرنا
Art. 144	Authorities	حکام
Sch. VII List-1/3	Cantonment authorities	حکام چھاوئی
Art. 72	Reprieve	حکم التوائے سزائے موت
Art. 296	Ruler	حکمران
Art. 188	Subscribe on oath	حلف نامہ پر دستخط کرنا

خ

Sch. III	Swear in the name of God	خدا کے نام سے حلف اٹھانا
Art. 110 (1) (e)	Expenditure	خرچ
Art. 244 A (1)	Autonomous state	خود اختیاری ریاست

VI Sch./1	Autonomous regions	خود اختیاری علاقے
	د	
Art. 2	Admissin	داخلہ
VII Sch. List-II 45	Records of rights	داخلہ حقوق اراضی
VI Sch. 2 (3)	Perpetual succession	دائمی تسلسل
VI Sch. 3 (1) (a)	Occupation	دخل
Art. 15 (4)	Scheduled Castes	درج فہرست ذاتیں
Art. 371 A (3)	Removing difficulty	دشواری رفع کرنا
VII Sch. List-III/16	Mental deficiency	دماغی فتور
Art. 324 (4)	Biennial election	دو سالہ انتخاب
Art. 366 (8)	Debt	دین
	ذ	
Art. 31A (2) (b)	Under Proprietor	ذیلی مالک
Art. 279 (2)	Incidental or ancillary matters	ذیلی یا ضمنی امور
	ر	
Sch. VI 8 (3) (c)	Tolls	راہ داری
Art. 32 (2)	Quowarranto, Writ of	رٹ انظہار اختیار
Art. 32 (2)	Mandamus, Writ of	رٹ تاکیدی
Art. 32 (2)	Habeas corpus, Writ of	رٹ حاضری ملزم
Art. 32 (2)	Certiorari, Writ of	رٹ مسل طلبی
Sch. II	Joining time	رجوع ہونے کی مدت
Art. 125 (2)	Leave	رخصت
Art. 3	Alteration	رد و بدل
Art. 13 (3) (a)	Usage	رسم

Art. 268 (1)	Stamp duties	رسوم اسٹامپ
Art. 326	Corrupt or illegal practice	رشوت ستانی یا بد عنوانی
Art. 110 (1) (b)	Borrowing of money	رقم ادھار لینا
Art. 280 (3) (b)	Grants-in-aid	رقمی امداد
Art. 107 (1)	Money Bills	رقمی بل
Art. 116 (1) (a)	Grant	رقمی منظوری
Art. 13 (3) (a)	Custom	رواج
Sch. VII List-1/26	Light house	روشنی مینار
Art. 121	Conduct	رویہ
Art. 101 (2)	Legislature of the state	ریاست کی مجلس قانون ساز
Art. 378 A	States reorganisation	ریاستوں کی تنظیم جدید
ز		
Art. 366 (29)	Excess profits tax	زائد منافع ٹیکس
Art. 42	Maternity relief	زچگی کے لیے امداد
Art. 275 (1)	Capital	زراصل
Art. 270 (1)	Agricultural income	زرعی آمدنی
Sch. VII List II (30)	Relief of agricultural indebtedness	زرعی قرض داری دور کرنا
Sch. VII List-1/36	Legal tender	زر قانونی
Sch. VII List I (36)	Foreign exchange	زرمبادلہ
Sch. VII List II (18)	Landlord and tenant	زمیندار اور لگاندار
س		
Art. 112	Annual financial statement	سالانہ مالیاتی گوشوارہ
Art. 269	Freights	سامان بھاڑا
Art. 271	Surcharge	سرچارج

Art. 366 (19)	Official gazette	سرکاری گزٹ
Art. 72 (1)	Respite	سزا کا التوا
Sch. VII- 1 (20)	Pilgrimage	سفر زیارت
Art. 366 (2)	Male Line	سلسلہ ذکور
Art. 268 (1)	Toilet preparations	سنگھار کی تیار چیزیں
Art. 144	Civil	سول

ش

Art. 352 (1)	Grave emergency	شدید ہنگامی حالت
Art. 309	Conditions of service	شرائط ملازمت
Art. 262 (2)	Complaint	شکایت
Art. 31A (2) (b)	Sub-proprietor	شکمی مالک
Art. 311 (2) Prov	Evidence, adduce	شہادت پیش کرنا
Art. 5	Citizenship	شہریت
Art. 11	Termination of citizenship	شہریت کو ختم کرنا

ص

Art. 76 (4)	During the pleasure of the President	صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک
Art. 231 (2) (c)	Principal seat	صدر مرکز
Art. 269 (1) (e)	Stock exchange	صرافہ

ض

Art. 4	Incidental	ضمنی
--------	------------	------

ط

Art. 227 (2) (b)	Practice	طریق کار
Art. 364 (2) (b)	Aircraft	طیارہ

ظ

x
ع

Art. 87 (1)	General election	عام انتخاب
Sch. VI 2 (3)	Common seal	عام مہر
Art. 166 (1)	Executive action	عاملانہ کارروائی
Art. 286	Impose	عائد کرنا
Sch. VI/19	Transitional provisions	عبوری توضیحات
Sch. VII List II/12	Museum	عجائب گھر
Art. 359 (1)	Move any court	عدالت میں درخواست کرنا، کسی
Art. 225	Administration of justice	عدل گستری
Art. 350	Representation	عرض داشت پیش کرنا
Preamble	Belief	عقیدہ
Art. 81 (1) (b)	Territorial constituencies	علاقائی انتخابی حلقے
Art. 324 (4)	Regional commissioners	علاقائی کمشنران
Art. 1 (2)	Territory	علاقہ
Art. 206	Votes on account	علی الحساب رقمی منظوری
Preamble	Democratic republic	عوامی جمہوریہ
Art. 296	Escheat	عود بحق سرکار
Art. 131 Prov	Treaty	عہد نامہ
Art. 90	Hold office	عہدہ پر فائز ہونا
		غ
Art. 102 (1) (c)	Undischarged insolvent	غیر بری الذمہ دیوالیہ
Art. 160	Contingency	غیر متوقع حالت
Art. 25 (2) (a)	Secular activity	غیر مذہبی سرگرمی
Art. 22 (3) (a)	Alien, enemy	غیر ملکی دشمن

ف

Art. 102 (1) (b)	Unsound mind, of	فاترالعقل
Art. 326	Unsoundness of mind	فتورعقل
Art. 331	Community	فرقہ
Art. 3 Expl	Clause	فقہہ
Art. 110 (1) (e)	Fund	فندہ
Sch. VII List II/61	Capitation tax	فی کس ٹیکس

ق

Art. 43	Living Wage	قابل گزارہ اجرت
Sch. VII List 1/21	Law of nations	قانون اقوام
Art. 14	Equality before law	قانون کے روبرو مساوات
Art. 248	Residuary powers of legislation	قانون سازی کے بقیہ اختیارات
Art. 22	Legal practitioner	قانونی پیشہ ور
Art. 20 (2)	Prosecute	قانونی کارروائی کرنا
Art. 165 (2)	Legal character	قانونی نوعیت
Sch. VII List III/6	Deeds	قبالے
Art. 366 (25)	Tribal Communitis	قبائلی فرقے
Art. 31C	Declaration	قراردینا
Art. 112 (3) (c)	Sinking fund charges	قرض ادائیگی فنڈ کے مصارف
Sch VII List I/ 21	Piracy	قزاقی
Sch. V 5(2) (c)	Money lender	قرض دہندہ
Art. 131 Prov	Covenant	قول و قرار

ک

Art. 19 (6) (ii)	Corporation	کارپوریشن
Art. 270 (4) (a)	Corporation tax	کارپوریشن ٹیکس

Art. 224	Acting	کار گزار
Art. 227 (2) (b)	Proceedings	کارروائی
Sch. VI 6 (1)	Cattle pounds/pounds	کانچی ہاؤس
Art. 16 (5)	Professing a religion	کسی مذہب کو ماننے والا
Art. 366 (26)	Securities	کفالتیں
Art. 11	Derogate from	کم کرنا
Sch. VII List 1/21	High seas	کھلا سمندر
	گ	
Sch. VII List 1/5	Ammunition	گولابارود
	ل	
Art. 31 A (1) (e)	Licence	لائسنس
Art. 31 A (2) (b)	Tenure holder	لگان دار
Art. 31 A (2) (a)	Land tenure	لگانداری
Art. 301	Intercourse	لین دین
	م	
Art. 31 A (2) (b)	Proprietor	مالک
Art. 336 (2)	Shall bar	مانع ہو گا
Sch. VII List 1/57	Fishing and fisheries	ماہی گیری اور ماہی گاہیں
Art. 254 (1)	Concurrent list	متوازی فہرست
Art. 275 (1) Prov	Recurring sums	متوالیہ رقمیں
Art. 269 (1) (b)	Estate duty	محصول املاک
Art. 273 (2)	Export duty	محصول برآمد
Sch. VI 3 (1) (a)	Reserved forest	محفوظ جنگل
Art. 76 (4)	Remuneration	مختنانہ
Art. 357 (2)	Competent	مجاز

Art. 110 (1) (c)	Consolidated fund	مجموعہ فنڈ
Art. 16 (5)	Governing body	مجلس انتظامی
Art. 187 (1)	Legislature	مجلس قانون ساز
Sch. VI 5 (1)	Indian Penal Code	مجموعہ تعزیرات بھارت
Sch. VII List 1/84 (b)	Narcotic drugs	محذر مفردات
Art. 16 (5)	Religious or denominational institution	مذہبی یا فرقہ جاتی ادارہ
Sch. VII List 1/(8)	Central Bureau of Intelligence & Investigation	مرکزی محکمہ خفیہ و سراغ رسانی
Art. 53 (1)	Vested	مرکوز
Art. 5	Domicile	مستقل جائے سکونت
Art. 366 (2)	Domociled, is	مستقل جائے سکونت ہو
Art. 348 (1) (b)	Authoritative text	مستند متن
Art. 72 (2)	Armed Forces	مسلح افواج
Art. 18 (4)	Emolument	مشاہرہ
Art. 88	Joint sitting	مشترکہ نشست
Art. 87 (1)	Assemble together	مشترکہ اجلاس کرنا
Art. 112 (3) (c)	Debt charges	مصارف دین
Art. 72	Pardon	معافی
Art. 222 (2)	Compensatory allowance	معاوضہ الاؤنس
Art. 47	Drugs	مفرد ادویہ
Art. 321	Local authority	مقامی حاکم
Art. 142 (1)	Cause or matter	مقدمہ یا امر نزاعی
Art. 16 (2)	Employment	ملازمت
Art. 235	Judicial service	ملازمت عدلیہ

Art. 309	Services	ملازمتیں
Sch. VII List 1/17	Naturalisation	ملکی بنانا
Art. 297 (3)	Territorial Waters	ملکی سمندر
Art. 195	Corresponding	مماثل
Sch. VII List 1/1	Conducive	مہر و معاون
Art. 9	Foreign state	مملکت غیر
Art. 28 (1)	State fund	مملکتی فنڈ
Sch. VI-1	Appended	منسلک
Art. 335	Post	منصب
Art. 13 (3) (b)	Law passed	منظور کیا ہوا قانون
Art. 366 (2)	Progenitor	مورث
Art. 246	Subject matter	موضوع
Art. 188 (2)	Chairman	میر مجلس
ن		
Art. 233A (b)	Illegal or invalid	ناجائز یا باطل
Sch. VII List III (9)	Bankruptcy and insolvency	ناداری اور دیوالیہ
Art. 239	Administrator	ناظم الامور
Art. 172 (1)	Proclamation of emergency	ہنگامی حالت کا اعلان نامہ
Art. 178	Deputy Speaker	نائب اسپیکر
Art. 4 (1)	Consequential provisions	نتیجی توضیحات
Art. 16	Descent	نسب
Sch. VII List 1/49	Merchandise marks	نشانات مال و تجارت
Sch. IV	Allocation of seats	نشستوں کی تقسیم
Art. 47	Intoxicating drinks	نشہ آور مشروبات

Art. 129	Court of record	نظیری عدالت
Art. 172 (1)	Cease to operate	نفاذ ختم ہونا
Art. 227 (4)	Superintendence	نگرانی
و		
Art. 112 (3) (d)	Pension payable	واجب الادا پنشن
Sch. VII List III/29	Infectious or Contagious disease	وبائی یا متعدی بیماری
Art. 80 (4)	Single transferable vote	واحد قابل انتقال ووٹ
Art. 269 (1) (e)	Future market	وعدہ بازار
Sch. VII List III/5	Intestacy	وفات بلا وصیت
Art. 194 (2)	Vote	ووٹ
ہ		
Sch. VII List 1/29	Air Traffic	ہوائی آمدورفت
Art. 364 (2) (b)	Air navigation	ہوائی جہاز رانی
Art. 364 (2) (b)	Air ways	ہوائی راستے
ی		
Art. 49	Monument	یادگار
Art. 1	Union	یونین
Art. 370 (1) (b) (i)	Union list	یونین فہرست

اصطلاحات

A

Abolition	برخاستگی	Art. 169
Acting	کار گزار	Art. 224
Adaptation	تطبیق	Art. 35 (b)
Adhoc Judge	ایڈھا کجج	Art. 127
Administration of Justice	عدل گستری	Art. 225
Administrator	ناظم الامور	Art. 239
Admiralty jurisdiction	بحری عدالت کا اختیار سماعت	VII Sch. List 1/95
Admission	داخلہ	Art. 2
Adult suffrage	بالغوں کا حق رائے دہی	Art. 326
Agricultural income	زرعی آمدنی	Art. 270 (1)
Aircraft	طیارہ	Art. 364 (2) (b)
Air navigation	ہوائی جہاز رانی	Art. 364 (2) (b)
Air traffic	ہوائی آمدورفت	VII Sch. List 1/29
Airways	ہوائی راستے	Art. 364 (2) (b)
Alien, enemy	غیر ملکی دشمن	Art. 22 (3) (a)
Allocation of seats	نشستوں کی تقسیم	Sch. IV
Alter	بدلنا	Art. 3
Alteration	رد و بدل	Art. 3
Alteration of Boundaries	تبدیلی حدود	Ist Sch.
Ammunition	گولہ بارود	VII Sch. List 1/5

Amusements	تفریحات	VII Sch. List II/33
Animal husbandary	انفزانش حیوانات	Art. 48
Annual financial statement	سالانہ مالیاتی گوشوارہ	Art. 112
Appeal	اپیل	Art. 132
Appended	منسلک	VI Sch. 1
Appropriation	تصرف	Art. 114
Appropriation bill	بل تصرف رقم	Art. 114
Arbitral tribunal	ثالثی ٹریبونل	Art. 113 (3) (f)
Armed forces	مسلح افواج	Art. 72 (2)
Articles	اشیاء	Art. 366 (12)
Assemble together	مشترکہ اجلاس کرنا	Art. 87 (1)
Assets	اثاثے	Art. 294 (a)
Association	انجمن	Art. 19 (1) (c)
Atomic energy	ایٹمی توانائی	VII Sch. List 1/6
Attorney	اٹارنی	Art. 227 (3)
Authoritative text	مستند متن	Art. 348 (1) (b)
Authorities	حکام	Art. 144
Autonomous regions	خود اختیاری علاقے	VI Sch. /1
Autonomous state	خود اختیاری ریاست	Art. 244 A (1)
B		
Bankruptcy and insolvency	ناداری اور دیوالیہ	VII Sch. List III (9)
Beacons	آکاش دیا	VII Sch. List 1 (26)
Belief	عقیدہ	Preamble
Biennial election	دو سالہ انتخاب	Art. 324 (4)
Bill	بل	Art. 3 (e) Prov

Body	جماعت	Art. 240 (1) Prov
Bona vacantia	جانیدادلا وارث	Art. 296
Borrow	ادھار لینا	Art. 366 (4)
Borrowing of money	رقم ادھار لینا	Art. 110 (1) (b)
Borstal	بورسٹل	VII Sch. List II (4)
C		
Call in question	اعتراض کرنا	Art. 122 (1)
Callings	حرفے	Art. 276 (1)
Cantonment authorities	حکام چھاوئی	VII Sch. List 1/3
Capital	زراصل	Art. 275 (1)
Capitation tax	فی کس ٹیکس	VII Sch. List II/61
Cattle pounds	کانجی ہاؤس	VI Sch. 6 (1)
Cause of action	بنائے دعویٰ	Art. 226 (2)
Cause or matter	مقدمہ یا امر نزاعی	Art. 142 (1)
Cease to operate	نفاذ ختم ہونا	Art. 172 (1)
Central Bureau of intelligence & investigation	مرکزی محکمہ خفیہ و سراغ رسانی	VII Sch. List 1/8
Certify	تصدیق کرنا	Art. 134 (1) (c)
Certiorari, Writ of	رٹ مسل طلبی	Art. 32 (2)
Chairman	میر مجلس	Art. 118 (2)
Charged on	بار پڑے گا	Art. 114 (2)
Charges	الزامات	Art. 311 (2)
Chief Commissioner's Province	اعلیٰ کمشنر کا صوبہ	Ist Sch.
Chief Election Commissioner	اعلیٰ انتخابی کمشنر	Art. 324 (2)

Chief Justice of India	بھارت کا اعلیٰ جج	Art. 124 (1)
Citizenship	شہریت	Art.5
Civil	سول	Art. 144
Caluse	فقہہ	Art. 3 Expl
Commencement	تاریخ نفاذ	Art. 5
Common Seal	عام مہر	VI Sch. 2 (3)
Commodities	اجناس	Art. 366 (12)
Community	فرقہ	Art. 331
Commute	تبدیل کرنا	Art. 72 (1)
Compensatory allowance	معاوضہ الاؤنس	Art. 222 (2)
Competent	مجاز	Art. 357 (2)
Competent legislature	بااختیار مجلس قانون ساز	Art. 31 B
Complaint	شکایت	Art. 262 (2)
Compulsory service	جبری خدمت	Art. 23 (2)
Concurrent list	متوازی فہرست	Art. 254 (1)
Conditions of service	شرائط ملازمت	Art. 309
Conducive	ممد و معاون	VII Sch. List 1/1
Conduct	رویہ	Art. 121
Consequential provisions	نتیجی توضیحات	Art. 4 (1)
Consolidated fund	مجتمہ فنڈ	Art. 110 (1) (c)
Constituent power	آئین سازی کا اختیار	Art. 368 (1)
Constitution	آئین	Preamble
Constitutional remedies	آئینی چارہ کار	Art. 32 heading
Contingency	غیر متوقع حالت	Art. 160
Continental shelf	براعظمی کنارہ آب	Art. 297 (3)

Cooperative society	انجمن امداد باہمی	VI Sch. 6 (2)
Copy right	حق طبع و تصنیف	VII Sch. List 1/49
Corporation	کارپوریشن	Art. 19 (6) (ii)
Corporation tax	کارپوریشن ٹیکس	Art. 270 (4) (a)
Corresponding	مماثل	Art. 195
Corrupt or illegal practice	رشوت ستانی یا بد عنوانی	Art. 326
Council of Ministers	وزیروں کی کونسل	Art. 74
Court of record	نظیری عدالت	Art. 129
Covenant	قول و قرار	Art. 131 Prov
Credit of India	بھارت کی ساکھ	Art. 360 (1)
Custom	رواج	Art. 13 (3) (a)
D		
Debt	دین	Art. 366 (8)
Debt charges	مصارف دین	Art. 112 (3) (c)
Declaration	قرار دینا	Art. 31 C
Deeds	قبالے	VII Sch. List III/6
Defamation	ازالہ حیثیت عرفی	Art. 19 (2)
Delimitation	حد بندی	Art. 327
Democratic Republic	عوامی جمہوریہ	Preamble
Deputy Speaker	نائب اسپیکر	Art. 178
Derogate from	کم کرنا	Art. 11
Descent	نسب	Art. 16
Determination	تصفیہ	Art. 136 (1)
Direct election	بلا واسطہ انتخاب	Art. 81 (1) (a)
Discovery	انکشاف	Art. 142 (2)

Discriminate against	امتیاز کرنا	Art. 15 (1)
Dismissed	برطرف	Art. 311 (1)
Displaced, persons	بے گھراشخاص	VII Sch. List III (27)
Dissolution	توڑنا	Art. 334 (b) Prov
Domicile	مستقل جائے سکونت	Art. 5
Domiciled, is	مستقل جائے سکونت ہو	Art. 366 (2)
Dominion of India	بھارت کی ڈومینین	Art. 8
During the pleasure of the President	صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک	Art. 76 (4)
Drugs	مفرد ادویہ	Art. 47
E		
Election Commission	انتخابی کمیشن	Art. 324 (2)
Electoral College	انتخابی جماعت	Art. 54
Emolument	مشاہرہ	Art. 18 (4)
Employment	ملازمت	Art. 16 (2)
Enemy alien	غیر ملکی دشمن	Art. 22 (3) (a)
Equality before Law	قانون کے روبرو مساوات	Art. 14
Escheat	عود بحق سرکار	Art. 296
Estate	املاک	Art. 31A (2) (a)
Estate duty	محصول املاک	Art. 269 (1) (b)
Evidence, adduce	شہادت پیش کرنا	Art. 311 (2) Prov
Excess profits tax	زائد منافع ٹیکس	Art. 366 (29)
Exclusively	بالکلیہ	Art. 236 (b)
Executive action	عاملانہ کارروائی	Art. 166 (1)
Expenditure	خرچ	Art. 110 (1) (e)

Explanatory memorandum	تشریحی یادداشت	Art. 281
Export duty	محصول برآمد	Art. 273 (2)
External aggression	بیرونی حملہ	Art. 352 (1)
F		
Fishing and fisheries	ماہی گیری اور ماہی گاہیں	VII Sch. List 1/57
Foreign exchange	زر مبادلہ	VII Sch. List 1/36
Foreign state	مملکت غیر	Art. 9
Freights	سامان بھاڑا	Art. 269 (1) (d)
Fund	فنڈ	Art. 110 (1) (c)
Future market	وعدہ بازار	Art. 269 (1) (e)
G		
General election	عام انتخاب	Art. 87 (1)
Governing body	مجلس انتظامی	Art. 16 (5)
Government of India	بھارت کی حکومت	Art. 12
Grant	رقمی منظوری	Art. 116 (1) (a)
Grants-in-aid	رقمی امداد	Art. 280 (3) (b)
Grave emergency	شدید ہنگامی حالت	Art. 352 (1)
H		
Habeas corpus, Writ of	رٹ حاضری ملزم	Art. 32 (2)
High seas	کھلا سمندر	VII Sch. List 1/21
Historical monuments and records	تاریخی یاد گاریں اور ریکارڈ	VII Sch. List 1/67
Hold office	عہدہ پر فائز ہونا	Art. 90
I		
Illegal or invalid	ناجائز یا باطل	Art. 233A (b)

Immunities	تحفظات	Art. 65(3)
Impeachment	اتہام بد نظمی	Art. 56 (1) (b)
Impose	عائد کرنا	Art. 286
Incidental	ضمنی	Art. 4
Incidental or ancillary matters	ذیلی یا ضمنی امور	Art. 279 (2)
Inconsistency	تناقض	Art. 13 (1)
Indemnify	بری الذمہ کرنا	Art. 34
India	بھارت	Art. 1 (3)
Indian Penal Code	مجموعہ تعزیرات بھارت	VI Sch. 5 (1)
Indian origin	بھارتی نژاد	Art. 8
Infectious or contagious disease	وبائی یا متعدی بیماری	VII Sch. List III /29
Initial order	ابتدائی حکم	VI Sch. 16(2) Prov
Injury	جسمانی ضرر	Art. 320 (3) (e)
Inoperative, shall be	نافذ نہ رہے گا	Art. 251
Intercourse	لیں دین	Art. 301
Intestacy	وفات بلا وصیت	VII Sch. List III/5
Intoxicating drinks	نشہ آور مشروبات	Art. 47
J		
Joining time	رجوع ہونے کی مدت	II Ind Sch.
Joint sitting	مشترکہ نشست	Art. 88
Judge	جج	Art. 124 (2)
Judicial service	ملازمت عدلیہ	Art. 235

L

Landlord and tenant	زمیندار اور لگاندار	VII Sch. List II/18
Land tenure	لگانداری	Art. 31A (2) (a)
Law of Nations	قانون اقوام	VII Sch. List 1/21
Law passed	منظور کیا ہوا قانون	Art. 13 (3) (b)
Lease	پٹہ	Art. 31A (1) (e)
Leave	رخصت	Art. 125 (2)
Legal character	قانونی نوعیت	Art. 165 (2)
Legal Practitioner	قانونی پیشہ ور	Art. 22 (1)
Legal tender	زر قانونی	VII Sch. List 1/36
Legislature	مجلس قانون ساز	Art. 187 (1)
Legislature of the State	ریاست کی مجلس قانون ساز	Art. 101 (2)
Licence	لائسنس	Art. 31A (1) (e)
Lighthouse	روشنی مینار	VII Sch. List 1/26
Living wage	قابل گزارہ اجرت	Art. 43
Local authority	مقامی حاکم	Art. 321
Lunacy	جنون	VII Sch. List III/16

M

Male Line	سلسلہ ذکور	Art. 366 (2)
Mandamus, writ of	رٹ تائیدی	Art. 32 (2)
Martial Law	مارشل لا	Art. 34
Maternity relief	زچگی کے لیے امداد	Art. 42
Mental deficiency	دماغی فتور	VII Sch. List III/16
Merchandise marks	نشانات مال و تجارت	VII Sch. List 1/49
Ministerial	انتظامی	Art. 375

Misbehaviour	بد اطواری	Art. 124 (5)
Money bills	رقمی بل	Art. 107
Money lender	قرض دہندہ	V Sch. 5(2) (c)
Monument	یادگار	Art. 49
Move any court	کسی عدالت میں درخواست کرنا	Art. 359 (1)
Municipality	بلدیہ	Art. 276 (1)
Museum	عجائب گھر	VII Sch. List II/12

N

Narcotic drugs	محذّر مفردات	VII Sch. List 1/84 (b)
Naturalisation	ملکی بنانا	VII Sch. List 1/17
Notification	اطلاع نامہ	Art. 13 (3) (a)
Notwithstanding anything contained in	باوجود کسی امر کے جو اس میں درج ہو	Art. 239 (2)

O

Occupation	دخل	VI Sch.3 (1) (a)
Official Gazette	سرکاری گزٹ	Art. 366 (19)
Oil Fields	تیل کے خطے	VII Sch. List 1/53
Ordinance	آرڈی نینس	Art. 13 (3) (a)

P

Pardon	معافی	Art. 72
Parliament	پارلیمنٹ	Art. 33
Peace and security	امن اور سلامتی	Art. 51 (a)
Pension payable	واجب الادا پنشن	Art. 112 (3) (d)
Perpetual succession	دائمی تسلسل	VI Sch. 2 (3)
Pilgrimage	سفر زیارت	VII Sch. List 1/20

Piracy	قزاقی	VII Sch. List - 1/21
Port quarantine	بندر گاہی قرنطینہ	VII Sch. List 1/28
Post	منصب	Art. 335
Cattle pounds/pounds	کانچی ہاؤس	VII Sch. List II/15
Powers, privileges and immunities	اختیارات، مراعات اور تحفظات	VII Sch. List II/39
Practice	طریق کار	Art. 227 (2) (b)
Predecessor Government	پیش رو حکومت	Art. 293 (3)
Prefer a charge	الزام لگانا	Art. 61 (2) (a)
Principal seat	صدر مرکز	Art. 231 (2) (c)
Proceedings	کارروائی	Art. 227 (2) (b)
Proclamation of emergency	ہنگامی حالت کا اعلان نامہ	Art. 172 (1)
Professing a religion	کسی مذہب کو ماننے والا	Art. 16 (5)
Progenitor	مورث	Art. 366 (2)
Prohibition, writ of	امتناعی رٹ	Art. 32 (2)
Promulgate	اعلان کرنا	Art. 123 (1)
Proportional representation	تناسبی نمائندگی	Art. 55 (3)
Proprietor	مالک	Art. 31A (2) (b)
Prorogue	برخواست کر دینا	Art. 85 (2) (a)
Prorogue or adjourn	برخواست کرنا یا ملتوی کرنا	Art. 190 (4) Prov
Provident Fund	پروویڈنٹ فنڈ	Art. 366 (17)
Provisions	توضیحات	Art. 4
Prosecute	قانونی کارروائی کرنا	Art. 20 (2)
Public account of India	بھارت کا سرکاری کھاتہ	Art. 110 (1) (f)
Public order	امن عامہ	Art. 25 (1)

Q

Quowarranto, writ of رٹ اظہار اختیار Art. 32 (2)

R

Records of rights داخلہ حقوق اراضی VII Sch. List II/45

Recurring sums متوالی رقمیں Art. 275 (1) Prov

Redress ازالہ Art. 350

Reformatory تادیب خانہ VII Sch. List II/4

Regional Commissioners علاقائی کمشنران Art. 324 (4)

Relief of agricultural indebtedness زرعی قرض داری دور کرنا VII Sch. List II/30

Religious or مذہبی یا فرقہ جاتی ادارہ Art. 16 (5)

denominational institution

Removing difficulty دشواری رفع کرنا Art. 371A (3)

Remuneration محنتانہ Art. 76 (4)

Representation عرض داشت پیش کرنا Art. 350

Reprieve حکم التوائے سزائے موت Art. 72

Reservations تحفظات Art. 366 (1) Prov

Reserved forest محفوظ جنگل VI Sch. 3 (1) (a)

Residuary powers of قانون سازی کے بقیہ اختیارات Art. 248

legislation

Respite سزا کا التوا Art. 72 (1)

Restrict or abrogate the حق محدود یا ساقط کرنا Art. 30 (1A)

right

Retirement Gratuity پنشن گر پچوٹی II Ind Sch.

Right of audience پیروی کرنے کا حق Art. 76 (3)

Ruler	حکمران	Art. 296
Ruler of an Indian State	بھارتی ریاست کا حکمران	Art. 363 (1)
S		
Scheduled castes	درج فہرست ذاتیں	Art. 15 (4)
Secular activity	غیر مذہبی سرگرمی	Art. 25 (2) (a)
Securities	کفالتیں	Art. 366 (26)
Security of India	بھارت کی سلامتی	Art. 352 (1) (Exp)
Services	ملازمتیں	Art. 309
Shall bar	مانع ہو گا	Art. 366 (2)
Shall prevail	حاوی ہو گا	Art. 251
Single judges and division courts	منفرد جج اور ڈویژن عدالتیں	Art. 145 (2)
Single transferable vote	واحد قابل انتقال ووٹ	Art. 80 (4)
Sinking fund charges	قرض ادائیگی فنڈ کے مصارف	Art. 113 (3) (c)
Solemnly affirm	اقرار صالح کرنا	IIIrd Sch.
Sovereignty and integrity	اقتدار اعلیٰ اور سالمیت	Art. 19 (2)
Speaker	اسپیکر	Art. 93
Stamp duties	رسوم اسٹامپ	Art. 268 (1)
State funds	مملکتی فنڈ	Art. 28 (1)
States reorganisation	ریاستوں کی تنظیم جدید	Art. 378 A
Stock	اسٹاک	Art. 366 (26)
Stock exchange	صرافہ	Art. 269 (1) (e)
Structure	تعمیر	Art. 31A (2) (a) (iii)
Subject Matter	موضوع	Art. 246
Sub-proprietor	شکمی مالک	Art. 31A (2) (b)

Subscribe on oath	حلف نامہ پر دستخط کرنا	Art. 188
Superintendence	نگرانی	Art. 227 (4)
Supplemental	تکمیلی	Art. 4
Supplemental, incidental and consequential	تکمیلی، ضمنی اور نتیجی	Art. 244A (2) (e)
Surcharge	سرچارج	Art. 271
Suspension	تعطل	Art. 239B(1) Prov
Swear in the Name of God	خدا کے نام سے حلف اٹھانا	IIIrd Sch.

T

Tenure holder	لگاندار	Art. 31 A (2) (b)
Terminal taxes	حدواری ٹیکس	Art. 269 (1) (c)
Termination of citizenship	شہریت کو ختم کرنا	Art. 11
Territorial Constituencies	علاقائی انتخابی حلقے	Art. 81 (1) (b)
Territorial Waters	ملکی سمندر	Art. 297 (3)
Territory	علاقہ	Art. 1 (1)
Territory of India	بھارت کا علاقہ	Art. 132 (1)
Toilet preparations	سنگھار کی تیار چیزیں	Art. 268 (1)
Tolls	راہداری	VI Sch. Art. 8(3)(c)
Trade and Commerce	تجارت اور بیوپار	Art. 303 (1)
Transitional provisions	عبوری توضیحات	VI Sch. Para. 19
Transportation for life	جس دوام بہ عبور دریائے شور	VI Sch. Para. 5 (1)
Treaty	عہد نامہ	Art. 131 Prov
Tribal communities	قبائلی فرقے	Art. 366 (25)

U

Under proprietor	ذیلی مالک	Art. 31A (2) (b)
------------------	-----------	------------------

Undertake	اپنے ذمہ لینا	Art. 260
Undischarged insolvent	غیر بری الذمہ دیوالیہ	Art. 102 (1)(c)
Union	یونین	Art. 1
Union list	یونین فہرست	Art. 370(1)(b)(i)
Union public service Commission	یونین پبلک سروس کمیشن	Art. 146
Unsound mind, of	فاتر العقل	Art. 102 (1) (b)
Unsoundness of Mind	فتور عقل	Art. 326
Usage	رسم	Art. 13 (3) (a)
V		
Vacations	تعطیلات	IIInd Sch.
Validity	جواز	Art. 329 (a)
Vested	مرکوز	Art. 53 (1)
Void	باطل	Art. 13 (2)
Vote	ووٹ	Art. 194 (2)
Votes on account	علی الحساب رقمی منظوری	Art. 206
W		
Writing under his hand	اپنی دستخطی تحریر	Art. 56
Warrant under his hand and seal	اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ	Art. 124 (2)
Water Course	آب گزر	VI Sch. 3(1)(c)